بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر سوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات چودھری رستم علی رضی اللہ عنہ کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

(۱) پوسٹ کارڈ

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ العزیز آپ کے جو آپ کے لئے دعا کریگا۔ آپ برعایت اسباب کہ طریقہ مسنون ہے۔ طبیب حاذق کی طرف رجوع کریں اور طبیب کے مشورہ سے ماء الجبن یا جو کچھ مناسب ہو اپنی اصلاح مزاج کے لئے عمل میں لاویں۔ اور آپ کی ہر ایک غرض کے لئے یہ عاجز دعا کرے گا کبھی کبھی آپ ہفتہ عشرہ کے بعد بذریعہ کارڈ یاد دلاتے رہیں اور صبر جو شعار مومن ہے اختیار کر رکھیں۔ والسلام

صبر شعار مومن ہے

خاکسار غلام احمد از قادیان ۵ مئی ۱۸۸۳ء

نوٹ۔ چودھری رستم علی صاحب رضی اللہ عنہ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے براہین احمدیہ

کی خریداری کے سلسلہ میں ہوا اور یہ ۱۸۸۳ء کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلقات اور مراسلات کا سلسلہ مضبوط اور وسیع ہو گیا۔ ۱۸۸۴ء میں چودھری صاحب خاص شہر جالندھر میں محرر پیشی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کو لفافہ اس طرح پر لکھا کرتے تھے

بمقام جالندھر خاص۔ محکمہ پولیس

بخدمت مشفقی مکرمی منشی رستم علی صاحب محرر پیشی محکمہ پولیس کے پہنچے

اس وقت آپ کا عہدہ سار جنٹ تھا۔ آیندہ جب تک چودھری صاحب کا ایڈریس تبدیل نہ ہوگا یا لفافہ کی نوعیت میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی ایڈریس درج نہ ہوگا۔ ہر مکتوب کے ساتھ خط یا پوسٹ کارڈ کی تصریح کی جاوے گی۔ عرفانی +

(۲) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ آپ کے حسن خاتمہ اور صلاحیت دین کے لئے یہ عاجز دعا کرے گا۔ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ حصہ پنجم بعد فراہمی سرمایہ چھپنا شروع ہوگا۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد۔ قادیان ۱۸ جون ۱۸۸۴ء)

(۳) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد سلام مسنون۔ آپ کا دوسرا خط بھی پہنچا۔ یہ عاجز چھ روز سے بیمار ہے اور ضعف دماغ اور جگر اور دیگر عوارض لاحقہ سے مختفی ہو رہا ہے۔ ورنہ آپ کے عزیز کے لئے کوشش اور مجاہدہ سے خاص طور پر دُعا کی جائے۔ انشاء اللہ بعد افاقہ توجہ تام سے دُعا کرے گا۔ اور مسنون طور پر آپ بھی دُعا سے غافل نہیں رہیں گے۔ بالفعل ارادہ ہے کہ چند مہینے تک کسی پہاڑ میں جا کر یہ مہینہ گرمی کا بسر کرے۔ آئندہ خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو غم اور فکر سے نجات بخشے۔

والسلام۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۷ اگست ۱۸۸۶ء)

(۴) پوسٹ کارڈ

از طرف خاکسار غلام احمد۔ باخویم منشی رستم علی صاحب سلمہٗ

بعد سلام مسنون۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ بعض اوقات یہ عاجز بیمار ہو جاتا ہے۔ اس لئے ارسال جواب سے قاصر رہتا ہے۔ آپ کے لئے دُعا کی ہے خدا تعالیٰ دنیا و آخرت محمود کرے۔ بعد نماز عشاء درود شریف بہت پڑھیں۔ اگر تین سو مرتبہ درود شریف کا ورد مقرر رکھیں تو بہتر ہے۔ اور بعد نماز صبح اگر ممکن ہو تو تین سو مرتبہ استغفار کا ورد رکھیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۶ء

(۵) پوسٹ کارڈ

از عاجز غلام احمد باخویم منشی رستم علی صاحب۔

بعد سلام مسنون۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ چونکہ طبیعت اس عاجز کی کچھ عرصہ سے علیل ہے اس لئے پہلے خط کا جواب نہیں لکھ سکا۔ [illegible] صاحب

سلئے اس عاجز نے دعا کی ہے اور انشاء اللہ العزیز پھر بھی دعا کرے گا۔ اطلاعاً لکھا گیا۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۷ جنوری ۱۸۸۵ء

(۶) پوسٹ کارڈ

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمدؐ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ حال وفات آپ کے قبلہ بزرگوار کا معلوم ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جو امر انسان کے لئے بہتر ہے وہ ہو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ ان کو غریق رحمت کرے آپ کو اجر بخشے زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ ۱۵ فروری ۱۸۸۵ء

(۷) پوسٹ کارڈ

از عائذ باللہ الصمد غلام احمدؐ۔

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حسب تحریر آپ کے ایک خط انگریزی ایک اشتہار انگریزی بھیجا جاتا ہے کسی زیرک اور منصف مزاج کو ضرور دکھا یہ خطوط انگریزی تمام پادری صاحبان ہندوستان و پنجاب کی خدمت میں گئے ہیں۔ اور نیز پنڈتوں کے پاس بھی بھیجے گئے ہیں اور بھیجے جاتے ہیں۔ ہر ایک بصیغہ رجسٹری بصرف ۸ روانہ کیا گیا ہے اور سب کی کیفیت انشاء حصہ پنجم کتاب میں درج ہوگی۔ اور آپ کے لئے دعا کی ہے۔ والسلام

(خاکسار غلام احمدؐ از قادیان

۲ر اپریل ۱۸۸۵ء)

(۸) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ دنیا مقام غفلت ہے بڑے نیک قسمت آدمی اس غفلت خانہ میں رہ کر حق ہوتے ہیں۔ استغفار پڑھتے رہیں۔ اور اللہ جلشانہ سے مدد چاہیں۔ یہ عاجز آپ کو دعا میں فراموش نہیں کرتا۔ ترتیب اثر وقت پر موقوف ہے۔ اللہ جلشانہ آپ کو دنیا و آخرت میں توفیق خیرات بخشے۔ اخویم چودہری محمد بخش صاحب کو السلام علیکم پہنچے۔ میر عباس علی شاہ صاحب دور روز سے اس جگہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ والسلام۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ)

(۹) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد۔

بخدمت اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے یہ عاجز دعا کرے گا۔ اور حصہ پنجم کتاب انشاء اللہ عنقریب چھپنا شروع ہوگا۔ زیادہ خیریت۔ والسلام۔ بخدمت منشی عطاء اللہ صاحب السلام علیکم۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۵ رجون ۱۸۸۵ء)

(۱۰) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد۔ بخدمت اخویم منشی رستم علی صاحب۔

وفات فرزند سے آپ کو بہت غم پہنچا ہوگا۔ خدا تعالیٰ آپ کو صبر عطا کرے بہت دعا کی گئی مگر تقدیر مبرم تھی۔ خدا تعالیٰ آپ کو نعم البدل عطا کرے۔ مومن

مومن کو ثواب آخرت کی ضرورت ہے

کو ثواب آخرت کی بھی ضرورت ہے اس لئے دنیا میں تکلیف پہنچ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس رنج کے عوض میں راحت دلی سے متمتع کرے۔ آمین۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ

(۱۱) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ چونکہ کتاب در حقیقت قرآن شریف کی تفسیر ہے۔ سو اسی طرز سے اجازت حاصل کرنا چاہئے تاکہ طبیعت پر گراں نہ گذرے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۴ر جولائی ۱۸۸۵ء

(۱۲) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بکثرت درود شریف پڑھنے کی تاکید

مشفقی مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بعد نماز مغرب و عشا جہاں تک ممکن ہو درود شریف بکثرت پڑھیں اور دلی محبت و اخلاص سے پڑھیں۔ اگر گیارہ سو دفعہ روز ورد مقرر کریں یا سات سو دفعہ ورد مقرر کریں تو بہتر ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

وَعَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ یہی درود شریف پڑھیں۔ اگر اسکی دلی ذوق اور محبت سے مداومت کی جاوے۔ تو زیارت رسول کریم بھی ہو جاتی ہے اور تنویر باطن اور استقامت دین کے لئے بہت مؤثر ہے۔ اور بعد نماز صبح کم سے کم سو مرتبہ استغفار دلی تضرع سے پڑھنا چاہیئے۔ والسلام۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ میر صاحب نے دعا کے لئے بہت تاکید کی تھی سو کی گئی ہے۔ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ذریعہ

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲ ر اگست ۱۸۸۵ء)

(۱۳) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مبلغ پچاس روپے مرسلہ آپ کے بدست میاں امام الدین صاحب پہنچ گئے۔ جس قدر آپ نے اور چودھری محمد بخش صاحب نے کوشش کی ہے۔ خداوند کریم جلشانہ آپ کو اجر عظیم بخشے۔ اور دنیا اور آخرت میں کامیاب کرے۔ اس جگہ تا دم تحریر ہر طرح سے خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۲ر اگست ۱۸۸۵ء

(۱۴) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی۔ سلام علیکم۔ عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالیٰ آپ کو مکروہات زمانہ سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر کرے۔ یہ عاجز آپ کے لئے اور چودھری محمد بخش صاحب کے لئے دعا میں مشغول ہے۔ خیر دعا اجابت سے منقطع قرار نہ دیں۔ والسلام۔ خویم

چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۲؍ ستمبر ۱۸۸۵ء)

(۱۵) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی سلمہ اللہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا بہ انشاء اللہ القدیر دُعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ بھائی مسلمانوں پر فضل و رحم کرے اور ان کی خطیات کو معاف فرماوے۔ والسلام۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ)

(۱۶) پوسٹ کارڈ

مکرمی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ سب احباب کے لئے دُعا کی گئی اور حوالہ بخدا کیا گیا۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۷؍ اکتوبر ۱۸۸۵ء)

(۱۷) پوسٹ کارڈ

مکرمی اخویم۔ سلام علیک۔ پیر کے روز یہ عاجز امرتسر سے قریب دوپہر کے روانہ ہو کر لودھیانہ کی طرف جاوے گا۔ اگر اسٹیشن جالندھر پہ آپ کی ملاقات ممکن ہو تو عین مراد ہے۔ والسلام (خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۲۲؍ اکتوبر ۱۸۸۵ء)

(۱۸) ملفوف خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

از طرف عائذ باللہ الصمد غلام احمد۔ بخدمت اخویم مکرم منشی رستم علی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مولوی عبدالرحمن صاحب کے لئے دعا کی گئی ہے اللہ تعالیٰ اُن کو بامراد کرے۔ آمین ثم آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم پر

پر استقامت بخشے۔ یہ عاجز دعا میں جمیع مومنین بالخصوص اپنے خاص احباب کو یاد کر لیتا ہے۔ اور فی الحقیقت بڑا مقصود اعظم خوشنودی حضرت مولیٰ کریم ہے جس کے حصول سے مرادات دارین حاصل ہو جاتے ہیں۔ سو مومن کی یہی علامت ہے کہ وہ کاہل نہ ہو جائے۔ اور اگر ہمیشہ نہ ہو سکے تو کبھی کبھی برخلاف مرادات نفس کر گذرے تا مخالفت حظوظ نفس گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔ کہ خداوند کریم نکتہ نواز ہے اور ایک نیک خیال کا اجر بھی ضائع نہیں کرتا۔ اخویم مکرم میر عباس علی شاہ صاحب کی خدمت میں ایک خط لودیانہ بھیجا گیا ہے۔ رسالہ اگر براہین احمدیہ کی تقطیع پر ہو گا۔ تو اس کے چھپنے کا خرچ بہت زیادہ ہو گا۔ کیونکہ اس تقطیع کے زیادہ صفحات پتھر پر نہیں چھپ سکتے۔ اسی طرح واقف لوگ کہتے ہیں انشاء اللہ موقع پر آپ کو اگر خدا تعالےٰ نے چاہا تو اطلاع دی جائے گی۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ (غلام احمد یکم دسمبر ۱۸۸۵ء)

مقصد اعظم

نوٹ - اس مکتوب میں جس رسالہ کا ذکر ہے وہ سراج منیر ہے چودھری رستم علی صاحب نے جیسا کہ اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے عرض کیا تھا کہ یہ رسالہ بھی براہین کی تقطیع پر طبع ہو اور انہوں نے اس میں ثواب کے لئے شریک اعانت ہونے کے لئے عرض کیا تھا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا استغنا اور توکل علی اللہ ملاحظہ ہو۔ آپ نے صاف طور پر لکھا ہے کہ اگر خدا تعالےٰ نے چاہا تو اطلاع دی جائے گی۔ اس سے آپ کے اخلاص اور صافدلی پر بھی پوری روشنی پڑتی ہے اگر محض روپیہ جمع کرنا مقصود ہوتا تو لکھ دیتے کہ روپیہ بھیج دو۔ مگر آپ نے اس کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا۔

مکتوب نمبر ۱۶ سے بیکرم ۲۰ تک ملفوف خطوط ہیں نمبر ۲۱ کارڈ ہے اس کے بعد
۲۲ ۲۳ ۲۴ پھر ملفوف ہیں اور ۲۵ لغایت ۸۰ پوسٹ کارڈ۔ (عرفانی) +

(۱۹) ملفوف خط

از عاجز عائذ باللہ الصمد غلام احمد۔ بخدمت اخویم مکرم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کی رویا میں کسی قدر وحشت
ناک خبر ہے مگر انجام بخیر ہے۔ ایسی خوابیں بسا اوقات بے اصل نکلتی ہیں اور حدیث
شریف میں ہے کہ جو خواب دل کو خوش کرے وہ رحمٰن کی طرف سے اور جو دل کو غمگین کرے
وہ شیطان کی طرف سے ہے اور دوسری خواب کے سب اجزا اچھے ہیں۔ آپ
اس عاجز کو امید نہیں کہ جالندھر میں پہنچ سکے۔ اگر ایام تعطیل میں تشریف
لاویں تو بہتر ہے۔ مگر اول مجھ کو اطلاع دیں۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب
سلام مسنون۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۴ دسمبر ۱۸۸۵ء)

(۲۰) ملفوف خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ
پہنچا۔ خداوند کریم آپ کو خوش و خرم رکھے۔ حال یہ ہے کہ اس خاکسار نے

حسب ایمار خداوند کریم بقیہ کام رسالہ کے لئے اس شرط سے سفر کا ارادہ کیا ہے کہ شب و روز تنہا ہی رہے اور کسی	ہوشیار پور کا سفر دینی غرض سے ہے

کی ملاقات نہ ہو۔ اور خداوند کریم جل شانہٗ نے اس شہر کا نام بتا دیا ہے کہ جس میں
پہنچ مدت بطور خلوت رہنا چاہیئے اور وہ ہوشیار پور ہے آپ کسی پر ظاہر نہ

کریں۔ کہ بجز چند دوستوں کے اور کسی پر ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ اور آپ بھی اور چودھری محمد بخش صاحب بھی دعا کریں۔ کہ یہ کام خداوند تبارک تعالیٰ جلد انجام پورا کر دے۔ والسلام۔ بخدمت چودھری صاحب سلام مسنون۔

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۳ر جنوری ۱۸۸۶ء)

(۲۱) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا کارڈ پہنچ گیا۔ مفصل خط آپ کی خدمت میں ارسال ہو چکا ہے۔ تعجب کہ نہیں پہنچا۔ شاید بعد میں پہنچ گیا ہو۔ اب یہ عاجز دو روز تک انشاء اللہ روانہ ہوگا۔ آپ بھی دعا کرتے رہیں اور اگر خط پہلا پہنچا ہو تو مجھ کو اطلاع بخشیں زیادہ خیریت ہے۔ والسلام بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۰ جنوری ۱۸۸۶ء)

(۲۲) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ اس وقت روانگی براہ راست ہوشیارپور تجویز ہو کر کل انشاء اللہ یہ عاجز روانہ ہو جاوے گا۔ آپ بھی دعا کرتے رہیں۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون پہنچے۔ واپسی کے وقت اگر کوئی مانع پیش نہ آیا تو جالندھر کی راہ سے آ سکتے ہیں۔

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۸ر جنوری ۱۸۸۶ء)

(۲۳) خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ عاجز بروز جمعہ بخیر وعافیت ہوشیار پور پہنچ گیا ہے اور طویلہ شیخ مہر علی صاحب میں فروکش ہے آپ بھی دعا کرتے رہیں کہ خداوند کریم جل شانہٗ یہ سفر مبارک کرے۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب بعد سلام مضمون واحد ہے۔

والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۶ جنوری ۱۸۸۶ء

(۲۴) خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ عاجز ہوشیار پور بخیریت پہنچ گیا ہے۔ یاد نہیں رہا پہلے بھی اس جگہ آکر آپ کو اطلاع دی یا نہیں۔ اس لئے مکرر آپ کی خدمت میں لکھا گیا۔ آپ بھی دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے جلدتر اس کام کو انجام تک پہنچاوے۔ اور یہ عاجز شیخ مہر علی صاحب رئیس کے مکان پر اُترا ہے اور اس پتہ سے خط پہنچ سکتا ہے۔ چودھری محمد بخش صاحب کو سلام مسنون پہنچے باقی خیریت ہے۔ والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۸ جنوری ۱۸۸۶ء

(۲۵) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا

یہ خبر غلط ہے کہ یہ عاجز جالندھر آنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ابھی تک مجھ کو کچھ خبر نہیں کہ کب تک اس شہر میں رہوں۔ اور کس راہ سے جاؤں یہ سب باتیں جناب الٰہی کے اختیار میں ہیں۔ افوض امری الی اللہ ھو نعم المولیٰ و نعم النصیر۔ شاید منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ کچھ انگور اور کچھ پھلی کیلہ اگر دستیاب ہو گیا لاہور سے اس عاجز کے لئے آپ کے نام ریل میں بھیجیں سو اگر آیا تو کسی یکہ بان کے ہاتھ پہنچا دیں۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۱ فروری ۱۸۸۶ء

(۲۶) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نے پہلے بھی لکھا تھا کہ کچھ چیزیں منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور آپ کے نام اور چودھری محمد بخش صاحب کے نام بلٹی کرا کر جالندھر میں بھیجیں گے۔ آپ براہ مہربانی وہ چیزیں کسی یکہ بان کے ہاتھ یا جیسی صورت ہو ہوشیارپور میں اس عاجز کے نام بھیجدیں اور اگر آپ دورہ میں ہوں تو چودھری محمد بخش صاحب کو اطلاع دیدیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۳ فروری ۱۸۸۶ء)

(۲۷) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ اب کوئی پہلا اشتہار موجود نہیں۔ اس لئے بھیجنے سے مجبوری ہے۔ اور یہ عاجز

آپ کے لئے اکثر دعا کرتا ہے جس کے آثار کی بفضلہ تعالیٰ دین و دنیا میں امید ہے۔ مضمون محمد رمضان کا پنجابی اخبار میں اس عاجز نے دیکھ لیا ہے کہ ناچار فریاد خیزد از درد کا مصداق ہے۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۳ مارچ ۱۸۸۶ء)

(۲۸) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اب یہ عاجز قادیان کی طرف جانے کو تیار ہے اور انشاء اللہ منگل کو روانہ ہوگا۔ آپ میر صاحب کو تاکید کر دیں کہ دو جلدیں چہارم حصہ براہین احمدیہ اگر سفید کاغذ پر ہوں تو بہتر ورنہ حنائی کاغذ پر ہی سوموار تک روانہ فرما دیں یعنی اس جگہ پہنچ جاویں۔ والسلام (خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۱ مارچ ۱۸۸۶ء) اور شاید اگر صلاح ہوئی تو جالندھر کی راہ سے جاویں مگر جلدی ہے توقف نہیں ہوگا۔ خاکسار غلام احمدؐ

(۲۹) ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی۔ اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ عاجز عرصہ قریب ایک ہفتہ سے قادیان آگیا ہے۔ چند روز بباعث علالت طبع تحریر جواب سے قاصر رہا ہے۔ اب اہتمام رسالہ کی وجہ سے اشد کم فرصتی ہے۔ میری دانست میں آپ کا رسالہ کے لئے روپیہ بھیجنا

اس وقت مناسب ہے۔ جب رسالہ طیار ہو جاوے۔ کیونکہ بغیر طیاری اس کا تخمینہ معلوم نہیں ہوسکتا۔ اور انشاء اللہ اب عنقریب چھپنا شروع ہو گا اور میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم جلشانہ آپ کو تردوات پیش آمدہ سے مخلصی عطا فرماوے آمین ثم آمین۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

نوٹ۔ یہ رسالہ جس کا اس مکتوب میں ذکر ہے سرمہ چشم آریہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوشیارپور تشریف لے گئے تھے وہاں لالہ مرلی دھر سے مباحثہ ہو گیا۔ اس مباحثہ کو ترتیب دے کر حضرت نے شائع کرنے کا ارادہ فرمایا۔ تو چودھری رستم علی صاحب نے اس کی طبع و اشاعت کے لئے مدد دینے کی درخواست کی تھی۔ اس مکتوب سے جہاں حضرت چودھری صاحب کے اخلاص پر روشنی پڑتی ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے ایک پہلو کا بھی خوب اظہار ہوتا ہے اگر آپ کو صرف روپیہ لینا مقصود ہوتا تو فوراً لکھ دیتے کہ بھیجو مگر آپ نے یہ پسند نہیں کیا جب تک رسالہ کا تخمینہ وغیرہ نہ ہو جاوے۔ ابتداً حضرت اقدس کا خیال تھا کہ یہ رسالہ چھوٹا سا ہوگا مگر بعد میں جب وہ مطبع میں گیا تو ایک ضخیم کتاب بن گیا۔ عرفانی

[حضرت مسیح موعود اور چودھری صاحب کی بے تکلفی پر نظر]

(۳۰) ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط پہنچ گیا۔ میں آپ کے لئے اکثر دعا کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ ان دعاؤں کے اثر خواہ جلدی خواہ دیر سے ظاہر ہوں۔ خواب کے اول اجزا تو کچھ متوحش ہیں مگر آخری اجزا ایسے عمدہ ہیں جن سے سب توحش دور ہو گیا ہے۔ خواب میں پارچات کو صاف کرنا استقامت اور نجات از ہم و غم اور توبہ خالص پر دلالت کرتا ہے غرض انجام اس کا بہت اچھا ہے۔ فالحمدللہ + رسالہ کے چھپنے میں اب یہ توقف ہے کہ مالک مطبع اُجرت اسار ؎ مانگتا ہے مگر لاہور سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اُجرت صرف ۱ار ؎ روپیہ ہے۔ سو امید ہے کہ دو چار روز تک بات قائم ہو کر مطبع اس جگہ آجائے گا یا کوئی اور مطبع لانا پڑے گا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ

تعبیر خواب

اخویم چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون پہنچے۔ ۵ راپریل ۱۸۸۶ء

(۳۱) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ کام رسالہ کا غالباً چار روز تک شروع ہونے والا ہے۔ اسی باعث سے اس عاجز کو اس قدر کم فرصتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ حافظ نور محمدؐ کے فرزند کے لئے بعد پڑھنے خط کے دعا کی گئی۔ اللہ جل شانہٗ رحم فرمائے آمین۔ اس وقت بباعث درد سر و علالت طبع طبیعت قائم نہیں۔ اس لئے اسی پر کفایت کی گئی۔ آپ دعا کرتے رہیں۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۱ راپریل ۱۸۸۶ء

(۳۲) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

> بے اذن الٰہی کوئی نقصان نہیں پہنچتا

مکرمی۔ السلام علیکم۔ انشاء اللہ آپ کی بیماری کے لئے دعا کرنا شروع کروں گا۔ آپ کبھی کبھی یاد دلاتے رہیں۔ مگر مضطرب اور بے صبر نہیں ہونا چاہیئے۔ بے اذن الٰہی کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ یہ بیماری کئی لوگوں کو ہوتی ہے اور اچھے ہو جاتے ہیں۔ اگر حکیم حاذق کی صلاح سے ماء الجبن شروع کریں اور سر پر بعض مرطب چیزیں ناک میں ڈالنے والی استعمال ہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ قوی فائدہ کی امید ہے۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۶ر اپریل ۱۸۸۳ء)

(۳۳) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

> قبولیت دعا پر اعتماد

مخدومی مکرمی اخویم سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے لئے کئی دفعہ دعا کی ہے اور کی جائے گی۔ کس بات کا اندیشہ ہے۔ خداوند کریم جلشانہ قادر مطلق ہے۔ ابتلا اور غم اور ہم سے ثواب حاصل ہوتا ہے۔ سو ذرہ اندیشہ نہ کریں میں آپ کے لئے بہت دعا کروں گا۔ اگر مزاج میں یبس ہو تو تازہ دودھ بکری کا علی الصباح ضرور پی لیا کریں اگر موافق آ جاوے تو بہت عمدہ ہے اور کسی نوع کا فکر نہ کریں۔ اب رسالہ کا کام عنقریب شروع ہوگا۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۰ر اپریل ۱۸۸ سنہء بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون ۔

(۳۴) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ رسالہ سرمہ چشم آریہ صرف ہزار کاپی چھپے گا۔ انشاء اللہ القدیر جو شخص ایک دفعہ اُس کو دیکھ لیگا۔ پھر کوئی حسب نیت و مذاق دینی اس کو ضرور خریدے گا۔ اور یہ کام بہت تھوڑا ہے۔ اب جلد ختم ہونیوالا ہے۔ اور رسالہ سرمہ چشم آریہ تو چار ماہ تک ختم ہوگا۔ اسی رسالہ میں انشاء اللہ القدیر اس کا اشتہار دیا جائے گا۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ چودھری محمد بخش صاحب کو سلام مسنون ۱۰ جون ۱۸۸۶ء

(۳۵) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میر صاحب کی روانگی کے دوسرے روز کاتب آگیا ہے اور رسالہ سرمہ چشم آریہ جو صرف پندرہ یا بیس دن کا کام ہے چھپنا شروع ہوا ہے۔ کیونکہ رسالہ سراج منیر چار ماہ میں چھپے گا۔ اور یہ صرف چند روز کا کام ہے۔ اس لئے اول اس سے فراغت کر لینا مناسب سمجھا گیا ہے روز کے روز کاپیاں روانہ ہوتی جاتی ہیں اور کام بفضلہ تعالیٰ ہو رہا ہے آپ کو یہ عاجز دعا میں فراموش نہیں کرتا۔ بہرحال فضل الٰہی کی امید ہے۔ والسلام۔ چودھری صاحب کو سلام مسنون پہنچے +

نوٹ۔ اس خط پر کوئی تاریخ درج نہیں مگر قادیان کی مہر ۱۵ جون ۱۸۸۶ء کی اور جالندھر کی ۱۷ جون ۱۸۸۶ء کی ہے۔ اسلئے ۱۵ جون ۱۸۸۶ء تاریخ روانگی ہوئی۔

(۳۶) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ انشاء اللہ القدیر اگر زندگی رہی

رسالہ سرمہ چشم آریہ رمضان مبارک کے اخیر تک چھپ جائے گا۔ صرف درمیانی حرج یہ واقع ہو گیا ہے کہ شدت سے بارشیں ہو رہی ہیں چھپے ہوئے ورقے دیر کے بعد خشک ہوتے ہیں۔ بہر حال امید کی جاتی ہے کہ رمضان کے گزرنے کے بعد جلد تر شائع ہو گا۔ اس وقت ڈیڑھ سو جلد آپ کی خدمت میں روانہ کروں گا۔ دعا

نفسانی جنگ اور اس پر غلبہ کا طریق

آپ کے لئے کی جاتی ہے۔ مگر یہ دشمن نفس جنگجو ہے اس کی بدیوں کے مقابلہ پر نیکیوں کے ساتھ حملہ کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ نیکیوں کی برکت سے بدیوں پر آخر انسان غالب آجاتا ہے۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۲۵ جون ۱۸۸۶ء ٭

(۳۷) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

استغفار کا لزوم اور حقیقت

عنایت نامہ پہنچا۔ استغفار کو بہت لازم پکڑنا چاہیئے جب بندہ عاجزی سے اپنے مولیٰ کریم سے معافی اور مغفرت چاہتا ہے۔ تو آخر اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اور اس کے دل کو گناہ کی طرف سے نفرت دی جاتی ہے۔ استغفار کی حقیقت یہ ہے کہ انسان رو کر اور تضرع سے اللہ جلشانہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہے سو استغفار کا کم سے کم یہ اثر ہوتا ہے کہ غضب الٰہی سے بچ جاتا ہے۔ اور آخری اثر استغفار کا یہ ہے کہ گناہوں سے بچایا جاتا ہے۔ یہ عاجز بھی آپ کے لئے دعا کرتا ہے مگر ترتیب اثر کے لئے جلدی نہیں کرنی چاہیئے اس میں حکمت الٰہی ہے۔ استغفار ہرگز نہ چھوڑنا چاہیئے۔ یہ بہت مبارک

طریق ہے۔ رسالہ جب تیار ہوگا تو اطلاع دی جائے گی۔ والسلام بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون پہنچے۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۰ جولائی ۱۸۸۶ء

(۳۸) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہلے اس جگہ امرتسر سے کتابوں کا آنا ضروری ہے تا میں ان کی غلطی وغیرہ کو دیکھ لوں۔ کیونکہ اکثر ترتیب میں جز ملانے کے وقت تنگی وبیشی اوراق کی ہو جایا کرتی ہے۔ سو اس جگہ سے ایک سو تیس کتابیں آپ کی خدمت میں بھیجی جائیں گی۔ جز بندی ہو رہی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ۲۵ ستمبر تک آپ کے پاس کتابیں پہنچ جائیں گی۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ از طرف اخویم میر صاحب میر عباس علی صاحب سلام مسنون پہنچے۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۵ ستمبر ۱۸۸۶ء

نوٹ اس خط کی مہر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اقدس اس وقت صدر انبالہ میں تھے۔ عرفانی

(۳۹) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ صدر انبالہ میں مجھ کو ملا۔ میں اس جگہ جب تک اللہ جلشانہ چاہے متوقف ہوں۔ میرا پتہ یہ ہے۔ صدر انبالہ۔ حافظ ناگ پھنی۔ محلہ گھوسیاں۔ بنگلہ محمد لطیف۔ رسالہ سراج منیر اب انشاء اللہ القدیر بعد رسالہ سرمہ چشم آریہ طبع ہوگا۔ مگر جو اسی کی فروخت کے سرمایہ سے طبع رسالہ سراج منیر کی تجویز ہے۔ واللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ اس لئے جس قدر جلد اس رسالہ کی فروخت ہوگی اسی قدر جلد

رسالہ سراج منیر طبع ہوگا۔ آٹھ سو روپیہ جمع تھا۔ وہ سب رسالہ سرمہ چشم آریہ پر خرچ ہوگیا۔ اس رسالہ میں کچھ تو بوجہ علالت طبع اس عاجز اور کچھ دیگر موانع سے مطبع وغیرہ سے توقف ہوئی۔ اب یہ رسالہ سرمہ چشم آریہ امید قوی ہے کہ پندرہ روز تک من کل الوجوہ تیار ہوکر میرے پاس پہنچ جائے گا۔ چونکہ یہ رسالہ ضخامت میں بہت بڑا ہوگیا ہے اور خرچ بھی اس پر بہت ہوا ہے اور ابھی دو سو روپیہ دینا ہے اس لئے قیمت اس کی ۱۲؍ آنہ مقرر ہوئی ہے جس نا میں یونہی تخمینہ سے ۸؍ قیمت مقرر کی گئی تھی اس زمانہ میں آپ نے ڈیڑھ سو رسالہ کا فروخت کرنا اپنے ذمہ لیا تھا۔ پس اس حساب سے معہ؍ کا رسالہ آپ کے ذمہ فروخت کرانا ہے۔ لیکن اس سے قطع نظر کرکے اگر آپ محض للہ پوری پوری کوشش کریں اور جہاں تک ممکن ہو رقم کثیر جمع کرنے میں سعی مبذول فرماویں۔ تو نہایت ثواب کی بات ہے۔ منجملہ اس کے پانسو روپیہ منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ شملہ کا ہے جو بطور قرضہ طبع رسالہ کے لئے لیا گیا اور تین سو روپیہ چندہ کا ہے۔ اس میں بہت کوشش کرنی چاہیئے۔ تا سراج منیر طبع میں توقف نہ ہو۔ امید ہے کہ یہ کوشش موجب خوشنودی رحمٰن ہو آپ کے رفیق ہندو کو اس رسالہ کا پڑھنا مفید ہے اگر وہ غور سے پڑھے اور سلامت طبع رکھتا ہو۔ اور سعادت ازلی مقدر ہو تو ہدایت پانے کے لئے ممکن ہے۔ انشاء اللہ القدیر دعا بھی کروں گا۔ کبھی کبھی یاد دلاتے رہیں۔ میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں ... دوائی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔ واللہ فی کل فعل حکمۃ۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمد از صدر انبالہ حاطہ ناگ پھنی)

(۴۰) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پختہ ارادہ ہے کہ اخیر نومبر تک یہ عاجز قادیان کی طرف روانہ ہوگا۔ ابھی کوئی دن مقرر نہیں کہ کب تک یہاں سے روانہ ہونا پڑے۔ اگر موقع نکلا تو انشاء اللہ القدیر اطلاع دی جائے گی۔ اللہ جلشانہ اس اخلاص اور خدمت کا آپ کو بہت اجر بخشے۔ شیخ مہر علی شاہ کی نسبت ضرور قادیان میں

شیخ مہر علی صاحب ہوشیارپوری کے متعلق رؤیا

۲۶ر اپریل ۱۸۸۶ء میں ایک خطرناک خواب آئی تھی جس کی یہی تعبیر تھی کہ ان پر ایک بڑی بھاری مصیبت نازل ہوگی۔ چنانچہ ان ہی دنوں میں ان کو اطلاع بھی دی گئی تھی۔ خواب یہ تھی کہ ان کی فرش نشست کو آگ لگ گئی اور ایک بڑا تہلکہ برپا ہوا۔ اور ایک پرہول شعلہ آگ کا اٹھا اور کوئی نہیں تھا۔ جو اس کو بجھاتا۔ آخر میں کئی بار پانی ڈال کر اس کو بجھا دیا پھر آگ نظر نہیں آئی مگر دھواں رہ گیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ کس قدر اس آگ نے جلا دیا۔ مگر ایسا ہی دل میں گزرا کہ کم تھوڑا نقصان ہوا۔ یہ خواب تھی۔ یہ خط شیخ صاحب کے حوالات میں ہو کے بعد ان کے گھر سے ان کے بیٹے کو ملا۔ پھر بعد اس کے بھی ایک دو خواب ا ہی آئے جن میں اکثر حصہ وحشت ناک اور کسی قدر اچھا تھا۔ میں تعبیر کے طو پر کہتا ہوں کہ شاید یہ مطلب ہے کہ درمیان میں سخت تکالیف ہیں اور انجام بخیر ہے مگر ابھی انجام کی حقیقت مجھ پر صفائی سے نہیں کھلی۔ جس کی نسبت دعوےٰ سے بیان کیا جاوے واللہ اعلم بالصواب شیخ صاحب فی الحقیقت

[illegible]

دعا کرتا ہوں۔ اور ان کے عزیزوں کو بھی کئی تسلی کے خط لکھے ہیں۔ اگر کوئی امر صفائی سے منکشف ہوا تو آپ کو اطلاع دوں گا۔ آپ بھی دعا کریں۔ والسلام چودھری محمد بخش صاحب و مولوی امام الدین صاحب و عطار اللہ خاں صاحب کو سلام مسنون۔ اگر ملاقات ہو تو پہنچا دیں۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ صدر انبالہ)

(۴۱) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم سلمہ۔ بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کو ہر طرح اختیار ہے جس کو چاہیں مفت دے دیں اور اگر ممکن ہو تو پانچ جلد عمدہ خوبصورت اُسی نمونہ کی جو مَیں نے دکھلایا تھا طیار کرا کر ساتھ لے آویں یا بھیج دیں۔ زیادہ خیریت ہے چودھری محمد بخش صاحب کو سلام مسنون۔

(۷؍اکتوبر ۱۸۸۶ء خاکسار غلام احمد عفی عنہ)

(۴۲) ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون یہ عاجز قادیان پہنچ گیا ہے۔ اور یہ بات اطلاعاً لکھنا مناسب ہے کہ آں مکرم اس روپے سے جو بابت قیمت کتاب جمع ہوگا۔ ماضہ ۵؍ نقد بخدمت بابو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہور پہنچا دیں۔ وہ سرمایہ رسالہ کے لئے جمع کر لیں گے۔ پتہ یہ ہے۔ بمقام لاہور انارکلی پبلک ورکس۔ بابو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ۔ اور باقی روپیہ براہ مہربانی اس جگہ پہنچا دیں۔ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ (راقم خاکسار غلام احمد عفی عنہ) نوٹ یہ خط غالباً ۲۵؍ نومبر کے بعد کا ہے عرفانی

(۴۳) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز ۲۵ نومبر ۱۸۸۶ء سے قادیان پہنچ گیا ہے۔ آپ براہ مہربانی اُس روپیہ میں سے ماہ ۱۵ روپیہ بابو الٰہی بخش صاحب کے نام لاہور پہنچا دیں کہ وہ رسالہ کے لئے بابو صاحب کے پاس جمع ہوگا۔ اور باقی روپیہ اس جگہ ارسال فرما دیں اور ہمیشہ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں چودھری محمد بخش کو سلام مسنون پہنچے۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور یکم دسمبر ۱۸۸۶ء)

(۴۴) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عنایت نامہ پہنچا۔ شیخ مہر علی صاحب کی نسبت میں نے بہت دعائیں کی ہیں اور بہر حال کلی طور پر امید رحمت الٰہی ہے۔ اور بہت چاہا کہ صفائی سے اُن کی نسبت منکشف ہو مگر کچھ مکروہات اور کچھ آثار خیر نظر آئے۔ اگر اس کی تعبیر اسی قدر ہو کہ مکروہات اور شدائد جس قدر بھگتنے تھے ہوں انکی طرف اشارہ ہو۔ انجام بخیر کی بہت کچھ امید ہے۔ اور دعائیں بھی از حد ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے حال پر رحم کرے۔ آمین ثم آمین۔ اور جو آپ نے نیت کی ہے کہ اگر ضرورت ہو تو چار ماہ کے لئے بطور قرضہ سو یا دوسو روپیہ دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اس نیت کا اجر بخشے۔ اگر کسی وقت ایسی ضرورت پیش آئے گی۔ تو آپ کو اطلاع

شیخ مہر علی کے متعلق کچھ اور انجام بخیر کی پیشگوئی

دوں گا۔ اور خود اس عاجز کا ارادہ ہے کہ جو امور ہندوؤں کے وید سے بطور مقابلہ طلب کئے گئے ہیں۔ وہ بطور حق براہین ہیں۔ ابلاغ پائیں۔ اور اللہ جلشانہ توفیق عمر بخشے کہ تاہم ان سب امور کو انجام دے سکیں۔ بخدمت چودہری محمد بخش صاحب و جمیع احباب کو سلام مسنون پہنچے۔ اور جس وقت آپ قادیان میں تشریف لاویں ایک شیشی چٹنی سرکہ کی ضرور ساتھ لاویں۔

نوٹ۔ یہ مکتوب حضرت کے اپنے قلم سے لکھا ہوا ہے مگر آپ حسب معمول اس پر اپنا نام نہیں لکھ سکے۔ تاریخ بھی درج نہیں سلسلہ خطوط سے دسمبر ۱۸۸۶ء کا پایا جاتا ہے۔ عرفانی

(۴۵) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج آپ کا کارڈ مجھ کو ملا مجھے سنا ہے کہ مولوی صاحب نے کچھ ریویو رسالہ سرمہ چشم آریہ پر لکھا ہے ابھی میرے پاس پہنچا نہیں سنا جاتا ہے کہ ابھی وہ رسالہ چھپتا ہے۔ جب میرے پاس پہنچے شاید پندرہ روز تک پہنچے تو انشاء اللہ آپ کی تکرر یاد دہانی سے بھیجدوں گا۔ چودھری صاحب کو سلام مسنون پہنچے۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۰ دسمبر ۱۸۸۶ء)

(۴۶) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آزاربند اور قند جو پہلے آں مکرم نے بھیجے تھے سب پہنچ گئے ہیں۔ امید ہے کہ آج یا کل شیرمال بھی پہنچ جاویگی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ رسالہ سراج منیر کا مضمون تو اب تیار ہے۔ مگر اسکی طبع کے لئے تجویز کر رہا

ہوں۔ کیونکہ تخمینہ کیا گیا ہے کہ اُس کا چودہ سو روپیہ لاگت ہے۔ اگر کوئی مطبع کسی قدر پیچھے یعنے تین ماہ بعد لینا منظور کرے تو بآسانی کام چل جائے۔ اور اشتہار میرے پاس پہنچ گیا ہے۔ فتح محمدؐ خاں صاحب کی غلطی سے کچھ کا کچھ لکھ دیا۔ اب آپ بھی وصولی روپیہ قیمت سرمۂ چشم آریہ کا بہت جلد بندوبست کریں۔ اور ۱۵؎ روپیہ کی مجھے اور ضرورت ہے وہ میرے پاس بھیجدیں۔ باقی روپیہ منشی الٰہی بخش صاحب کے نام لاہور روانہ فرما دیں۔ اور جو آپ نے دوسو روپیہ بطور قرضہ کے دینا تجویز کیا ہے وہ بھی ان کے پاس محفوظ رکھیں کہ اب روپیہ کی ضرورت بہت پڑے گی۔ قیمت رسالہ میں آجتنک آپ سے ۸۰؎ پہنچ گئے ہیں اور ۱۰؎ روپیہ آنیسے پورے ۹۰؎ روپیہ ہوجائیں گے۔ شیخ مہر علی صاحب کے لئے بہت دُعا کی گئی ہے۔ واللہ غفور الرحیم۔ سندرداس کے لئے تو ہم نے آپ کے کہنے سے بہت دُعا کی تھی مگر چونکہ ہندو آخر ہندو ہے اس لئے وفاداری سے شکرگذار ہونا مشکل ہے۔ آجکل ہندوؤں کے جو مادے ظاہر ہو رہے ہیں اُس سے عقل حیران ہے ہندوؤں میں وہ لوگ کم ہیں جو نیک اصل ہوں۔ ایک خطا۔ دویم خطا۔ سوم مادر بخطا۔ بخدمت چودھری محمدؐ بخش صاحب السلام علیکم۔

(خاکسار غلام احمدؐ عفی عنہ)

(۴۷) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عنایت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ القدیر شیخ میر محمدؐ صاحب کے واسطے دُعا کروں گا آپ بالفعل پچیس روپیہ بذریعہ منی آرڈر اس جگہ کی ضرورتوں کے لئے ارسال

فرماویں۔ اور باقی روپیہ کی وصولی کا جہاں تک ممکن ہو جلد بندوبست کریں تا وہ روپیہ سراج منیر کے کسی کام آوے۔ اور قند جیسا کہ آپ نے ہوشیار پور بھیجا تھا اور دو روپیہ کے شیرمال تازہ طیار کروا کے ٹوکری میں بند کر کے بذریعہ ریل بھیجدیں۔ اور اول اُس کی بلٹی بھیجدیں۔ اور شیخ صاحب مہر علی صاحب کی صورت مقدمہ سے اطلاع بخشیں۔ سندر داس کی کامیابی سے خوشی ہوئی اللہ تعالےٰ اُس کو یہی ہدایت بھی بخشے کہ بجز قوم میں سے باہر آنے کے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔ واللہ یھدی الیہ من یشآء۔ بخدمت چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون۔ دوسو روپیہ جو قرضہ لیا جائے گا۔ آپ اپنے طور پر طیار رکھیں کہ جب نزدیک یا دیر سے اُس کی ضرورت ہوئی تو بھیجنے میں توقف نہ ہووے۔

(۴۸) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شیخ مہر علی صاحب کے لئے دُعا

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ شیخ مہر علی صاحب کے لئے میں نے اس قدر دُعا کی ہے کہ جس کا شمار اللہ تعالےٰ ہی کو معلوم ہے۔ اللہ جلّ شانہٗ اس کی جان بخشی کرے۔ کہ وہ کریم و رحیم ہے۔ رونے والوں کو ایک دم ہنسا سکتا ہے۔ سندر داس کے لئے بھی دُعا کی ہے۔ مگر اسے کیوں ایسا مضطر ہونا چاہیئے۔ وہ تو ابھی لڑکا ہے۔ اور ابھی بہت سا وسیع میدان درپیش ہے مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے کس قدر روپیہ لاہور میں بھیجا ہے۔ اگر کچھ بقیہ آپ کے پاس ہو تو مجھے بعض ضروریات کے لئے منگوانا ضروری ہے۔ اس سے جلد تر اطلاع بخشیں۔ اور نیز معلوم ہوتا ہے کہ قرضہ کی بھی ضرورت پڑے گی

سو اگر آپ دو سو روپیہ تک قرضہ کا انتظام کر دیں تو اس قسم کا ثواب بھی آپکو حاصل ہوگا۔ باقی خیریت ہے۔ مقدمہ شیخ مہر علی صاحب سے اطلاع بخشیں۔ والسلام ؛

(۴۹) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی محبی۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ عنایت نامہ معہ قصیدۂ متبرکہ موصول ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ جزاکم اللہ خیر الجزا۔ اگر چند بوتل سوڈا واٹر مل سکیں تو وہ بھی بھیجدینا۔ یہ قصیدہ انشاء اللہ درج کتاب کرا دوں گا۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ از لودھیانہ)

(۵۰) ملفوف و مختوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کل عنایت نامہ آپ کا پہنچا۔ مگر کارڈ کوئی نہیں پہنچا۔ شیخ مہر علی صاحب کے واسطے جس قدر اس عاجز سے ہو سکا۔ دعا کی گئی۔ اور حوالہ بخداوند کریم و رحیم کیا گیا۔ اور اس جگہ سب طرح خیریت ہے۔ رسالہ سراج منیر کے طبع میں صرف بعض امور کی نسبت دریافت کرنا موجب توقف ہو رہا ہے۔ جب وہ امور بھی طے ہو جاتے ہیں۔ تو پھر انشاء اللہ القدیر رسالہ کا طبع ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور شائد امرتسر میں کسی قدر توقف کرنا ضروری ہوگا۔ اب آپ کی تشریف آوری کی ۲۶ دسمبر تک اُمید لگی ہوئی ہے اور اس جگہ بفضلہ تعالیٰ سب طرح سے خیریت ہے۔ اخویم چودھری محمد بخش صاحب سلام مسنون پہنچے والسلام۔

(خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۵ دسمبر ۱۸۸۶ء)

نوٹ۔ یہ پہلا خط ہے جس پر حضرت اقدس نے تین مہریں لگائی ہیں ایک الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کی ہے اور دوسری اذکر مصنفی کی ہے اور یہ مہریں آپنے شروع خط میں لگائی ہیں عرفانی

(۵۱) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی سلمہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون۔ عنایت نامہ پہنچا۔ سردار کی بات بالکل فضول اور دروغ معلوم ہوتی۔ صحیفہ قدسی بہت مدت سے میرے پاس آتا ہے۔ اور اُس کا ایڈیٹر ایک دوست آدمی ہے۔ اس میں مجال نہیں کہ کوئی مخالف مضمون چھپے۔ اور آریہ گزٹ قادیان میں آتا ہے اگر ہوتا تو ظاہر ہو جاتا۔ جو مضمون شائع ہو چکا اس کا پوشیدہ کرنا کوئی وجہ نہیں۔ کل اشاعۃ السنہ خدمت میں بھیجا گیا ہے۔ ولیوپی ایل کے کاغذات جو آپ نے بھیجے ہیں وہ بیرنگ ہو کر آئے۔ کسی نے ۵ر آنہ ٹکٹ لگا دیا۔ زیادہ خیریت ہے۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۳۰ر دسمبر ۱۸۸۶ء +

نوٹ۔ صحیفہ قدسی کے ایڈیٹر مولوی عبدالقدوس صاحب قدسی مرحوم تھے۔ اور فی الحقیقت حضرت اقدس سے ان کو محبت و اخلاص تھا۔ مقدمہ کرم دین میں وہ بطور گواہ پیش ہوئے۔ الحکم کے خریدار تھے۔ عرفانی +

(۵۲) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون۔ کل ایک پر زور خط حاجی ولی اللہ صاحب کی طرف روانہ کیا گیا ہے۔ جس میں ان کو واپسی قیمت کی طرف رغبت دی گئی ہے اور جواب طلب کیا گیا ہے۔ جواب آنے پر اطلاع دوں گا۔ مضمون جو آپ لے گئے تھے ضرور چھپوا دیں۔ سند واپس

کے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔
(خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۰۳ھ)

(۵۳) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ مجھے ابھی پختہ معلوم نہیں کہ کب تک امرتسر جاؤں۔ شاید بیس روز تک جانا ہو۔ بہرحال اس وقت انشاء اللہ خبر دیدوں گا۔ شیخ صاحب کے لئے اس قدر دعا کی گئی ہے بہرحال رحم اللہ جلشانہ کی امید ہے وھو الغفور الرحیم۔ آپ استغفار کو لازم پکڑیں۔ اس میں کفارہ ذنوب ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ۔ سندر داس کے لئے بھی دعا کی ہے واللہ یفعل ما یشاء۔ والسلام۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان)

نوٹ خط پر تاریخ نہیں۔ مگر مہر ۲ جنوری ۱۸۸۶ء درج ہے۔ عرفانی۔

(۵۴) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

شیخ مہر علی صاحب کے متعلق جوش

مخدومی مکرمی سلمہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون۔ جیسا کہ آپ کو دلی جوش شیخ صاحب کے حق میں ہے ایسا ہی مجھ کو ہے اور میں نے اس قدر دلی جوش سے دعا اُن کے حق میں کی ہے جس کا کچھ اندازہ نہیں رہا۔ اب ہم ان قدر دعاؤں کے بعد شیخ صاحب کو اسی ذات کریم و رحیم کے سپرد کرتے ہیں جو اپنے عاجز اور گنہگار بندوں کی تقصیرات بخشتا ہے اور عین موت کے قریب دیکھ کر بچا لیتا ہے۔ واللہ علیٰ کل شیء قدیر۔ حالات سے اطلاع بخشتے رہیں۔ والسلام (خاکسار غلام احمد عفی عنہ قادیان ۱۱ فروری ۱۸۸۶ء)

(۵۵) ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اشتہار پہنچا۔ اور پیسہ روپیہ بھی پہنچ گئے۔ انشاء اللہ القدیر اشتہار دینے والے شرمندہ اور رسوا ہونگے۔ آج کل ہندوؤں کو اپنے قومی تعصب میں بہت کچھ اشتغال ہو رہا ہے مگر دروغ کو فروغ تا کجا خود نابود ہو جائیں گے۔ شیخ مہر علی صاحب کے مقدمہ کی تاریخ پہلے آپ نے ۲۲ر فروری لکھی تھی۔ اور اب آپ نے ۲۲ مارچ ۱۸۸۷ء لکھی ہے۔ کیا پیشی سے پہلے تاریخ منسوخ ہوگئی۔ یا تاریخ سے پہلے مقدمہ پیش ہوگیا۔ اس سے ضرور اطلاع بخشیں۔ چودھری محمد بخش صاحب کو سلام مسنون پہنچے ٭

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۲ر فروری ۱۸۸۷ء از قادیان)

(۵۶) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پانچ روپیہ کے شیرمال پہنچ گئے ہیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔ اور سب طرح سے خیریت ہے والسلام

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان)

نوٹ اس پر تاریخ نہیں مگر مہر ۴ر مئی ۱۸۸۷ء کی ہے۔

(۵۷) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مبلغ پندرہ روپے بابت قیمت کتاب سرمہ چشم آریہ پہنچ گئے۔ رسیداً اطلاع خدمت ہے

باقی سب خیریت ہے۔ میں دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا تردد دور فرماوے۔ والسلام

(خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۸ / مارچ ۱۸۸۷ء)

نوٹ۔ اس خط پر سند رواں از جالندھر بھی درج ہے جو اس نے خط پہنچنے پر لکھا ہے۔ عرفانی ✦

(۵۸) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے دوست کے لئے کئی دفعہ دعا کی گئی۔ اگر کچھ مادہ سعادت مخفی ہے تو کسی وقت اثر کرے گی۔ ورنہ تہیدست ازل کا کیا علاج آپ کے لئے دُعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو غیروں کی طرف التفات کرنے سے مستغنی کرے۔ واللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر۔ رسالہ سراج منیر کا سب اسباب طیار ہے صرف یہ خیال ہے کہ اول خریداروں کی مجرد درخواستیں دو ہزار تک پہنچ جائیں پھر چھپنا شروع ہو۔ کیونکہ یہ کام بڑا ہے جس میں دو ہزار روپیہ کے قریب خرچ ہوگا۔ آپ بھی اطلاع بخشیں کہ ایسے سچے شائق آپ کو کس قدر مل سکتے ہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۱ / مارچ ۱۸۸۶ء)

(۵۹) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۲۶ / مارچ ۱۸۸۶ء کو بباعث ضروری کام رسالہ رد آریا وہ گو کے ایک ہفتہ کے لئے جانا پڑا ہے۔ اس لئے اطلاع دیتا ہوں کہ اگر فرصت ہو تو آپ

میں آپ کی ملاقات ہو جاوے۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۳ مارچ ۱۸۸۷ء)

(۶۰) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ مجھے کچھ بھی معلوم نہیں کہ کہاں اُتروں گا۔ انشاء اللہ وہاں جاکر اطلاع دوں گا۔ اگرچہ میرا پتہ ہال بازار مطبع ریاض ہند میں جاکر شیخ نور احمد سے جو مالک مطبع ہیں بخوبی مل سکتا ہے مگر پھر بھی انشاء اللہ امرت سر میں جاکر آپ کو اطلاع دوں گا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمد از قادیان)

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں۔ مگر مہر ۲۶ مارچ ۱۸۸۷ء کی ہے عرفانی۔

(۶۱) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز امرت سر پہنچ گیا ہے۔ شاید پیر منگل تک اس جگہ ہوں مگر بروز اتوار صرف ایک دن کے لئے لاہور جانے کا ارادہ ہے۔ اگر آپ تشریف لاویں تو میں کٹڑہ مہاں سنگھ میں بر مکان منشی محمد عمر صاحب داروغہ سابق اُترا ہوں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔ (خاکسار غلام احمد از امرت سر کٹڑہ مہاں سنگھ ۳۰ مارچ ۱۸۸۷ء)

(۶۲) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون ہیں

امرتسر سے قادیان آگیا ہوں۔ آپ دوام استغفار سے غافل نہ رہیں کہ
دنیا نہایت خطرناک آزمایش گاہ ہے۔ شاید کتاب شحنۂ حق آپ کے پاس
پہنچی ہے یا نہیں۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ پہلی کتابوں کی بقیہ قیمت وصول ہوئی
یا نہیں۔ اب وہ تمام قیمت جلد وصول ہو جائے تو بہتر ہے۔ کہ وقت نزدیک
ہے اطلاع بخشیں۔ میر صاحب جالندھر میں ہیں یا تشریف لے گئے ہیں
امرتسر میں آپ کی بہت انتظار ہوتی رہی مگر مرضی الٰہی نہ تھی۔ زیادہ خیر
ہے۔ والسلام۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۸ر اپریل ۱۸۸۷ء)

(۶۳) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ مجھے رسالہ شحنۂ حق کی
اُجرت وغیرہ ادا کرنا ہے۔ اور اس جگہ روپیہ وغیرہ نہیں ہے۔ اس لئے مکلف
ہوں۔ کہ آپ مجھ کو بیس ۲۰ روپیہ بھیجدیں۔ اور حساب یادداشت میں لکھتے رہیں
یعنے جس قدر آپ نے متفرق بھیجا ہے۔ اس کو آپ اپنی یادداشت میں تحریر
فرماتے جاویں۔ اور اب وصولی روپیہ اور تصفیہ بقایا کی طرف توجہ فرماویں۔ کہ
اب روپیہ کی بہت ضرورت پڑے گی۔ بڑا بھاری کام سر پر آگیا ہے۔ آپ کی
ملاقات اگر کبھی ہو تو بہتر ہے۔ والسلام۔ (خاکسار غلام احمد از قادیان)

نوٹ۔ تاریخ درج نہیں ڈاک خانہ کی مہر قادیان ۱۱ راپریل ۱۸۸۸ء ہے عرفانی

(۶۴) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ماہوار رسالہ کے اجراء کی تجویز — رسالہ ماہوار کی قیمت بہت ہلکی و خفیف رکھنا مصلحت سمجھا گیا
ہے مگر پہلے سے اس کے نکلنے پر معلوم ہو جاوے گا۔ آپ کی ہمدردی

دینی کے معلوم کرنے سے بار بار آپ کے لئے دُعا نکلتی ہے کہ خداوند کریم جلشانہٗ آپ کو محمود الدنیا والعاقبت کرے۔ یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ آپ نے خود رسالہ سراج منیر اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ ملاقات کو دل چاہتا ہے۔ اگر آپ کو کسی وقت فرصت ہو تو اوّل اطلاع بخشیں۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۱۸ اپریل ۱۸۸۷ء)

نوٹ۔ اس مکتوب میں جس رسالہ کا ذکر حضرت اقدس نے کیا ہے اس سے مراد قرانی صداقتوں کا جلوہ گاہ ہے جو آپ ماہوار جاری فرمانا چاہتے تھے اس کا اعلان آپ نے شحنہ حق میں بھی فرمایا تھا۔ مگر بعد کے واقعات اور حالات نے حضور کو دوسری طرف متوجہ کر دیا۔ پھر ایک زمانہ میں نور القرآن آپ نے شائع کرنا شروع فرمایا چونکہ یہ رسایل کسی تجارتی اصول پر جاری نہیں کرنے چاہے تھے اس لئے دو نمبروں کے بعد یہ رسالہ بند ہو گیا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے آپ کے مقاصد و منشار کی اشاعت کے سامان اخبارات اور رسالجات کی صورت میں کر دیئے جو آج کئی زبانوں میں جاری ہیں۔ عرفانی ٭

(۶۵) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ دُعا کی گئی۔ مجھ کو بباعث ملالت طبیعت خود فرصتی بھی ہے۔ اب میں آپ سے ایک ضروری امر میں مشورہ لینا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ بوجہ چند در چند وجہوں کے دوسری جگہ کتابوں کے طبع کرانے سے میری طبیعت دق آ گئی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ اپنا مطبع طیار کر کے کام سراج منیر و دیگر رسایل کا شروع کرا دوں اور سراج منیر جیسا کہ

خسارہ بھی ہوگا تو ان خساروں کی نسبت کم ہوگا۔ جو مجھے دوسرے لوگوں کے مطابع سے اوٹھانے پڑتے ہیں۔ لیکن تخمینہ کیا گیا ہے کہ اس کام کے شروع کرانے میں تیرہ چودہ سو روپیہ خرچ آئے گا۔ جس میں خرید پریس وغیرہ بھی داخل ہے اور آپ نے اقرار کیا تھا کہ ہم تین ماہ کے عرصہ کے لئے دو سو روپیہ بطور قرضہ دے سکتے ہیں۔ سو اگر آپ سے یہ ہو سکے۔ اور آپ کسی طور سے یہ بندوبست کر سکیں کہ چار سو روپیہ بطور قرضہ چھ ماہ کے لئے تجویز کر کے مجھ کو اطلاع دیں تو میں جانتا ہوں کہ اس میں آپ کو بہت ثواب ہوگا۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو چھ ماہ کے اندر ہی یہ قرضہ ادا کرا دے لیکن چھ ماہ کے بعد بہر حال بلا توقف آپ کو دیا جائے گا۔ اور باقی آٹھ نو سو روپیہ کسی اور جگہ سے قرضہ لیا جائے گا اس کا جواب آپ بہت جلد بھیجدیں۔ کچھ تعجب نہیں کہ آپ کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ نے یہ خیر مقدر کی ہو۔ اگر میں سمجھتا کہ آپ ادھر ادھر سے لے کر کچھ اور زیادہ بندوبست کر سکتے ہیں تو میں آٹھ سو روپیہ کے لئے آپ کو لکھتا مگر مجھے خیال ہے کہ گو آپ اپنے نفس سے اللہ رسول کی راہ میں فدا ہیں۔ مگر آجکل دوسرے مسلمان ایسے ضعیف ہو رہے ہیں۔ کہ اگر ان کے پاس قرضہ کا بھی نام لیا جاوے تو ساتھ ہی اُنکی طبع میں قبض شروع ہو جاتا ہے۔ جواب سے جلد تر اطلاع بخشیں۔ شیخ مہر علی صاحب کے مقدمہ کی نسبت اگر کچھ پتہ ہو تو ضرور اطلاع بخشیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

چودھری رستم علی صاحب کی فدائیت

(خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۱ رمئی ۱۸۸۸ء)

نوٹ ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۸ء میں ارادہ فرمایا کہ قادیان میں ایک مطبع جاری ہو۔ گر مشیت ایزدی نے اس وقت اسکے لئے سامان پیدا نہ ہوتے دیئے اسکے بعد مختلف اوقات میں قادیان میں پریس منگوایا گیا۔ مگر وہ کام کر کے واپس چلا جاتا

آخر بالاستقلال خدا تعالیٰ نے یہاں مطبع کا سامان مہیا کر دیا۔ خاکسار عرفانی نے مشین پریس قائم کیا جو اب ضیاء الاسلام پریس میں کام کرتا ہے۔ حضرت کے ہر ارادہ کی خدا تعالیٰ نے تکمیل کر دی۔ گو دکان بعد جبن ہوئی مگر پریس آپ کی زندگی میں ہی اور اخبارات و رسائل بھی آپ کی زندگی میں جاری ہو گئے یہ منشاء الٰہی تھا اور پورا ہو کر رہا۔ اس مکتوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چودھری صاحب کے خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا ہونے کا اظہار فرمایا ہے جو حضرت چودھری صاحب رضی اللہ عنہ کے کمال اخلاص اور اس کے نتیجہ میں کامل فلاح پانے کا ثبوت ہے۔ عرفانی۔

(۶۶) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ آج آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ مولوی غلام محی الدین کے لئے بیٹے کئی دفعہ دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ترددات سے مخلصی بخشے اب مجھ کو نہایت جلدی اسبات کی ہے کہ جس طرح ہو سکے اپنے کام کو شروع کروں کئی دوستوں کو جن پر کسی قدر امید ہو سکتی ہے قرضہ کے لئے لکھ دیا ہے اور سب کو لکھا گیا ہے کہ بعد طبع سراج منیر ایک برس کے وعدہ پر قرض دیں۔ آپ کے مانند چار پانچ آدمی ہیں اور چودہ سو روپیہ اسالہ سے قرضہ کا بندوبست کرنا ہے آپ مجھ کو بہت جلد اطلاع دیں۔ کہ آپ ٹھیک اس وعدہ پر کس قدر قرضہ کا بندوبست کر سکتے ہیں تا میں روپیہ منگوانے کے لئے کوئی تجویز کروں۔ اور پھر لاہور میں خرید مطبع کے لئے آدمی بھیجا جاوے۔ اب یہ کام جلدی کا ہے کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ماہ مبارک رمضان میں یہ کام شروع ہو جاوے۔ والسلام۔ (خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۹ شعبان)

جس قدر بقیہ کتب ہو وے وہ بھی آپ وصول کر کے جلد تر بھیج دیں والسلام

نوٹ۔ اس خط میں جن مولوی غلام محی الدین صاحب کا ذکر ہے وہ مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے خاکسار عرفانی کے بھی اُستاد تھے عرفانی نے براہین احمدیہ ۱۸۸۷ء میں انہیں صاحب کے پاس دیکھی تھی اور جمال وحسن قرآن نورِ جان ہر مسلمان ہے والی نظم کو اس میں سے نقل کیا تھا سلسلہ احمدیہ میں جیسا کہ بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا نام رکھا یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میرے تعلقات کی ابتدا اسی ۱۸۸۷ء سے ہوتی ہے اور چودھری رستم علی صاحب مرحوم ہی اس کے موجب ہیں یہ کتاب چودھری صاحب ہی کی تھی۔ مولوی غلام محی الدین صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ابتداً ارادت و عقیدت تھی مگر افسوس ہے کہ وہ بیعت میں داخل نہ ہوسکے۔ عرفانی +

(۶۷) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ شیخ مہر علی صاحب کی نسبت اب تک کوئی خبر نہیں آئی۔ کہ بریت پاکر بخیر وعاقبت گھر پہنچ گئے۔ اگر آپ کو خبر ملی ہو تو برائے مہربانی اطلاع بخشیں۔ قرضہ کی بابت تجربہ کار لوگوں سے دریافت کیا گیا۔ تو انھوں نے اس تجویز کی تحسین کی لیکن یہ کہا کہ جس حالت میں انہیں کتابوں کی فروخت سے قرضہ اُتارا جائے گا۔ تو اس صورت میں کم سے کم ادائے قرضہ کی میعاد ایک سال چاہیئے۔ کیونکہ سراج منیر پانچ مہینہ سے کم میں نہیں چھپے گا۔ اس لئے میں نے توکلاً علی اللہ بعض دوستوں کو لکھا ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ اگر قرضہ کا بندوبست حسب دلخواہ ہو جاوے تو بہت جلد اس کام کو شروع کردوں۔ آپ کو میں نے چھ ماہ کے وعدہ کے لئے لکھا تھا۔ مگر درحقیقت وعدہ ایک سال بہت خوب ہے اگر آپ متحمل ہوسکیں تو اس ثواب کے لینے میں عین جدوجہد کریں۔

میرا ارادہ ہے کہ رمضان شریف میں یہ کام شروع ہو جائے۔ آئندہ جو ارادہ الٰہی
ہو۔ مجھے اس وقت زبانی یاد نہیں۔ کہ آپ نے کتابوں کی قیمت میں کیا کچھ
ارسال فرمایا تھا۔ اور کیا باقی ہے۔ بہرحال جو کچھ باقی ہے۔ اب اس
موقعہ میں جہاں تک جلدی ممکن ہو بھیجنا چاہیئے۔ اور نیز اس قرضہ کی
بابت جو اس میعاد کے لئے ہو جیسی مرضی ہو اطلاع دینی چاہیئے۔ زیادہ
خیریت ہے۔ والسلام۔ (خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۹ مئی ۱۸۸۳ء)

(۸/۸) ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ جو کچھ آپ نے ایک سال کے وعدہ پر تین سو
[قرضہ کی میعاد میں احتیاط] روپیہ دینا کیا ہے۔ اس سے بہت خوشی ہوئی۔ لیکن
اس بات کو بھی اپنے لئے گوارا کر لیں کہ یہ وعدہ اس تاریخ سے ہو۔ کہ جب
سراج منیر چھپ کر طیار ہو جائے۔ کیونکہ سراج منیر کی چھپائی کا کام پانچ یا
چھ ماہ تک ختم ہو گا۔ چونکہ یہ روپیہ سراج منیر ہی کی فروخت سے نکالا جائیگا
اس لئے صرف چھ ماہ ایک خطرناک عہد ہے۔ ایسا ہونا چاہیئے
کہ ایک سال پر چھ ماہ اور زائد کئے جائیں۔ بقیہ فروخت کتب کا جو روپیہ ہے
اگر وہ آپ بہت جلد ساتھ لاویں تو آپ کی ملاقات بھی ہو جائے اور روپیہ
بھی آ جائے۔ آپ امرت سر میں نہیں آسکے۔ اگر اس جگہ ملاقات ہو جائے
بہت خوشی کی بات ہے اگر آپ آویں تو عہ روپیہ کی شکر جو عمدہ ہو اور نیز
ایک بوتل چٹنی کی اور دو شیر مال میرے حساب میں خرید کر ساتھ لے آویں اور اگر
جلد تر آنا ممکن نہ ہو تو بقیہ روپیہ فروخت کتب کا بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔

لیکن جلد آنا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اس وقت روپیہ کی بہت ضرورت ہے اور نیز میرا ارادہ ہے۔ اگر خدا تعالےٰ چاہے تو پختہ ارادہ ہے کہ اسی ماہ رمضان میں جو بہت مبارک ہے یہ کام شروع کیا جائے۔ سو اگر آپ تشریف لاویں تو بعض امور کا مشورہ آپ سے لیا جائے۔ اگر ممکن ہو تو مکرمی اخویم میر عباس علی صاحب بھی ساتھ آ جائیں۔ تو بہتر ہو میر صاحب سے استصواب کر لیں۔ یہ کام بہت عظیم الشان ہے۔ دوستوں کا مشورہ اس میں بہتر ہے۔ اور بعض مشورہ طلب امور بھی ہیں۔ آپ پہلے اپنے آنے کی پختہ گنجایش نکالکر پھر میر صاحب کو لکھیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمدؐ ۲۹ رمئی ۱۸۸۳ء)

(۶۹) ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

عنایت نامہ پہنچا۔ آپ نے جو فرشتوں کا گھر آباد دیکھا جو زیوروں سے آراستہ ہیں اس سے مراد دنیا دار ہیں جو دنیا کی آرائشوں میں مشغول ہیں اور جو دیکھا کہ ایک دوست کی تلاش میں دوڑ رہے ہیں۔ اور پرے ادھر بھی گذر رہے ہیں۔ اور پھر ملاقات ہو گئی۔ یہ کسی کامیابی کی طرف اشارہ ہے۔ اور دوست کے جگر سے دوست کا مال مراد ہے جو انسان کو بالطبع عزیز ہوتا ہے اور دشمن کے جگر کا کاٹنا اُس پر تباہی ڈالنا ہے۔ تلوار ہاتھ میں ہونا فتح و نصرت کی نشانی ہے۔ غرض اللہ تعالےٰ نے وہ کام جو اب درپیش ہیں۔ آپ کو دکھا دیا ہے۔ اس کام میں چند دوستوں کو قرضہ کے لئے تکلیف دی گئی ہے۔ تا دشمنوں کی بیخکنی کی جائے۔ سو خواب نہایت عمدہ ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ

تعبیر خواب

فرصت نکال کر ملاقات کریں۔ ایک اور تکلیف دیتا ہوں اگر ممکن ہو تو اس کے لئے سعی کریں۔ آجکل ماہ رمضان میں بباعث مہمانداری و مصارف خانگی ہیں روغن زرد یعنی گھی کی بہت ضرورت درپیش ہے۔ اور اتفاق ایسا ہوا کہ گھی جو جمع تھا سب خرچ ہو گیا اور اردگرد تمام تلاش کیا گیا اچھا گھی ملتا نہیں آخر چھ سات دن کے بعد ہمارا معتبر میاں فتح خاں واپس آیا۔ اگر پانچ روپیہ کا گھی عمدہ کسی گاؤں سے مل سکے تو میرے حساب میں ضرور خرید کر ضرور ساتھ لاویں اور وہ دوسری چیزیں بھی جو میں نے پہلے لکھی تھیں۔ بخدمت چودہری صاحب سلام مسنون۔ (خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۴ رمئی ۱۸۸۶ء)

(۷۰) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مکرمی۔ بعد سلام علیکم۔ اس وقت میں انبالہ چھاؤنی کی طرف روانہ ہوتا ہوں۔ کیونکہ میرزا ناصر نواب صاحب لکھتے ہیں کہ میرے گھر کے لوگ سخت بیمار ہیں۔ زندگی سے ناامیدی ہے۔ ان کی لڑکی کی اپنی والدہ سے ایسے وقت میں ملاقات ہو جانی چاہیئے۔ سو میں آج اسی وقت روانہ ہوتا ہوں والسلام

(خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۹ رجون ۱۸۸۶ء)

(۷۱) پوسٹ کارڈ

مکرمی اخویم۔ بعد السلام علیکم۔ آم پہنچ گئے تھے۔ اگر دوسری دفعہ ارادہ ارسال ہو۔ تو دو امر کا لحاظ رکھیں۔ ایک تو آم کسی قدر کچے ہوں دوسرے ایسے ہوں جن میں صوف نہ ہو۔ اور جن کا ثمیرہ پتلا ہو۔ میں نے سندر داس کی شفا اور نیز ہدایت کے لئے دعا کی ہے۔ اطلاعاً لکھا گیا۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۰ رجولائی ۱۸۸۶ء

(۷۲) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ بعد السلام علیکم۔
آج ایک ٹوکرہ آموں کا پہنچ گیا۔ جزاکم اللہ خیرا۔ بوجہ شدت حرارت موسم آم جو ٹوکرے کے اندر دبے ہوئے تھے بگڑ گئے۔ اس لئے آموں کی کیفیت سے کچھ اطلاع نہیں ہوئی۔ اگر ٹوکرے میں درخت سے تازہ توڑ کر کسی قدر کچے رکھے جاتے تو غالباً امید تھی کہ نہ بگڑتے۔ دوسری مرتبہ یہ ضرور احتیاط رکھیں

حضرت عیسیٰ ابن مریم کو خواب میں دیکھا

مَیں نے آج خواب میں دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمارے مکان پر موجود ہیں۔ دل میں خیال آیا کہ ان کو کیا کھلائیں۔ آم تو خراب ہو گئے ہیں۔ تب اور آم غیب سے موجود ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ اسکی کیا تعبیر ہے۔ مولوی حکیم نور الدین صاحب کا آدھا نوٹ پانچسو روپیہ کا پہنچ گیا۔ اور ساتھ ہی روپیہ نقد پہنچے۔ اور آدھا ٹکڑا نوٹ کا امید کہ دس روز تک پہنچ جائے گا۔ سندر داس کے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا۔ بخدمت چودھری صاحب محمد بخش السلام علیکم۔

الراقم خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۱ر جولائی ۱۸۸۷ء

(۷۳) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم۔ بعد السلام علیکم۔ آج اکاسی آم مرسلہ آپ کے پہنچ گئے یہ آم بہت عمدہ تھے۔ ان میں سے صرف ایک بگڑا۔ باقی سب عمدہ پہنچ گئے دو آدمیوں کے پاس کے لئے ضرور آپ دوبارہ تحریک کریں۔ اور جلد اطلاع بخشیں کہ اب وقت نزدیک ہے۔ شاید آج دوسرا قطعہ پانسو روپیہ کا

بقایا آجائے۔ باقی سب خیریت ہے۔ والسلام۔

(خاکسار غلام احمد از قادیان ۹ جولائی ۱۸۸۷ء)

عاجز عبداللہ سنوری کا سلام علیک

نوٹ۔ منشی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس کارڈ پر سلام علیک لکھا ہے۔ عرفانی۔

(۷۴) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آم پہنچ گئے۔ آپ نے خالصاً للہ بہت خدمت کی ہے اور دلی محبت اور اخلاص سے آپ خدمت میں لگے ہوئے ہیں اللہ جلشانہٗ آپ کو بہت اجر بخشے۔ پاس کا جواب آنے سے مجھ کو آپ اطلاع بخشیں۔ میاں نور احمد خود بخود دہلی چلے گئے۔ مگر پاس دو آدمیوں کے لئے ہونا چاہیئے۔ نصف ٹکڑا نوٹ ابھی نہیں آیا۔ فتح خاں و حامد علی کا سلام علیکم والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۱ جولائی ۱۸۸۷ء

نوٹ۔ اس کارڈ پر فتح خاں و حامد علی کا سلام علیکم بھی درج ہے۔ عرفانی۔

(۷۵) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(اطلاع موعود بشیر اوّل) آج سولھویں ذیقعد ۱۳۰۴ھ بفضلہ تعالیٰ وکرمہ اس عاجز کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے۔ ۲۲ ذیقعد مطابق ۱۳ اگست روز عقیقہ ہے۔ اگر کچھ موجب تکلیف و حرج نہ ہو تو آپ بھی تشریف لاکر ممنون احسان

فرماویں۔ فقط ۷ راگست ۱۸۸۷ء (خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور)
اور چودھری محمد بخش صاحب کو بھی اطلاع کردیں۔ سب کو سلام۔ والسلام

نوٹ۔ اس مکتوب میں **بشیر اول** (والہم اجعلہ لنا فرطًا) کی پیدائش کی آپ نے بشارت دی ہے چونکہ ایک **مولود** کے متعلق خدا تعالیٰ کی ایک عظیم الشان **بشارت** برنگ پیشگوئی دی تھی **بشیر اول** کے پیدا ہونے پر حضرت اقدس کا خیال اسی طرف گیا کہ شاید یہی وہ **مولود موعود** ہو اس کے عقیقہ پر آپ نے بہت سے دوستوں کو دعوت دی تھی اور یہ عقیقہ خدا تعالیٰ کے **نشان** کے پورا ہونے پر اظہار مسرت وشکر گذاری کا ایک بہترین نمونہ تھا۔ اس کے متعلق تفصیل آپ کے سوانح حیات میں ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔ عرفانی

(۷۶) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم۔ دو شطرنجی بھلاں اگر وہ روز کے لئے بطور مستعار مل سکیں تو ضرور بندوبست کر کے ساتھ لاویں اور پھر ساتھ ہی لے جاویں۔ اور جمعہ تک یعنی جمعہ کی شام تک ضرور تشریف لے آویں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۰ راگست ۱۸۸۷ء

(۷۷) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں ایک آپ کو نہایت ضروری تکلیف دیتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کے جدوجہد سے یہ کام بھی انجام پذیر ہو جاوے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دو روز کے لئے ایک سائبان درکار ہے جو بڑا سائبان ہو خیمہ کی طرح جس کے اندر آرام پا سکیں۔ اگر سائبان نہ ہو تو خیمہ ہی ہو۔ ضرور کسی رئیس سے لے کر ساتھ لاویں

نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ مکان کی تنگی ہے۔ بہت توجہ کرکے کوشش کریں۔ خاکسار غلام احمدؐ ۱۰ر اگست ۱۸۸۷ء

(۷۸) لفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ مگر پان نہیں پہنچے حتی المقدور آپ ایسا بندوبست کریں کہ پان دوسرے چوتھے روز باآسانی پہنچ جایا کریں۔ اور اب جہاں تک ممکن ہو۔ پان جلدی پہنچاویں۔ اور دوبارہ آپ کو تاکیداً لکھتا ہوں۔ کہ آپ بڑی جد و جہد سے ڈیڑھ من خام روغن زرد عمدہ جمعہ تک پہنچاویں۔ اور ۳۰ روپیہ نقد ارسال فرماویں۔ اور شائد قریباً یہ ۲۵ یا ۳۰ روپیہ ہوں گے آپ اس میں جہاں تک ہوسکے بڑی کوشش کریں اور عقیقہ کی ضیافت کے لئے تین بوتل عمدہ چٹنی کی اور بیس تار آلو پختہ اور چار تار اربی پختہ اور کسی قدر بینگن و پالک وغیرہ ترکاری اگر مل سکے ضرور ارسال فرماویں۔ یہ بڑا بھارا اہتمام عقیقہ کا بیٹے آپ کے ذمہ ڈال دیا ہے۔ بہتر ہے کہ آپ تین روز کی رخصت لے کر معہ ان سب چیزوں کے جمعہ کی شام تک قادیان میں پہنچ جائیں کیونکہ ہفتہ کے دن عقیقہ ہے۔ اگر چودھری محمدؐ بخش صاحب کو بھی ساتھ لاویں تو بہت خوشی کی بات ہے۔ مگر آپ تو بہرصورت آویں۔ اور اول تو چار روز کی ورنہ تین دن کی ضرور رخصت لے آویں بیٹے سندر داس کے لئے بہت دفعہ دعا کی ہے اور نیز جہاں تک مجھے وقت ملا مولوی مراد علی صاحب کے لئے بھی۔ اگر مولوی مراد علی صاحب بھی اس تقریب پر تشریف لاویں تو عین خوشی ہے والسلام۔ خاکسار غلام احمدؐ عفی عنہ۔ نوٹ۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں

کو سلسلہ بتاتا ہے۔ کہ اگست ۱۸۸۸ء کا خط ہے مولوی مراد علی صاحب جالندہری مشہور قدیمی تھے۔ عرفانی +

(۷۹) ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون۔ اس وقت ایک نہایت ضرورت خیمہ سائبان کی پیش آئی ہے کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ مہمان عقیقہ کے روز اس قدر آئیں گے۔ کہ مکان میں گنجائش نہیں ہوگی۔ یہ آپ کے لئے ثواب حاصل کرنے کا نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ اس لئے مکلف ہوں کہ ایک سائبان معہ قنات کسی رئیس سے بطور مستعار دو روز کے لئے لیکر پہلے سردار سوچیت سنگھ بیں ضرور ساتھ لاویں۔ بہر طرح جدو جہد کرکے ساتھ لاویں۔ نہایت تاکید ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۰ر اگست ۱۸۸۸ء

مکرر یہ کہ ایک سائبان فراخ معہ قنات کے جو اردگرد اس کے لگائی جاوے تلاش کرکے ہمراہ لاویں +

(۸۰) ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس سے پہلے روغن زرد کے لئے

آپ کی خدمت میں لکھا گیا تھا۔ اسی وجہ سے اس جگہ کچھ بندوبست نہیں کیا گیا۔ لیکن دل میں اندیشہ ہے کہ شاید وہ خط نہ پہنچا ہو کیونکہ آپ کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ کہ خرید اگیا یا نہیں۔ اور وقت ضرورت روغن کا بہت ہی قریب آگیا ہے۔ اور روغن کم سے کم ڈیڑھ من خام چاہیئے۔ اور اگر دو من خام ہو تو بہتر ہے۔ کیونکہ خرچ بہت ہوگا۔ چونکہ یہ کام تمام آپ کے ذمہ ڈال دیا گیا ہے۔ اس لئے آپ ہی کو اس کا فکر واجب ہے۔ اگر خدا نخواستہ وہ خط نہ پہنچا ہو۔ تو اس جگہ ایسی جلدی سے بندوبست ہونا محال و غیر ممکن ہے اس صورت میں لازم ہے۔ کہ آپ دو من خام روغن امرت سر سے خرید کرکے ساتھ لاویں۔ خواہ کیسا ہی آپ کا حرج ہو اس میں تساہل نہ فرماویں۔ اور مناسب ہے کہ چودھری محمد بخش صاحب بھی ساتھ آویں۔ اور دوسرے جس قدر آپ کے احباب ہوں۔ یا ایسے صاحب ہوں۔ جو بخوشی خاطر اس موقعہ پر آسکتے ہوں۔ ان کو بھی ساتھ لے آویں اور سب باتیں آپ کو معلوم ہیں اعادہ کی حاجت نہیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور

(۸۱) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل میاں نور احمد نے صاف جواب بھیجا ہے کہ مجھے قادیان میں مطبع لے کر آنا منظور نہیں اور نہ میں دہلی جاتا ہوں اور نہ شرح مجوزہ سابقہ پر مجھے کتاب

چھاپنا منظور ہے اس لئے بالفعل تجویز یا س کی غیر ضروری ہے لوگ ہر ایک بات میں اپنی دنیا کا پورا پورا فائدہ دیکھ لیتے ہیں بلکہ جائز فایدہ سے علاوہ چاہتے ہیں دیانت دار انسان کا ذکر کیا ایسا بددیانت بھی کم ملتا ہے جو کسی قدر بددیانتی ڈر کر کرتا ہے۔ اب جب تک کسی مطبع والے سے تجویز پختہ نہ ہو جاوے خود بخود کاغذ خرید نا عبث ہے۔ میاں عبداللہ سنوری تو بیمار ہو کر چلا گیا۔ میاں فتح خان کا بھائی بھی بیمار ہے۔ اور اس جگہ بیماری بھی بکثرت ہو رہی ہے۔ ہفتہ عشرہ میں جب موسم کچھ صحت پر آتا ہے تو لاہور یا امرتسر جا کر کسی مطبع والے سے بندوبست کیا جائے گا پھر آپ کو اطلاع دی جائے گی +

ایک ضروری بات کے لئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ میرے پاس ایک آدمی حافظ عبدالرحمٰن نام موجود ہے وہ نوجوان اور قد کا پورا اور قابل ملازمت پولیس ہے بلکہ ایک دفعہ پولیس میں نوکری بھی کر چکا ہے اور اس کا باپ بھی سارجنٹ درجہ اول تھا جو پنشن یاب ہو گیا ہے۔ اس کا منشار ہے جو پولیس میں کسی جگہ نوکر ہو جاؤں اگر بالفعل آپ کی کوشش سے کنسٹبل بھی ہو جائے تو از بس غنیمت ہے ایک سند ترک ملازمت بھی بطور صفائی اس کے پاس ہے عمر تخمیناً بائیس سال کی ہے۔ اگر آپ کی کوشش سے وہ نوکر ہو سکتا ہے تو مجھے اطلاع بخشیں کہ اس کو آپ کی خدمت میں روانہ کر دوں اور جلد اطلاع دیں۔

والسلام

خاکسار غلام احمدؐ قادیان

۹ر اگست ۱۸۸۷ء

(۸۲) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

بعد السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ پہلے اس سے روغن زرد کے لئے لکھا گیا تھا کہ ایک من خام ارسال فرماویں۔ سو اس کی انتظار ہے۔ کیونکہ اس کی بہت ضرورت ہے۔ دوسری یہ تکلیف دیتا ہوں کہ ایک خادم کی ضرورت ہے۔ قادیان کے لوگوں کا حال دگرگون ہے۔ ہمارا یہ منشاء ہے کہ کوئی باہر سے خادم آوے۔ جو طفل نوزاد کی خدمت میں مشغول رہے۔ آپ اس میں نہایت درجہ سعی فرماویں۔ کہ کوئی نیک طبیعت اور دیندار خادم کہ جو کسی قدر جوان ہو مل جائے۔ اور جواب سے مطلع فرماویں

(خاکسار غلام احمد ۲۱ر اگست ۱۸۸۷ء)

(۸۳) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کل آپ کا خط پہنچا۔ آپ کے لئے بہت دعا کی گئی ہے۔ جس بات میں فی الحقیقت بہتری ہوگی۔ وہی بات اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اختیار کرے گا۔ انسان نہیں سمجھ سکتا کہ میری بہتری کس بات میں ہے۔ یہ اسرار فقط خدا تعالیٰ کو معلوم ہیں سو قوی یقین سے اس پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ روغن زرد اب تک نہیں پہنچا۔ اس جگہ بالکل نہیں ملتا۔ اگر آپ ایک من روغن خام تلاش کر کے بھیجدیں تو اس وقت نہایت ضرورت ہے۔ اور نیز جیسا کہ میں پہلے لکھ

چکا ہوں کوئی خادم ضرور تلاش کریں اور پھر بعد تحریر فرمانے پر روانہ کر دیں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد ۲۰ اگست ۱۸۸۷ء

(۵۳) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بباعث کثرت آمد مہمانان روغن زرد کی اشد ضرورت ہے۔ اور اس جگہ ملتا نہیں۔ اور میاں عبداللہ سنوری نے لکھا ہے کہ میں بعد گزرنے عید کے آؤں گا۔ معلوم نہیں کہ وہ کب آویں گے۔ اس لئے تاکیداً لکھتا ہوں کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔ اگر آپ تین چار دن تک ہی سعی اور کوشش فرما کر روغن زرد ارسال فرماویں۔ اگر ایک من خام جلدی روانہ نہ ہوسکے تو دس پندرہ سیر ہی روانہ فرماویں کہ شاید ایک ہفتہ کے لئے کافی ہو جاوے۔ مگر پھر باقی مطلوب کو بھی متعاقب اس کے جلد روانہ کر دیں۔ نہایت تاکید ہے یہ ایک ضروری امر تھا لکھا گیا۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۲۴ اگست ۱۸۸۷ء

(۵۴) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی السلام علیکم۔ میں آپ کے لئے بہت دعا کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ خداوند کریم آپ کے لئے وہی صورت مہیا کرے گا جو بہتر ہے جناب الٰہی پر پورا پورا حسن ظن اور توکل رکھیں۔ روغن زرد جو تازہ اور عمدہ ہو کسی انتظام سے جلد تر روانہ فرماویں۔ اور ساتھ اگر ممکن ہو۔

پان بھی بھیجدیں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمدؐ۔ ۲۵ اگست ۱۸۸۷ء

(۸۶) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ امید کہ روغن کے لئے آپ نے بہت تلاش کی ہوگی۔ اس جگہ پان کی بھی اشد ضرورت ہے اگر کسی طرح بآسانی پہنچ سکیں تو یہ ثواب بھی آپ کو حاصل ہو جائے معلوم نہیں خادمہ ملی یا نہیں۔ اس سے بھی اطلاع بخشیں۔ اور نیز نئے انتظام یا پہلی صورت کے قائم رہنے سے مطلع فرمادیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ ۳۰ر اگست ۱۸۸۷ء

(۸۷) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ پہنچا میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ بارادہ خود کسی طرف حرکت نہ کریں۔ مشیت الٰہی پر چھوڑ دیں۔ لیکن اگر دل میں بہت اضطراب پیدا ہو جاوے۔ تو تب اختیار ہے کہ آپ ہی سلسلہ جنبانی کریں۔ کیونکہ اضطراب منجانب اللہ ہوتی ہے۔ اور آپ کو معلوم ہوگا کہ دعا میں مجھے فرق نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انجام بہتر ہوگا۔ روغن زرد و پان پہنچ گئے ہیں۔ پیسے انشاء اللہ کل بوٹے خان صاحب کے پاس بھیجدیئے جائیں گے اور خادم کی اشد ضرورت ہے۔ لیکن آپ اوّل بخوبی معلوم کرلیں کہ وہ نیک چلن اور نیک بخت ہے اور محنتی ہے۔ اور پھر تنخواہ بھی بکفایت ہو۔ اس کے حال سے مفصل اطلاع بخشیں۔ پھر انشاء اللہ طلب کی جائیگی

اور جب خادم آوے تو اُس کے ہاتھ بھی پان ارسال فرماویں۔ والسلام
خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۴؍ ستمبر ۱۸۸۷ء

(۸۸) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خادمہ کے لئے جو کچھ فتح خان صاحب نے شرطیں لکھی ہیں اُنکی تو کچھ ضرورت نہیں۔ صرف نیک بخت اور ہشیار اور بچہ کے رکھنے کے لائق ہو۔ یہ بات ضرور ہے کہ تنخواہ بہت رعایت سے ہو۔ گھر میں تین عورتیں خدمت کرنے والی تو اسی جگہ موجود ہیں۔ جن میں سے کسی کو تنخواہ نہیں دی جاتی۔ اگر یہ عورت تنخواہ دار آتی اور تنخواہ بھی ۳؍ روپے تو اُن کو بھی خراب کرے گی۔ تو اس کا نتیجہ اچھا نہ ہوگا۔ اِس ایام قحط میں صرف روٹی کپڑا ایک شریف عورت کے لئے ازبس غنیمت ہے۔ جو تین روپے ماہواری بیٹھ جاتا ہے۔ سو اگر ایسی عورت مل سکے تو اُس کو روانہ فرماویں۔ بخدمت چودھری محمدؐ بخش صاحب سلام مسنون۔ دعا کی گئی ۶؍ ستمبر ۱۸۸۷ء

(۸۹) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالےٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
مدت ہوئی روغن زرد اور پان پہنچ چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ میرا خط نہیں پہنچا۔ آپ کی نسبت وہی تجویز میرے نزدیک بھی مناسب ہے جو آپ نے لکھی ہے۔ میں آپ کے لئے اور چودھری محمدؐ بخش صاحب کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ اللہ جلشانہٗ جلد شفا بخشے۔ اس جگہ مینہ روز برستا ہے

شاذ و نادر کوئی دن خالی جاتا ہے۔ سو یہی وجہ توقف خرید کاغذ ہے۔ جب کچھ تخفیف بارش ہووے تب خرید کاغذ کے لئے کوئی اپنا معتبر بھیجا جائے کاپی روانہ کر دی گئی ہے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمدؐ از قادیان۔ ۵ ستمبر ۱۸۸۷ء

(۹۰) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حسب تحریر آپ کی آپ کے دوست کے لئے بھی دعا کی گئی۔ بشیر کے لئے خادمہ کی از بس ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کرے کہ آپ کو کوئی نیک طینت خادمہ ملجاوے۔ زیادہ تنخواہ کی تو اب بالکل گنجائش نہیں ہے اگر کوئی ایسی خادمہ مل سکے کہ روٹی کپڑا پر کفایت کرے جیسا کہ اس جگہ کی عورتیں کر لیتی ہیں اور پھر شریفہ بھی ہو تو ایسی کی تلاش کرنی چاہیئے اور چونکہ نہایت ضرورت ہے آپ جلدی اطلاع بخشیں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمدؐ ۷ ستمبر ۱۸۸۷ء

(۹۱) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میاں عبد اللہ سنوری ابھی آنے والے نہیں ہیں اگر آپ ایک مرتبہ کوشش کر کے بقیہ روغن زرد جو ایک من خام سے باقی رہ گیا ہے۔ معہ کسی قدر پان کے بہت جلد ارسال فرما دیں۔ تو میرے لئے موجب آرام ہوگا۔ کیونکہ اس جگہ روغن نہیں ملتا۔ اور مہمانوں کی آمد بہت ہے۔ اور سندر داس کو ایک ماہ یا بعد تین ہفتہ کے لئے اپنے پاس طلب کر لیں۔ پھر اگر مجھے بھی آپ کے ہمراہ ملے

تو اچھا ہے۔ دُعا اس کے لئے کرتا ہوں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان۔ ۱۱ ستمبر ۱۸۸۷ء

(۹۲) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا خط پہنچا۔ سندر داس صاحب کی صحت کے لئے دُعا کی گئی۔ اور کئی دفعہ توجہ دلی سے دُعا کی گئی۔ میرے نزدیک بہتر ہے کہ آپ تا ایام صحت اس کو رُڑکی سے منگوالو اور اگر ممکن ہو تو مجھ سے ملاقات کراؤ۔ کہ جس شخص کو ایک مرتبہ دیکھ لیا ہو اسکی نسبت دعا بہت اثر رکھتی ہے۔ ایک مرتبہ اپنے ساتھ اس کو لے آنا اور وہاں سے ضرور طلب کر لواور بقیہ روغن زرد معہ کسی قدر پان کے بہت جلد بھیجدیں۔ کیونکہ عبداللہ کے آنے میں ابھی دیر معلوم ہوتی ہے۔ خادمہ کی تلاش ضرور چاہیئے۔

والسلام خاکسار غلام احمدؐ ۱۱ ستمبر ۱۸۸۷ء

(۹۳) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم کے بعد روغن زرد کی اشد ضرورت ہے قادیان کے ارد گرد دس دس کوس تک سخت تلاش کی گئی ایک ہر کار روغن بھی نہیں ملتا۔ کہتے ہیں کہ ہندوؤں کے سراد ہ ہیں۔ بنا چاری آپ کو دوبارہ تکلیف دی جاتی ہے کہ برائے مہربانی جلد تر ارسال فرماویں مہمانوں کی آمد و رفت ہے۔ ہمراہ پان بھی اگر آسکیں وہ بھی ارسال فرماویں

فرماویں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد ۵ ستمبر ۱۸۸۸ء

(۹۴) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم۔ پارسل تو پہنچ گیا
مگر روغن زرد ابھی تک نہیں پہنچا۔ [illegible] جلد تر
روانہ فرماویں۔ آج ۲۰ ستمبر ۱۸۸۸ء تک نہیں پہنچا شاید کل تک پہنچ
جائے۔ تو کچھ تعجب نہیں۔ بہرحال اطلاعاً لکھا گیا۔ والسلام۔
خاکسار غلام احمد ۲۰ ستمبر ۱۸۸۸ء

(۹۵) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
مکرمی۔ بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ روغن زرد اب تک نہیں پہنچا
براہ مہربانی جلد تر ارسال فرماویں اور اب ایک خادم کی جو ہشیار
دانا۔ دیانت دار ہو سخت ضرورت ہے اور اس کا کام یہی ہوگا کہ لڑکا اور
لڑکی دونوں کی خدمت میں مشغول رہے۔ چنانچہ [illegible]
صاحب کو تحریر ہو چکا ہے۔ آپ براہ مہربانی ایک خاص توجہ اور محنت
اور کوشش سے ایسا خادم تلاش کر کے روانہ فرماویں۔ تنخواہ جو کچھ
آپ مقرر کریں گے۔ دی جائے گی۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد ۲۱ ستمبر ۱۸۸۸ء

(۹۶) ملفوف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ چونکہ نہایت ضرورت خادمہ ایسنہ اور دانا اور محنت کش کی پیش آگئی ہے اس لئے مکرر مکلف ہوں کہ آپ جہاں تک ممکن ہو خادمہ کو بہت جلد روانہ فرماویں۔ اور روغن زرد اب تک نہیں پہنچا ہمدست خادمہ ایک آنہ کے پان بھی روانہ فرماویں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد ۲۲ ستمبر ۱۸۸۷ء

(۹۷) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی۔ مکرمی السلام علیکم

روغن زرد اب تک نہیں پہنچا۔ پان تو پہنچ گئے ہیں۔ روغن جلد ارسال فرماویں۔ کیا کیا جائے اس جگہ روغن زرد ملتا ہی نہیں۔ اس لئے تکلیف دی تھی۔ اور خادمہ کی نسبت آپ جہاں تک ممکن ہے۔ پوری پوری کوشش فرماویں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۲۳ ستمبر ۱۸۸۷ء

(۹۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی۔ السلام علیکم۔ ابھی ایک خط روانہ خدمت ہو چکا ہے۔ اب باعث تکلیف دہی یہ ہے کہ میری لڑکی بباعث بیماری نہایت نقیہ اور

اور ضعیف ہو رہی ہے۔ کچھ کھاتی نہیں۔ انگریزی بسکٹ جو کہ نرم اور ایک بکس میں بند ہوتے ہیں۔ جنکی قیمت فی بکس عہ ہوتی ہے۔ وہ اُن کو موافق ہیں۔ اب براہ مہربانی ایسے بسکٹ شہر میں عہ کو خرید کر ایک بکس ہمراہ خادمہ یا جس طرح پہنچ سکے جلد ارسال فرماویں۔ والسلام۔
خاکسار غلام احمد ۲۶ ستمبر ۱۸۸۷ء

(۹۹) ملفوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
چونکہ بلا خادمہ نہایت تکلیف ہے بنائے مہربانی جس طرح ہو سکے خادمہ کو روانہ فرماویں۔ سارا پتہ سمجھا دیں۔ ۲ ر کے پان ساتھ لیتی آوے مگر اسکے پہنچنے میں اب توقف نہ ہو۔ میاں عبداللہ سنوری معلوم نہیں کب آئیں گے اُن کا انتظار کرنا عبث ہے۔ روغن زرد اب تک نہیں پہنچا۔ معلوم ہوتا ہے کسی جگہ رہ گیا ہے یہ روغن محض قرضہ کے طور پر آپ سے منگوایا ہے محض اس ضرورت سے کہ اس جگہ پیدا نہیں ہوتا تھا۔ آپ روغن وغیرہ کا حساب لکھ کر بھیجدیں۔ تا میں آپ کی خدمت میں قیمت روانہ کر دوں مجھے پان کی بابت بھی نہایت دقت و تکلیف رہتی ہے اگر آپ انتظام کر سکیں تو میں پان کے لئے بھی کسی قدر اکٹھی قیمت بھیجدوں۔ امرت سر آنے جانے میں دس گیارہ آنہ خرچ ہوتے ہیں اور بٹالہ میں پان نہیں ملتا۔ اب برسات گذر گئی اور کاغذ خریدنے کے لئے عبداللہ و نور احمد کو بھیجا جاوے گا۔ کیا اب دو آدمی کے پاس کا بندوبست ہو سکتا ہے

اگر ہو سکتا ہے تو کوشش کریں ورنہ کرایہ دیکر روانہ کیا جاوے گا زیادہ خیریت۔ والسلام۔ تنخواہ دو روپیہ ماہواری خادمہ کی منظور ہے۔ مگر محنت کشی اور دیانتداری شرط ہے کئی عورتیں اس جگہ دن رات بلا تنخواہ کام کرتی ہیں مگر چونکہ نہ محنت کش ہیں۔ نہ دیانتدار۔ اس لئے اُن کا ہونا نہ ہونا برابر ہے کام نہایت محنت اور جان نثاری اور ہوشیاری کا ہے۔ آپ اُس خادمہ کو خوب سمجھا دیں تا پیچھے سے کوئی نکمی بات ظہور میں نہ آوے۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد۔ ۲۲ ستمبر ۱۸۸۸ء

یہ بات مکرر لکھنے کے لائق ہے کہ خادمہ نہایت درجہ کی دیانتدار اور شریف اور نیک بخت اور نیک محنت اور متقی چاہیئے۔ کیونکہ لڑکا اس کے سپرد کیا جاوے گا۔ اور اس جگہ تمام مخالف ہندو اور اکثر مسلمان بھی لڑکے کی موت چاہتے ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ لڑکا مر جائے تو پھر یہ جھوٹے ہو جائینگے۔ جا بجا یہی ذکر سنتا ہوں۔ کہ اس جگہ کے تمام ہندو اور اکثر مسلمان شریر طبع بلکہ قریب کل کے مسلمان لڑکے کی موت چاہتے ہیں۔ اور جا بجا علانیہ باتیں کرتے ہیں۔ تعجب نہیں کہ زہر دینے کی تجویز میں ہوں۔ اس لئے لڑکے کی خادمہ جس قدر نیک بخت اور خدا ترس ہو چاہیئے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ زیادہ کیا لکھا جاوے

والسلام

(۱۰۰) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

م رکے ہاں پہنچ گئے۔ مگر روغن زرد ۸ ثار خام جو آپ نے لکھا تھا وہ نہیں پہنچا۔ پہلی دفعہ بھی ۲۱ ثار خام روغن گم ہوگیا۔ اب بھی گم ہوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اب آیندہ روغن بھیجنا بالکل فضول ہے معلوم نہیں کہ یہ ۲۹ ثار روغن کس نے راہ میں لے لیا۔ اب آیندہ ارسال نہ فرماویں۔ دو چار روز تک دو آدمی خریداری کی غرض سے انشاء اللہ دہلی میں جائیں گے۔ اگر ممکن ہو تو بندوبست پاس کر رکھیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ ۴ راکتوبر ۱۸۸۷ء

(۱۰۱) پوسٹ کارڈ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میاں نور احمدؐ کے دہلی میں جانے کے آثار کچھ معلوم نہیں ہوتے۔ بہر حال میں ۸ تاریخ یا ۷ اکتوبر ۱۸۸۷ء کو میاں فتح خاں کو امرتسر میں بھیجوں گا۔ اگر میاں نور احمدؐ نے امرتسر جانا قبول کر لیا تو دونوں مل کر دہلی جائیں گے اور اگر قبول نہ کیا تو پھر ناچاری کی بات ہے۔ اطلاعاً لکھا گیا ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۶ اکتوبر ۱۸۸۷ء

اور یہ بھی تحریر فرماویں کہ آپ کا اس طرف آنے کا کب تک ارادہ ہے۔ اگر سندر داس آ گیا ہو تو ایک دن کے لئے اسکو ساتھ لے آویں۔ ضرور اطلاع بخشیں۔

(۱۰۲) پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ مخدومی مکرمی ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ انسان کے اختیار میں کچھ نہیں جو کچھ خدا تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ مصمم ارادہ تھا ۔ کہ ۱۹ ر اکتوبر ۱۸۸۷ء کو روانگی دہلی کے لئے امرتسر آدمی پہنچ جائے ۔ اول میاں نور احمد کی حالت کچھ بدل گئی ۔ میاں عبداللہ سنوری بیمار ہوکر اپنے گھر پہنچ گئے ۔ میاں فتح خاں کچھ نیم علیل سا ہوگیا اور ان کا بھائی بعارضہ تپ بیمار ہوگیا وہ اس کو چھوڑ کر کسی طرح جا نہیں سکتا ۔ اس لئے مجبوراً لکھا جاتا ہے کہ آپ لکھ دیں کہ دس روز کے بعد جانے کی تجویز کی جائے گی ۔ اور اول اطلاع کریں گے ۔ والسلام

خاکسار غلام احمد ۱۸ ر اکتوبر ۱۸۸۷ء

(۱۰۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی ۔ السلام علیکم ۔ روغن زرد جو کہ ۸ تار خام تھا وہ اب تک نہیں پہنچا ۔ اور دوسری مرتبہ کا شاید ۳۰ تار تھا ۔ وہ پہنچ گیا ہے ۔ اگر آپ کوشش کریں تو پہنچ جائے ۔ بے فائدہ نہ جائے ۔ اگر ممکن ہو تو ۲ سکے پان بھی بھیجدیں ۔ اب امید رکھتا ہوں ۔ کہ کام جلدی شروع ہوگا ۔ مفصل کیفیت پیچھے سے لکھوں گا ۔ عبدالرحمن کو مینے کہدیا ہے شاید ہفتہ عشرہ تک آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا ۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۶ ر اکتوبر ۱۸۸۷ء

(۱۰۳) الف - ملفوف

ایک غیر معمولی خط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی چودھری صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا نوازشنامہ پہنچا - حضرت اقدسؑ کی خدمت میں سنایا - فرمایا لکھ دو خط بھی نصف ملاقات ہوتی ہے اگر وہ خط لکھ دیا کریں اور دُعا کے لئے یاد دلا دیا کریں تو میں دُعا کرتا رہوں گا - بہت پرانے مخلص ہیں - فرمایا اب پر کچھ قرضہ کا بوجھ بھی ہے جب تک اس سے فراغت نہیں ہوتی ملازمت کرتے رہیں بعد میں پنشن لے لیویں ٭

آج پھر فرمایا کہ رات کو پھر وہی الہام پھر ہوا -

قرب اجلك المقدر ولا نبقي لك من المخزيات ذكرا -

قل ميعاد ربك ولا نبقي لك من المخزيات شيئا -

فرمایا ان فقرات کے ساتھ لگانے سے صاف منشاء الٰہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب پیغام رحلت دیا جاوے گا تو دل میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ ابھی ہمارے فلاں فلاں مقاصد باقی ہیں اس کے لئے فرمایا کہ ہم سب کی تکمیل کریں گے - فرمایا لوگ اکثر غلطی کھاتے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ سب امور کی تکمیل مامور ہی کر جائے - وہ بڑی بڑی امیدیں باندھ رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ سب کچھ مامور اپنی

زندگی میں ہی کر کے اٹھا ہے۔ صحابہ میں بھی ایسا خیال پیدا ہو گیا تھا کہ ابھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے کا وقت نہیں آیا۔ کیونکہ دعویٰ تو تھا کہ کل دنیا کی طرف رسول ہوئے اور ابھی عرب بھی بہت سا حصہ یونہی پڑا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ ان سب امور کی تکمیل آہستہ آہستہ کرتا رہتا ہے۔ تا کہ جانشینوں کو بھی خدمت دین کا ثواب ملتا رہے۔

اسی ذکر میں فرمایا کہ ہماری جماعت میں سے اچھے اچھے لوگ مرتے جاتے ہیں چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب جو ایک عجیب مخلص انسان تھے۔ اور ایسا ہی اب مولوی برہان الدین صاحب جہلم میں فوت ہو گئے اور بھی بہت سے مولوی صاحبان اس جماعت میں سے فوت ہو گئے مگر افسوس ہے کہ جو مرتے ہیں ان کا جانشین ہم کو کوئی نظر نہیں آتا۔ پھر فرمایا مجھے مدرسہ کیطرف دیکھ کر بھی رنج ہی پہنچتا ہے کہ جو کچھ ہم چاہتے تھے وہ بات اس سے حاصل نہیں ہوئی۔ اگر یہاں سے بھی طالب علم نکل کر دنیا کے طالب ہی بننے تھے تو ہمیں اس کے قائم کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہم تو چاہتے تھے کہ دین کے لئے خادم پیدا ہوں چنانچہ پھر بہت سے احباب کو بلا کر ان کے سامنے یہ امر پیش کیا کہ مدرسہ میں ایسی اصلاح ہونی چاہیے کہ یہاں سے واعظ اور مولوی پیدا ہوں جو آئندہ ان لوگوں کے قائم مقام ہوتے رہیں جو گذرتے چلے جاتے ہیں۔ کیسا افسوس کا مقام ہے کہ آریہ سماج میں وہ لوگ پیدا ہوں جو ایک باطل کیلئے

اپنی زندگیاں وقف کریں مگر ہماری قوم سچے خدا کو پا کر پھر دنیا کی طرف جھک رہی ہے۔ اور دین کے لئے زندگی وقف کرنا محال ہو رہا ہے۔

فرمایا سب سوچو کہ اس مدرسہ کو ایسے رنگ میں رکھا جاوے کہ یہاں سے قرآن دان واعظ مولوی لوگ پیدا ہوں۔ جو دنیا کی ہدایت کا ذریعہ ہوں۔

[illegible] خاکسار محمد علی [illegible]

یہ مکتوب اگرچہ براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ مکرمی مولوی محمد علی صاحب (جو خلافت ثانیہ کے ساتھ ہی قادیان سے انکار خلافت کر کے خارج ہو بیٹھے ہیں اور لاہور چلے گئے ہیں۔ عرفانی) نے حضرت اقدس کے حکم سے لکھا ہے خطوط کی سال وار ترتیب کے لحاظ سے بھی یہ خط یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا مگر اسکے لئے میں دوسری جگہ بھی نہیں نکال سکا ÷

یہ خط بہت سے ضروری اور اہم مضامین پر مشتمل ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پاک خواہشوں اور مقاصد کا مظہر ہے۔ تاریخ سلسلہ میں یہ ایک مفید اور دلچسپ ورق ہے۔ مناسب موقعہ پر میں اس سے ضروری امور پر روشنی ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔ آمین۔

ایک امر خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ اس مکتوب میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم وارشاد سے لکھا ہوا ہے خدا کے مامور کے جانشینوں کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود مولوی صاحب کے ہاتھ سے ان پر اتمام حجت کرا دیا ہے۔ ہر ایک شخص اپنی انفرادی حیثیت میں جانشین نہیں ہو بلکہ خلیفہ موعود و منصوص کے ساتھ تعلق رکھ کر اور اس میں ہو کر کل جماعت ایک وجود بنجاتی ہے +

غرض یہ خط بہت دلچسپ اور قابل غور ہے۔ حضرت چودھری خان رستم علی

صاحب اخلاص اور رفقائے السلسلہ کا اظہار یوں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر ایک خط سے ہوتا ہے مگر اس میں بھی اس کی تائید ہے [illegible] چوہدری صاحب سلسلہ کی ضروریات ہی کے لئے آخری وقت جبکہ وہ ملازمت کا زمانہ ختم کر رہے تھے مقروض تھے۔ اور حضرت نے ان کو [illegible] عرصہ اور ملازمت کرنے کا ارشاد فرمایا اور نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ فارغ ہوئے تو خدا کے فضل اور رحم سے ہر قسم کی زیرباری سے سبکدوش ہو چکے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے قادیان میں آکر سلسلہ کی کل خدمت شروع کی۔ اور وہ سلسلہ میں سب سے پہلے بزرگ تھے جنہوں نے پنشن لے کر سلسلہ کا کام مفت کیا حتیٰ کہ کھانا لینا بھی پسند نہ کیا +

خدا تعالیٰ یہ روح دوسرے بزرگوں میں بھی پیدا کرے اور ان کے نقش قدم پر چلنے والی ایک جماعت ہو تا کہ سلسلہ کے مرکزی اخراجات میں ایسے کارکنوں کے وجود سے بہت کمی ہو سکے جو مفت کام کریں +

(عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۰۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۵ رثار خام گھی پہونچ گیا آپ جو محض للہ تکالیف خدمت اٹھا رہے ہیں۔ خداوند کریم جل شانہٗ اس کو باعث اپنی خوشنودی کا کرے جیسے لوگ آج کل اپنی بدخیالی وبدظنی میں ترقی کر رہے ہیں۔ آپ خدمت وخلوص میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ایسے قحط الرجال کے وقت میں ان مخلصانہ خدمتوں کا دوہرا ثواب آپ کو بخشے لودھیانہ کے خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اخویم میر عباس علی صاحب کی طبیعت کچھ علیل ہے۔ خدا تعالیٰ جلد تر ان کو شفا بخشے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد۔ ۲۸ ر اکتوبر ۱۸۸۶ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۰۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پہلا گھی صرف ۲۱ ر سیر پہنچا تھا۔ جیسا آپ نے لکھا ہے۔ میں نے غلطی سے ۳۰ رثار وزن لکھ دیا تھا۔ اطلاعاً لکھا گیا۔ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۳ ر اکتوبر ۱۸۸۶ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۰۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘۔ عنایت نامہ پہنچا۔ حال یہ ہے کہ اس عرصہ میں کئی عورتیں بچہ کی خدمت کے لئے رکھی گئی ہیں۔ مگر سب ناکارہ نکلی ہیں۔ یہ کام شب خیزی اور ہمدردی اور دانائی کا ہے۔ لڑکا چند روز سے بیمار ہے۔ ظن ہے کہ پسلی کا درد نہ ہو۔ علاج کیا جاتا ہے۔ واللہ شافی۔ مجھے یقین نہیں ہے۔ کہ کوئی کمزور عورت اس خدمت شب خیزی کو اٹھا سکے۔ چند روز سے فقط مجھ تین تین پہر رات تک اور کبھی ساری رات لڑکے کے لئے جاگنا ہوتا ہے۔ ہرگز امید نہیں ہو سکتی۔ کہ کوئی عورت ایسی محنت سے کام کر سکے۔ اس سے دریافت کر لیں کہ کیا ایسا محنت کا کام کر سکتی ہے ؎

خاکسار غلام احمد ۔ ۶ر نومبر ۱۸۸۷ء

(ملفوف نمبر ۱۰۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ‘۔ خادمہ پہنچ گئی۔ اب تک کسی کام میں مصروف نہیں ہوئی سست اور کاہل الوجود بہت ہے۔ اس کے آنے سے تکلیف اسی طرح باقی ہے۔ جو پہلے تھی۔ لیکن آزمائش کے طور پر ایک دو ماہ کے لئے اس کو رکھ لیا گیا ہے۔ کہ دور سے آئی ہے۔ اس وقت ضروری کام کیلئے اطلاع دیتا ہوں۔ کہ اب ایک مہتمم مطبع بٹالہ سے باہم اقرار کاغذ اسٹامپ پر ہو کر ہر دو رسالہ کے چھاپنے کے لئے تجویز ہوگئی ہے۔ اور سنا جاتا ہے۔ کہ دہلی میں بہ نسبت لاہور کاغذ ارزاں ملتا ہے۔ اس لئے امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ اگر ممکن ہو بہت جلد بندوبست دو آدمی کے پاس کاکر کے مجھ کو اطلاع بخشیں۔ تا میں میاں فتح خاں اور ایک اور آدمی کو دہلی کی طرف روانہ

کروں ۔ اور اگر آپ مناسب سمجھیں ۔ تو میں بلا توقف اپنے دونو آدمی امرت سر میں بھیج دوں ۔ اور پتہ ان کا یہ ہوگا ۔ کہ وہ کٹڑہ مہیاں سنگھ میں مکان مولوی حکیم محمد شریف صاحب پر ٹھہرینگے ۔ بہرحال آپ کا جواب بواپسی ڈاک آنا چاہیئے ۔ کہ اب بعد معاہدہ تحریری زیادہ توقف نہیں ہوسکتے ۔ اگر دو آدمی کا پاس ملجانا ممکن ہو تو بہتر ہے کہ اس سے کفایت رہیگی ۔ اور اگر ناممکن ہو تاہم اطلاع بخشیں ۔ جواب بہت جلد آنا چاہیئے ۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۵ ر نومبر ۱۸۸۷ء

نوٹ :۔ بٹالہ میں شعلہ طور نامی ایک مطبع تھا ۔ اسکی طرف یہ اشارہ ہے ۔

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۰۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی السلام علیکم ۔ بباعث علالت طبع و دونوں بخار آنے کے میں آپکی طرف خط نہیں لکھ سکا ۔ آپ کو اللہ جل شانہٗ جزاء خیر و بخشے ۔ آپنے بہت سعی کی ہے ۔ اب میرا تپ ٹوٹ گیا ہے ۔ کچھ شکایت باقی ہے ۔ میاں فتح خاں کے آنے وقت اگر کچھ بندوبست ہوسکے ۔ تو کچھ رعایت ہو جائیگی ۔ آئندہ جو مرضی مولا ۔ اور سب خیریت ہے ۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۹ ر نومبر ۱۸۸۷ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۰۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ آپ کی بابت دہائی پر برابر سندر داس کے لئے دعا کی جاتی ۔ ہے ترتیا

از فضل خانہ کے اختیار میں ہے۔ میاں فتح خاں کو اطلاع دیدی ہے۔ اب تک کچھ حال معلوم نہیں۔ شاید آپ کو کوئی خط آیا ہو۔ اور سب طرح سے خیریت ہے والسلام ۞ خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان ضلع گورداسپورہ

۱۲ر دسمبر ۱۸۸۷ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✕ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ پہنچا۔ سند رداس کی علالت طبع کی طرف مجھے بہت خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو تندرستی بخشے۔ اگر قضاء مبرم نہیں ہے۔ تو مخلصانہ دعا کا اثر ظہور پذیر ہوگا۔ آپ کی ملاقات کو بھی بہت دیر ہو گئی ہے۔ کسی فرصت کے وقت آپ کی ملاقات بھی ہو تو بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں۔ اور اسی کو ہر ایک بات میں مقدم سمجھیں۔ والسلام ۞

(از قلمی خط حضرت مسیح موعود)

خاکسار غلام احمد از قادیان ۴ر دسمبر ۱۸۸۷ء

معلوم نہیں۔ کہ میاں فتح خاں کے آنے سے۔ بعد آپ نے کوئی بندوبست کیا یا نہیں۔ وہ آج ۴ر دسمبر ۱۸۸۷ء کو روانہ ہونگے۔ والسلام ۞

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ✕ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میرا لڑکا بشیر احمد سخت بیمار ہے۔ کھانسی و تپ وغیرہ خطرناک عوارض ہیں۔ آپ جس طرح ہو سکے ۲ر سے

بہت جلد بھیج دیویں۔ کہ کھانسی کے لئے ایک دوا اس میں دی جاتی ہے۔ والسلام٭
خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۱۶؍ دسمبر ۱۸۸۷ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ عاجز دعا کرتا ہے۔ کہ آپ کی ترقی اسی ضلع میں ہو۔ آئندہ خدا تعالیٰ کے اپنے کاموں میں مصالح ہیں۔ میرا لڑکا شدت سے بیمار تھا۔ بلکہ بظاہر علامات بہت ردّی تھیں۔ امید زندگی کی نہیں تھی۔ اب بفضلہ تعالیٰ وہ سیلاب بیماری کا رو بکمی ہے۔ لڑکے نے آنکھیں کھول لی ہیں۔ اور دودھ پیتا ہے۔ ہنوز عوارض باقی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی دفع ہو جائیں گے۔ ۲۰ کے پان ضرور بھیج دیں۔ والسلام٭
خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۸؍ دسمبر ۱۸۸۷ء

(ملفوف نمبر ۱۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جہاں تک ممکن ہو۔ آپ اس طرف ہو کر جائیں۔ ۲۶؍ دسمبر کو آپ کی انتظار رہے گی۔ پان مرسلہ آپ کے نہیں پہنچے۔ سو یہ پہنچانے والوں کی غفلت یا خیانت ہے۔ آپ ۱۰ کے پان ضرور لیتے آویں۔ لڑکا اب اچھا ہے۔ کسی قدر کھانسی باقی ہے ایک نہایت ضروری کام ہے۔ جس سے دنیا و آخرت میں برکات کی امید کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ بشیر احمد کے لئے ایک ایسی دودھ پلانے والی عورت کی ضرورت

جس کو بچہ ہونے پر برس سے زیادہ نہ گذرا ہو۔ اور خوب طاقتور عورت ہو۔ اور مرجانے کی اس کو بیماری بھی نہ ہو۔ اور اس کے بچے تازہ اور فربہ ہوتے ہوں۔ وخشک نہ رہتے ہوں۔ ایسی عورت تلاش کر کے آپ بھیجدیں یا ساتھ لاویں۔ تنخواہ جو مقرر ہو دی جائے گی۔ اگر کوئی ایسی بیوہ عورت ہو۔ تو نہایت عمدہ ہے۔ زیادہ بہتر ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ ۲۱ر دسمبر ۱۸۸۷ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ موجب خوشی ہوا۔ کئی دفعہ سندر داس کے لئے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرماوے۔ مناسب ہے۔ کہ آپ اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہو۔ بشیر احمد بفضلہ تعالیٰ اب اچھا ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲ر جنوری ۱۸۸۸ء

(ملفوف نمبر ۱۱۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ اور آپ کی خیر و عافیت سے خوشی و تسلی ہوئی۔ امید کہ ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ اب سردی نکلنے والی ہے۔ اور اب آپ کے لئے موسم بہت اچھا نکل آنے کا ہے۔ سندر داس کی طبیعت کا حال پھر آپ نے کچھ نہیں لکھا۔ صرف

اتنا معلوم ہوا تھا۔ کہ اب بہ نسبت سابق کچھ آرام ہے۔ اس کی طبیعت کے حال سے مفصل اطلاع بخشیں۔ اس وقت کاغذی اخروٹ یعنی جوز کے ایک دوا بنانے کے لئے ضرورت ہے۔ اور بقدر باراں آثار خام اخروٹ چاہیئے۔ مگر کاغذی چاہیئے۔ اس لئے تکلیف دیتا ہوں۔ کہ اگر کاغذی اخروٹ اس جگہ سے مل سکیں۔ اور یہ بندوبست بھی ہو سکے۔ کہ پٹھان کوٹ سے بلٹی کرا کر اسٹیشن بٹالہ پر پہنچ سکیں۔ تو ضرور ارسال فرماویں یہ سب کچھ بے تکلف آپ کی طرف جو لکھا جاتا ہے۔ محض آپ کے اخلاص و محبت کے لحاظ سے ہے۔ جو آپ محض للہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے محض للہ اخلاص کو غایت درجہ پر بڑھا دیا ہے۔ خدمت للہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپکو جزاء خیر بخشے۔ اور دین میں استقامت و تقوی و دنیا میں عزت و حرمت عطا کرے۔ آمین مکرر یاد رہے۔ کہ یوں ہی بلا محصول ہرگز بھیجنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ بلٹی بیرنگ کرا کر ملفوف خط علیحدہ میرے پاس بھیجدیں۔ اور بٹالہ کے اسٹیشن کے نام بلٹی ہو۔ تا اسی جگہ سے لیا جاوے۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۵ / جنوری ۱۸۸۸ء

نوٹ: مکتوب نمبر ۱۱/۲ میں چودھری رستم علی صاحب کی ترقی کا ذکر آیا ہے۔ انکی ترقی کا سوال درپیش تھا۔ خدا کے فضل و کرم سے وہ سارجنٹی سے ڈپٹی انسپکٹری پر ترقی پاکر دھرم سالہ ضلع کانگڑہ میں تعینات ہوئے تھے۔ اس وقت ہیڈ کانسٹیبل سارجنٹ اور سب انسپکٹری ڈپٹی انسپکٹری کہلاتی تھی۔ بہر حال چودھری صاحب ڈپٹی انسپکٹر یا سب انسپکٹر ہو کر دھرم سالہ چلے گئے۔ اس وقت حضرت اقدس لفافہ انہیں اس طرح پر لکھتے تھے۔

ضلع کانگڑہ۔ بمقام دھرم سال۔ خدمت میں مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب انسپکٹر (جو سررشتہ داریشی ہیں یا پولیس میں) پہنچے۔ (عرفانی)

یہ یاد رہے۔ کہ اخروٹ کاغذی ہوں۔ جن کا بآسانی مغز نکل آتا ہے۔

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۱۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (یٰس) نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ اس قحط الرجال اور قساوت قلبی کے زمانہ میں کہ جو ہر ایک فرد بشر پر ہوائے زہرناک غفلت و سنگدلی کی طاری ہو رہی ہے۔ الا ماشاء اللہ ایسے زمانہ میں خلوص دینی کے لئے زندہ دلی از بس قابل شکر ہے۔ خدا تعالےٰ ہماری جماعت کو بڑھاوے۔ اور ان کو دنیا اور دین میں زیادہ سے زیادہ برکت دے۔ آمین ثم آمین۔ بلٹی جو آپ بھیجنا چاہتے ہیں۔ وہ میری دانست میں لفافہ میں ڈال کر اسجگہ قادیان میں بھیجدی جاوے۔ تو بلا توقف کوئی شخص یہاں سے جاکرلے آویگا۔ کیونکہ آخر اس جگہ سے کوئی آدمی بھیجنا ضروری ہوگا۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔ اگر چاہیں محرر تھانہ کے نام بلٹی بھیجدیں۔ مگر اس صورت میں بہت دیر کے بعد اسباب ملتا ہے۔ بلکہ چوکیدار و وغیرہ کی شرارت سے اکثر نقصان ہو جاتا ہے۔ جس حالت میں بلٹی بھیجنا ہے تو قادیان ہی میں کیوں نہ بھیجی جاوے۔ اور بشیر بفضل خداوند قدیر خیر و عافیت سے ہیں اور رسالہ سراج منیر یقین ہے۔ کہ جلد چھپنا شروع ہوگا۔ والسلام

غلام احمد از قادیان ۱۴ ؍ فروری ۱۸۸۶ء

(ملفوف نمبر ۱۱۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یٰس نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

دو خواب

۱۴؍فروری ۱۸۸۸ء کی گذشتہ رات مجھے آپ کی نسبت دو ہولناک خوابیں آئی تھیں جن سے ایک سخت ہم و غم مصیبت معلوم ہوتی تھی۔ میں نہایت وحشت و تردد میں تھا۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ اور غنودگی میں ایک الہام بھی ہوا۔ کہ جو مجھے بالکل یاد نہیں رہا۔ چنانچہ کل سندر داس کے وفات اور انتقال کا خط پہنچ گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ معلوم ہوتا ہے۔ یہ وہی غم تھا۔ جس کی طرف اشارہ تھا۔ خدا تعالےٰ آپ کو صبر بخشے ؎

حضرت اقدس کی تعزیت

ترا با کرہ در آشنائے است
قرار کارت آخر بر جدائی ست
ز فرقت بر دلے باری نباشد
کہ با میرندہ اش کاری نباشد

اشد حباً للہ کی حقیقت

مجھے کبھی ایسا موقعہ چند مخلصانہ نصائح کا آپ کے لئے نہیں ملا۔ جیسا آج ہے جاننا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کی غیوری محبت ذاتیہ میں کسی مومن کی اس کے غیر سے شراکت نہیں چاہتی۔ ایمان جو ہمیں سب سے پیارا ہے۔ وہ اسی بات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں۔ اللہ جل شانہ مومنین کی علامت یہ فرماتا ہے۔ والذین امنوا اشد حباً للہ یعنی جو مومن ہیں۔ وہ خدا سے بڑھ کر کسی سے دل نہیں لگاتے۔ محبت ایک [illegible] حق اللہ جل شانہ کا ہے۔ جو شخص اس کا حق دوسرے کو دیگا۔ وہ تباہ ہوگا۔ تمام برکتیں جو مردان خدا کو ملتی ہیں۔ تمام قبولیتیں جو ان کو حاصل ہوتی ہیں۔ کیا وہ معمولی وظائف سے یا معمولی نماز روزہ سے ملتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ توحید فی المحبت سے ملتی ہیں۔ اسی کے ہو جاتے ہیں۔ اسی کے ہو رہتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے دوسروں کو اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ میں خوب اس درد کی حقیقت کو پہنچتا ہوں۔ کہ جو ایسے شخص کو ہوتا ہے۔ کہ یکدفعہ

وہ ایسے شخص سے جدا کیا جاتا ہے۔ جس کو وہ اپنے قالب کی گویا جان جانتا ہے۔

غیر اللہ کی محبت محبت الٰہی میں

لیکن مجھے زیادہ غیرت اس بات میں ہے۔ کہ کیا ہمارے حقیقی پیارے کے مقابل پر کوئی اور ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ سے میرا دل یہ فتویٰ دیتا ہے۔ کہ غیر سے مستقل محبت کرنا کہ جس سے الٰہی محبت باہر ہے۔ خواہ وہ بیٹا ہو یا دوست۔ کوئی ہو ایک قسم کا کفر اور کبیرہ گناہ ہے۔ جس سے اگر شفقت و رحمت الٰہی تدارک نہ کرے تو سلب ایمان کا خطرہ ہے۔ سو آپ یہ اللہ جل شانہٗ کا احسان سمجھیں۔ کہ اس نے اپنی محبت کی طرف آپ کو بلایا۔ عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم وعسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شرّ لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون۔ ور نیز ایک جگہ فرماتا ہے جل شانہٗ وعزاسمہٗ ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللہ ومن یؤمن باللہ یھد قلبہ واللہ بکل شیءٍ علیم۔ یعنی کوئی مصیبت بغیر اذن اور ارادہ الٰہی کے نہیں پہنچتی۔ اور جو شخص ایمان پر قائم ہو۔ خدا اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔ یعنی صبر بخشتا ہے۔ اور اس مصیبت میں جو مصلحت اور حکمت تھی۔ وہ اسے سمجھا دیتا ہے۔ اور خدا کو ہر ایک چیز معلوم ہے میں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کروں گا۔ اور اب بھی کئی دفعہ کی ہے۔ چاہیئے کہ سجدہ میں اور دن رات کئی دفعہ یہ دعا پڑھیں۔ یا احبّ من کل محبوب اغفرلی ذنوبی و ادخلنی فی عبادک المخلصین۔ آمین۔ والسلام ؀

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۵ر فروری ۱۸۸۸؁ء

نوٹ :۔ مکرمی چودھری رستم علی صاحب کو سندر داس نامی ایک شخص سے محبت تھی۔ اور وہ اسے عزیز سمجھتے تھے۔ اس کا ذکر مختلف مکتوبات میں آیا ہے۔ پھر محبت میں چودھری صاحب کو غلو تھا۔ اور یہ بھی ایک کمال تھا۔ کہ وہ اسے محسوس کرتے تھے۔ اور حضرت اقدس کو بار ہا لکھتے رہتے تھے۔ آخر وہ بیمار ہوا۔ اور مر گیا۔ اس پر یہ مکتوب حضرت نے تعزیت کا لکھا۔ (عرفانی)

(ملفوظ نمبر ۱۱۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (X) نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ عنایت نامہ پہنچا ۔ اس عاجز کے ساتھ ربط ملاقات پیدا کرنے سے فائدہ یہ ہے ۔ کہ اپنی زندگی کو بدلا دیا جائے ۔ تا عاقبت درست ہو ۔ سندرداس کی وفات کے زیادہ غم سے آپ کو پرہیز کرنا چاہیئے ۔ خدا تعالیٰ کا ہر ایک کام انسان کی بھلائی کے لئے ہے ۔ گو انسان اس کو سمجھے یا نہ سمجھے ۔ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کے بعد بیعت ایمان لینا شروع کیا ۔ تو اس بیعت میں یہ داخل تھا ۔ کہ اپنا حقیقی دوست خدا تعالیٰ کو ٹھہرایا جائے ۔ اور اس کے ضمن میں اُس کے نبی اور درجہ بدرجہ تمام صلحاء کو اور بغیر علت دینی کسی کو دوست نہ سمجھا جائے ۔ یہی اسلام ہے ۔ جس سے آج کل لوگ بے خبر ہیں ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ والذین امنوا اشد حبا للّٰہ ۔ یعنی ایمانداروں کا کامل دوست خدا ہی ہوتا ہے وبس جس حالت میں انسان پر خدا تعالیٰ کے سوا اور کسی کا حق نہیں ۔ تو اس لئے خالص دوستی محض خدا تعالیٰ کا حق ہے ۔ صوفیہ کو اس میں اختلاف ہے ۔ کہ جو شخص غیر سے اپنی محبت کو عشق تک پہنچاتا ہے ۔ اس کی نسبت کیا حکم ہے ۔ اکثر یہی کہتے ہیں ۔ کہ اس کی حالت حکم کفر کا رکھتی ہے ۔ گو احکام کفر کے اس پر صادر نہیں ہو سکتے ۔ کیونکہ بباعث بے اختیاری مرفوع القلم ہے ۔ تاہم اس کی حالت کافر کی صورت میں ہے ۔ کیونکہ عشق اور محبت کا حق اللہ جل شانہ کا ہے ۔ اور وہ بد دیانتی کی راہ سے خدا تعالیٰ کا حق دوسرے کو دیتا ہے ۔ اور یہ ایک ایسی صورت ہے ۔ جس میں دین و دنیا دونوں کے وبال کا خطرہ ہے ۔ راستبازوں نے اپنے پیارے بیٹوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا

اپنی جانیں خدا تعالےٰ کے راہ میں دیں۔ تا توحید کی حقیقت انہیں حاصل ہو۔ سو میں آپ کو خالصاً للہ نصیحت دیتا ہوں۔ کہ آپ اس حزن و غم سے دستکش ہو جائیں۔ اور اپنے محبوب حقیقی کی طرف رجوع کریں۔ تا وہ آپ کو برکت بخشے۔ اور آفات سے محفوظ رکھے۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ یکم مارچ ۱۸۸۸ء

(ملفوف نمبر ۱۱۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

عنایت نامہ پہنچا۔ موجب خوشی ہوا۔ اللہ جل شانہٗ آپ کو اس اخلاص اور محبت کا اجر بخشے۔ اور آپ سے راضی ہو۔ اور راضی کرے۔ آمین ثم آمین۔ حال یہ ہے۔ کہ یہ عاجز خود آرزو خواہاں ہے۔ کہ ماہ رمضان آپ کے پاس بسر کرے۔ لیکن نہایت وقت درپیش ہے۔ کہ آج کل میرے دونو بچے ایسے ضعیف اور کمزور ہو رہے ہیں۔ کہ ہفتہ میں ایک دو دفعہ بیمار ہو جاتے ہیں۔ اور میرے گھر کے لوگ اس جگہ کچھ قرابت نہیں رکھتے۔ اور ہمارے کنبہ والوں سے کوئی ان کا غمخوار اور انیس نہیں ہے۔ اس لئے اکیلا سفر کرنا نہایت دشوار ہے۔ میں نے تجویز کی تھی۔ کہ ان کو انبالہ چھاؤنی میں ان کے والدین کے پاس چھوڑ آؤں۔ مگر ان کے والدین نے اس بات کو چند وجوہ کے سبب سے تاخیر میں ڈالدیا۔ اب مجھے ایک طرف یہ شوق بھی نہایت درجہ ہے۔ کہ ایک دو ماہ تک ایام گرمی میں آپ کے پاس رہوں۔ اور اسی جگہ رمضان کے دن بسر کروں۔ اور ایک طرف یہ موانع درپیش ہیں۔ اور معہ عیال پہاڑ کا سفر کرنا مشکل اور صرف کثیر پر موقوف ہے۔ مستورات کا پہاڑ پر بغیر

ڈولی کے جانا مشکل اور ان کے ہمراہی کی ضرورت جسے اپنے لئے ایک ڈولی چاہیئے۔ اور چھ سات خادم اور خادمہ کے ساتھ ساتھ پہنچ جانے کے لئے بھی کچھ بندوبست چاہیئے۔ سو اس سفر کے آمد و رفت میں صرف کرایہ کا خرچ شاید کم سے کم سو روپیہ ہوگا۔ اور اس موقعہ ضرورت روپیہ میں اس قدر خرچ کر دینا قابل تامل ہے۔ البتہ کوشش اور خیال میں ہوں۔ کہ اگر موانع رفع ہو جائیں تو بلا توقف آپ کے پاس پہنچ جاؤں۔ اور میں نے ان موانع کے رفع کرنے کے لئے حال میں بہت کوشش کی۔ مگر ابھی تک کچھ کارگر نہیں ہوئی۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد از قادیان

نوٹ :۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں (عرفانی)

(ملفوف نمبر ۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کے اس خط پہونچنے کے دو دن پہلے اخروٹ پہنچ گئے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ میرا نہایت پکا ارادہ تھا۔ کہ ماہ رمضان میں آپ کی ہمسائیگی میں بسر کروں۔ چنانچہ اپنے گھر کے لوگوں کو انبالہ چھاؤنی میں پہونچانے کی تجویز کی تھی۔ لیکن بحکمت ومصلحت الٰہی چند موانع کی وجہ سے وہ تجویز ملتوی رہی۔ اگر اب بھی رمضان کے آنے تک وہ تجویز قائم ہو گئی۔ تو عین مراد ہے۔ کہ ماہ مبارک رمضان اس جگہ بسر کیا جائے۔ گھر کے لوگوں کے ساتھ وہاں جانا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ سراج منیر کی طبع میں حکمت الٰہی سے توقف در توقف ہوتے گئے۔ اب کوشش کر رہا ہوں کہ جلد انتظام طبع ہو جائے۔ آئندہ ہر ایک بات اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور جو آپ نے

وارسلناہ الی مائۃ الف کے معنے پوچھے ہیں۔ سو واضح رہے کہ رد کا لفظ جیسا کلام عرب میں شک کے لئے آتا ہے۔ ایسا ہی واو کے معنے میں بھی آتا ہے۔ اور یہ محاورہ شائع متعارف ہے۔ سو آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ لوگ ایک لاکھ اور کچھ زیادہ تھے۔ رہا یہ اعتراض۔ کہ اس سے زیادہ کی تصریح کیوں نہیں کی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہر ایک بات کی تصریح اللہ جل شانہٗ پر واجب نہیں۔ چاہے کسی چیز کو مجمل بیان کرے اور چاہے مفصل۔ پاؤں کے مسح کی بابت یہ تحقیق ہے۔ کہ آیت کی عبارت پر نظر ڈالنے سے نحوی قاعدہ کی رُو سے دونو طرح کے معنے نکلتے ہیں۔ یعنی غسل کرنا اور مسح کرنا۔ اور پھر ہم نے جب متواتر آثار نبویہ کی رو سے دیکھا۔ تو ثابت ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاؤں کو دھوتے تھے۔ اس لئے دو پہلے معنے غسل کرنا۔ معتبر سمجھے گئے۔ مطلع اور مغرب الشمس کا ذکر ایک استعارہ اور مجاز کے طور پر ہے نہ کہ حقیقت کے طور پر۔ ایسے استعارات جا بجا کلام الٰہی میں بھرے ہوئے ہیں۔ اور اشارہ بھی ہمیشہ مجاز اور استعارہ کا استعمال کرتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے۔ کہ میں نے چاولوں کی ایک رکابی کھائی۔ تو کیا اس نے رکابی کو توڑ کر کھا لیا۔ پس ایسا اعتراض کوئی دانا نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی مخالف کرے۔ تو پہلے اس کو اقرار کر لینا چاہیئے۔ کہ میری کتاب میں جن کو الہامی مانتا ہوں۔ کسی استعارہ یا مجاز کو استعمال نہیں کیا گیا۔ اور مادامت السموات والارض کی شرط میں کوئی قباحت نہیں۔ کیونکہ قیامت میں جو بہشتوں کے لئے نئی زمینیں اور آسمان بنائے جائیں گے۔ وہ بھی دائمی ہونگے۔ یہ کہاں سے معلوم ہوا۔ کہ ایک وقت مقررہ کے بعد وہ نہیں رہینگے۔ ماسوا اس کے آسمان اور زمین فوق وتحت کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ سو اس طور سے آیت کے یہ معنے ہوئے۔ کہ جب تک جہات فوق وتحت موجود ہیں۔ تب تک وہ بہشت میں رہیں گے۔ اور ظاہر ہے

پاؤں کا مسح

مادامت السموات والارض کی تفسیر

جہات ایسی چیزیں ہیں۔ کہ قابل انعدام نہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ۔
خاکسار غلام احمد از قادیان ۲؍ مارچ ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۲۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　٭　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ اور اس کے ساتھ ایک اور خط پہنچا۔ جو ۲۷؍ جنوری ۱۸۸۸ء کا لکھا ہوا تھا۔ تعجب کہ دو ماہ تک یہ خط کہاں رہا۔ مکلف ہوں۔ کہ عـــہ روپیہ جو آپ بھیجنے کو کہتے ہیں۔ وہ آپ جلد بھیجدیں کہ یہاں ضرورت ہے۔ ہر چند دل میں خواہش ہے۔ مگر ابھی اس طرف ان کے آثار ظاہر نہیں ہوئے۔ اگر اللہ تعالیٰ لانے ہیں آپ تک پہنچانا ہے۔ تو آثار ظاہر ہو جائینگے زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ۔
خاکسار غلام احمد از قادیان ۲؍ اپریل ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۲۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　٭　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ آج چالیس رسالے آنجناب پہنچ گئے ہے۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء واحسن الیکم فی الدنیا والعقبیٰ۔ اس جگہ سب طرح سے خیریت ہے۔ رسالہ اشتہار القرآن کا انگریزی میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ دونوں رسالے ایک ہی جگہ اکٹھے کر دیئے گئے ہیں۔ ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ۔
خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۷؍ فروری ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۲۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - عنایت نامہ پہنچ کر موجب خوشی ہوا - رسالہ جو انگریزی میں ترجمہ کیا جائے گا - اور سراج منیر ان دونو رسالوں کی نسبت میری تجویز ہے - کہ ایک ہی جگہ کر دی جائیں - کیونکہ ان کے باہم تعلقات ایسے ضروری ہیں - کہ ایک دوسرے سے الگ کر دینے میں اثر مطلوب بہت کم ہو جاتا ہے - جس قدر توقفات ظہور میں آئے - وہ سب حکمت الٰہی اور مصلحت ربانی تھے - اب امید کی جاتی ہے - کہ منتظرین کی خواہش بہت جلد پوری ہو جائے - ہمیشہ اپنی خیر وعافیت سے مطلع فرماتے رہیں - کہ گو مجھے خط لکھنے کا کم اتفاق ہو - مگر آپ کی طرف خیال رہتا ہے - والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۶ اپریل ۱۸۸۶ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۲۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - آج کی ڈاک میں عنایت نامہ پہنچا مفصل خط علیحدہ لکھا گیا ہے - میں آپ کے لئے انشاء اللہ بہت دعا کرتا رہوں گا - اور یقین رکھتا ہوں - کہ اثر ہو - اگر براہین احمدیہ کا کوئی شائق خریدار ہے - تو آپ کو اختیار ہے - کہ قیمت لے کر دیدیں - مگر ارسال قیمت کا حصول ان کے ذمہ ہے - اخبار اب تک نہیں پہنچے - شائد دو چار دن تک پہنچ جائیں - اور اگر کوئی سبیل پہنچانے کا ہوا ہو - تو کسی قدر چاء بے شک بھیجدیں - کہ مہمانوں کی خدمت میں کام آجائیگی

بشیر احمد اچھا ہے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲ مارچ ۱۸۸۶ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۲۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ چند روز کی دیر کے بعد آپ کے خطوط مرسلہ معہ قصیدہ بٹالہ میں قادیان سے واپس منگوا کر ملے۔ قصیدہ بہت عمدہ ہے۔ خاص کر بعض شعر بہت ہی اچھے ہیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔ میں اس جگہ بشیر احمد کے علاج کروانے کے لئے ٹھہرا ہوا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام رمضان اسجگہ ٹھہرنا ہوگا۔ قصیدہ متعاقب روانہ خدمت کر دوں گا۔ بشیر احمد کو اب کسی قدر بفضلہ آرام ہے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۲۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بشیر احمد سخت بیمار ہو گیا تھا اس لئے یہ عاجز ڈاکٹر کے علاج کے لئے بٹالہ میں آگیا ہے۔ شاید ماہ رمضان بٹالہ میں بسر ہو۔ بالفعل نبی بخش ذیلدار کے مکان پر جو شہر کے دروازہ پر ہے فروکش ہوں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان

۲۸ شعبان۔ (۱۱ مئی ۱۸۸۶ء)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز اب تک بٹالہ میں ہے
کسی قدر بشیر احمد کی طبیعت رو بہ اصلاح ہے۔ انشاء اللہ القدیر صحت ہو جائیگی۔
پانچ چار روز تک قادیان جانے کا ارادہ ہے۔ باقی سب طرح سے خیریت ہے والسلام
خاکسار غلام احمد از بٹالہ۔ ۳ر جون ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۲۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی۔ السلام علیکم۔ آج ایک خط جس کو آپ نے رحمت علی کے ہاتھ بھیجا
تھا۔ کسی حجام کے ہاتھ قادیان سے مجھ کو ملا۔ خط میں جو آپ نے چاول روانہ کرنے
کا حال لکھا ہے۔ سو واضح رہے۔ کہ آج تاریخ ۴ر جون تک چاول نہیں پہنچے
نہ تھا نہیں آئے۔ اور میں اب تک بٹالہ میں ہوں۔ انشاء اللہ ۲۵ر رمضان تک قادیان
جاؤں گا۔ بشیر احمد کی طبیعت بہ نسبت سابق اچھی ہے۔ اور سب خیریت ہے۔ والسلام
خاکسار غلام احمد ۴ر جون ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۲۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی۔ اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ۔ یہ عاجز اخیر رمضان تک اس جگہ بٹالہ میں ہے۔ غالباً عید پڑھنے کے

قادیان میں جاؤں گا۔ چاول مرسلہ آپ کے نہیں پہنچے۔ معلوم نہیں آپ نے کس کے ہاتھ بھیجے تھے۔ اور چونکہ اس جگہ خرچ کی ضرورت ہے۔ اگر خریدار براہین احمدیہ سے دس روپے وصول ہوگئے ہوں۔ تو وہ بھی اسی جگہ ارسال فرماویں۔ والسلام ؂

خاکسار غلام احمدؐ ۵ر جون ۱۸۸۶ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ قادیان میں آکر بشیر احمدؐ سخت بیمار ہوگیا۔ اور کئی بیماریاں لاحق ہوگئیں۔ منجملہ ان کے ایک تپ محرقہ کی قسم اور زحیر یعنی مروڑ اور اسی اثنا میں ہیضہ بھی ہوگیا۔ حالت نہایت خطرناک ہوگئی۔ اب کچھ تخفیف ہے۔ اسی وجہ سے کوئی کام طبع رسالہ وغیرہ کا نہیں ہوسکا۔ مولوی قدرت اللہ صاحب کو السلام علیکم پہنچے۔ والسلام ؂

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۲۰ر جولائی ۱۸۸۶ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ چونکہ بشیر احمدؐ کی طبیعت سخت بیمار رہی ہے۔ بلکہ نہایت نازک حالت ہوگئی تھی۔ اس لئے جواب نہیں لکھ سکا۔ اب کچھ آرام ہے۔ میں انشاء اللہ آپ کے لئے بہت دعا کروں گا۔ مولوی نورالدین صاحب کی کتاب کا مجھ کو کچھ پتہ نہیں۔ اور نہ میرے پاس اب تک آئی ہے جس وقت کوئی نسخہ ملے گا۔ تو انشاء اللہ تعالےٰ خدمت میں بھیجدوں گا۔ والسلام ؂

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۰ جولائی ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ( ) نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ بشیر احمد کی طبیعت سخت بیمار ہے۔ اس غلبہ بیماری میں تین چار دفعہ ایسی حالت گذر چکی ہے۔ کہ گویا ایک دو دم باقی معلوم ہوتے تھے۔ اب بھی شدت امراض موجود ہے۔ اسلئے دن رات اسی کی طرف مصروفیت رہتی ہے۔ امید کہ بعد افاقہ طبیعت بشیر احمد آپ کے نسخہ کیلئے توجہ کروں گا۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد ۲ اگست ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ۔ بشیر احمد اب تک مروڑوں کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اور چونکہ نہایت لاغر اور دبلہ اور تکلیف میں ہے۔ اس لئے ضروری کاموں کا حرج بھی کر کے اسی کی طرف مصروفیت ہے۔ چند مرتبہ اس عرصہ میں اس کی حالت نہایت نازک ہو گئی۔ اور آخری دم سمجھا جاتا تھا۔ انشاء اللہ اس کی صحت کے بعد بہت غور سے آپ کے لئے تجویز کروں گا۔ آپ مطمئن رہیں۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد بقلم خود

۸ اگست ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

چودھری صاحب کیلئے تجویز نسخہ

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ کھلی کا تیل وہی ہے۔ جس کا آپ ذکر کرتے ہیں۔ استعمال کے لئے دودھ کی کچھ ضرورت نہیں۔ صرف ایک چائے کا چمچہ یعنی چھوٹا چمچہ پی لیا کریں اور پھر ہفتہ کے لحاظ سے زیادہ کرتے جائیں۔ کدو سے مراد ہبری کدو کا پھل ہے۔ جس کو گھیا کدو بھی کہتے ہیں۔ اگر وہ نہ ملے۔ تو پھر سبز کدو ہی ہمراہ بنفشہ کے پانی میں ڈال دیا جاوے۔ جب پانی گرم ہو جائے۔ اور خوب جوش آ جائے۔ تب اس سے غسل کریں۔ اور زیادہ گرم ہو۔ تو اور پانی ملا لیں۔ امید کہ انشاء اللہ تعالےٰ طبی تدبیر بہت مفید ہوگی۔ اور آپ کا بدن خوب تازہ ہو جائے گا۔ لیکن اگر اس کے ساتھ صبح کے وقت آدھ سیر تازہ بکری کا دودھ تازہ پی لیا کریں۔ تو انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔

خاکسار غلام احمد از قادیان

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز ایک ہفتہ سے موسمی بخار سے علیل ہے۔ بباعث ضعف وتکلیف مرض کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ صندوقچہ خطوط سے بھرا ہوا ہے۔ اگر تیل کھلی اب استعمال کرنے میں کچھ حرارت معلوم ہوتی ہے۔ تو ایک ماہ کے بعد استعمال کریں۔ انشاء اللہ ان سب ادویہ کے استعمال سے بدن بہت تازہ ہو جائیگا۔ آپ کی استقامت کے لئے

دعا کرتا ہوں۔ امید رکھتا ہوں۔ کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ اشتہارات ارسال خدمت ہیں۔ ہر ایک شہر میں جو آپ کا کوئی دیندار دوست ہو۔ اس کو بھیج دیں والسلام

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۲ ستمبر ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ﷺ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ پہلے اس عاجز کی طبیعت چند روز بعارضہ تپ بیمار رہی تھی۔ اب بفضلہٖ تعالیٰ بالکل صحت ہے۔ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ امید کہ اپنی خیر و عافیت سے ہمیشہ مطلع فرماتے رہیں۔ تلی کے واسطے مولیوں کا اچار اور انجیر کا اچار جو سرکہ میں ڈالا جائے۔ نہایت مفید ہے۔ ان دونوں چیزوں کو جوش دیکر سرکہ میں ڈالدیں۔ اور پھر کبھی روٹی کے ہمراہ یا یوں ہی کھا لیا کریں۔ اور جو سکنجبین صادق الحموضت یعنی جو خوب ترش ہو بہت مفید ہے۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۱۴ ستمبر ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ﷺ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کے مستقل کورٹ انسپکٹر ہونے سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ جل شانہٗ مبارک کرے۔ اشتہارات آپ کی خدمت میں بھیجے گئے تھے۔ ان کی اب تک رسید نہیں آئی۔ معلوم نہیں۔ کہ آپ اب کی دفعہ کونسے اشتہارات مانگتے ہیں۔ مفصل تحریر فرماویں۔ تا بھیجے جاویں۔ اور اس جگہ

بفضلہ تعالیٰ اب سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۲۶ ستمبر ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ⁂ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ انشاء اللہ القدیر اشتہار تلاش کر کے دستیاب ہونے پر روانہ کردوں گا۔ میرے نزدیک بہت مناسب ہے۔ کہ آپ بقدر ضرورت انگریزی پڑھ لیں۔ سب بولیاں خدا کی طرف سے ہیں۔ بولی سیکھنے میں کچھ حرج نہیں۔ صرف صحت نیت درکار ہے۔ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ والسلام ؛

انگریزی سیکھنے کی ہدایت

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۲۰ اگست ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۳۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ⁂ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ سردی میں انڈہ بہت کم خراب ہوتا ہے۔ اگر آپ بیس دن توقف کر کے انڈہ منگوالیں اور تازہ ہوں۔ تو وہ بیس روز تک اچھے رہ سکتے ہیں۔ انڈہ اگر ابالا جائے۔ یہانتک کہ اندر سے زردی وسفیدی دونوں سخت ہو جائیں۔ تو کچھ زیادہ رہ سکتا ہے۔ مگر وہ پھر آپ کے کھانے کے لائق نہیں رہے گا۔ آپ کے لئے تو نیم برشت بہتر ہے۔ جو درحقیقت کچے کی طرح ہوتا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ پچاس تک تازہ انڈہ منگوا کر استعمال کریں۔ جب وہ ختم ہو جاویں۔ اور منگوالیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد ۷؍ اکتوبر ۱۸۸۸ء

(ملفوف نمبر ۱۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ انشاء اللہ القدیر آج سے آپ کے لئے دعا کرتا رہونگا۔ مگر جیسا کہ آپ نے لکھا ہے۔ یہ بات نہایت صحیح ہے۔ کہ بندہ جب کسی قدر غافل ہو جاتا ہے۔ اور بیباکی سے کوئی کام کرتا ہے۔ یا کسی معصیت میں گرفتار ہوتا ہے۔ تو رحمت کے طور پر تنبیہ الٰہی اس پر نازل ہوتی ہے۔ پھر وہ جب سچے دل سے توبہ کر لیتا ہے۔ تو کبھی وہ تنبیہ ساتھ ہی دور کی جاتی ہے۔ اور کبھی اس کو کامل متنبہ کرنے کے لئے کچھ دیر وہ تنبیہ بنی رہتی ہے۔ سو خطرات فاسدہ یا اعمال نامرضیہ سے بصدق دل توبہ کرنا اعادہ رحمت الٰہی کے لئے بہت ضروری امر ہے۔ والحمد للہ والمنت کہ خود آپ کے دل کو اس طرف رجوع ہو گیا۔ خدا تعالیٰ اس رجوع کو ثابت رکھے۔ خدا تعالیٰ سے بہر حال ڈرتے رہنا۔ اور اس کے غضب کے اشتعال سے پرہیز کرنا بڑی عقلمندی ہے۔ دنیا گذشتنے وگذاشتنی اور جذبات نفسانی بدنام کنندہ چیزیں ہیں۔ اور انسان کی تمام سعادتمندی اور ڈرنا اور آخرت کے سلامتی خوف الٰہی اور اطاعت احکام الٰہی میں ہے۔ خدا تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔ اور اس کی آنکھیں دقیق ہیں۔ وہ باریک رس ہیں۔ وہ اسی پر راضی ہوتا ہے۔ جو اس سے خائف و ہراساں رہے۔ اور کوئی ایسا کام نہ کرے۔ کہ جو بیباکی کا کام ہو۔ اللہ جل شانہٗ آپ کو سچی اطاعت کی توفیق بخشے۔ مناسب ہے۔ کہ اگر ابتلاء کے طور پر کوئی دوسری صورت پیش بھی آجاوے۔ تو بہت بے قرار نہ ہوں۔ اللہ جل شانہٗ تغیر حال

(حاشیہ: آفات سے نزول کا وقت)

(حاشیہ: بڑی عقلمندی کیا ہے!)

پر قادر ہے۔ اور دعا بدستور آپ کے لئے کی جائیگی۔ میری دانست میں اس موقعہ پر استعلام امور غیبیہ کی کچھ ضرورت نہیں۔ اس کی جگہ تضرع اور استغفار چاہیئے۔ والسلام ؎ خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۰ اکتوبر ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۴۱)

بشیر احمد کی وفات کی اطلاع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آج میرا لڑکا بشیر احمد انیس روز بیمار رہ کر بقضائے الٰہی دنیائے فانی سے قضا کر گیا۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد از قادیان

۴ نومبر ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۴۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، خط پہنچا۔ اللہ جل شانہٗ پر مضبوط بھروسہ رکھو۔ وہ رحیم وکریم ہے۔ یہ عاجز انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے برابر دعا کرتا رہے گا۔ یاددہانی کی ضرورت نہیں۔ لیکن اگر فرصت ہو۔ تو کبھی کبھی اپنے خیالات سے مطلع فرمایا کریں۔ دعا کے لئے یاددہانی کی ضرورت نہیں۔ محض تسلی خاطر کے لئے ضرورت ہے۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد از قادیان

۲۳ نومبر ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۴۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - عنایت نامہ پہنچا - جو آپ نے لکھا ہے - بات تو بظاہر بہت عمدہ ہے - اگر حقیقت میں آپ کے لئے بہتر ہے - تو اللہ جل شانہ آپ کے لئے میسر کرے - امید کہ آپ تعطیلوں میں ضرور تشریف لاوینگے - میں انشاء اللہ القدیر دعا کرتا رہوں گا - زیادہ خیریت ہے - والسلام -

خاکسار غلام احمد از قادیان ۸ دسمبر ۱۸۸۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۴۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

استغفار کی تاکید

شفقی اخویم - السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آپ کے لئے دعا کر رہا ہوں - اللہ جل شانہ آپ کو مکروہات سے بچاوے - ان دنوں میں استغفار کا بہت ورد رکھیں - اور بہت بہت معافی گناہوں کی خداوند کریم جل شانہ سے مانگیں - اور اشتہار صداقت آثار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء جس کی بنا پر اشتہار ۷ اگست ۱۸۸۷ء جاری ہوا تھا - ارسال خدمت ہے - دوسرے اشتہارات میں سے صرف ایک ایک اشتہار بطور سند میرے پاس پڑے ہوئے ہیں - کہ کسی موقعہ پر مخالفوں کو دکھانے جاتے ہیں - اگر ان کے دیکھنے کی ضرورت ہو اور دوسری جگہ سے مل نہ سکیں - تو بذریعہ رجسٹری بھیج سکتا ہوں - تاکہ ملاحظہ کے بعد واپس بھیج دیں - لیکن اگر مشتہر کو اسی سے اطمینان ہو سکے - تو پھر ضرورت نہیں - جیسا منشا ہو اطلاع بخشیں - اگر ضرورت ہو گی تو بلا توقف رجسٹری کرا کر بھیج دوں گا - زیادہ خیریت ہے - والسلام ٭ خاکسار غلام احمد از قادیان

۸۹؁ء مکرر یہ کہ ۷ راگست کا اشتہار ایک کے پاس سے اتفاقاً مل گیا - بعد ملاحظہ واپس فرماویں - یہ بشیر کی پیدائش کا اشتہار ہے - والسلام ؛

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۴۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - اب بفضلہ تعالےٰ بشیر احمدؐ کی طبیعت صحت پر آگئی ہے - اور آپ کے لئے بہت غور اور فکر کیا - سو اس موسم کے موافق جو کچھ اللہ تعالےٰ کے ایما سے میرے دل میں گذرا ہے - وہ یہ ہے - کہ آپ زردی بیضہ نیم برشت استعمال کریں - یعنی خوب پانی گرم کرکے ایسا کہ ابلنا شروع ہو جائے - انڈے اس میں ڈال دیئے جائیں اور انڈے ڈال کر ڈیڑھ سو کی گنتی پوری کی جائے - جب شمار ڈیڑھ سو تک پہنچ جائے - تو بلاتوقف انڈے پانی سے نکال لئے جائیں - ایک ہفتہ تک تین انڈے صبح اور تین شام خوراک رکھیں - جب معلوم ہو کہ انڈا موافق آگیا ہے - تو پھر تین کی جگہ چار کر دیئے جائیں - دوسرے یہ کہ گرم پانی کرکے اور اگر مل سکے تو اس میں تین چار ماشہ بنفشہ اور پانچ چار تولہ کدو ڈال کر گرم کریں - اور اس میں غسل کریں صبح اور شام تیسرے روغن ماہی جو امرتسر اور لاہور میں مل سکتا ہے - بدن کو فربہ کرتا ہے - مگر ابھی وہ شاید گرمی کرے گا - سردی کے موسم میں ضرور استعمال کریں - اور نیز سردی کے موسم میں آپ کے لئے کوئی ماءاللحم تجویز کر دیا جائے گا - حالات خیریت سے اطلاع بخشیں - والسلام ؛

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان - ضلع گورداسپورہ

انڈے میں سے صرف زردی کھانی چاہیئے - سفیدی نہیں کھانی چاہیئے -

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں ہے۔ مگر مضمون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ ستمبر ۱۸۸۸ء کا خط ہے۔ اور مکتوب نمبر ۱۳۹ سے پہلے چاہیئے تھا۔ عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۴۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔ کارڈ پہنچا۔ انشاء اللہ القدیر دعا کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ رکھیں۔ وہ بڑا رحیم وکریم ہے۔ اس کے رحم و کرم کا کچھ انتہا نہیں۔ استغفار لازم حال رکھیں۔ شرائط بیعت پھر کسی وقت روانہ کروں گا۔ اور سب طرح سے بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ والسلام ؂

خاکسار غلام احمد از قادیان ۷ر جنوری ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۴۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔ آج تاکیدی خط آپ کے لئے مولوی حکیم نورالدین صاحب کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ترددات دور کرے۔ آمین۔ امید کہ سبز اشتہار بعد میں نکال کر اگر ملے تو خدمت میں مرسل کروں گا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۷ر جنوری ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۴۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؁ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔ ۵ جمادی الاوّل کو میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے

جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا۔ والسلام ۞

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۵ جنوری ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۴۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اشتہارات آج روانہ کئے گئے ہیں جس شخص کی اشتہار سے تسلی نہیں ہوئی۔ آپ اس کے لئے کیوں مضطرب ہوں۔ تعجب ہے۔ ہر ایک شخص اپنے مادہ کے موافق جوہر دکھلاتا ہے۔ اس شخص کو اگر کچھ بصیرت ایمانی ہوتی۔ تو وہ شک میں نہ ہوتا۔ اور جبکہ بصیرت نہیں۔ تو اس کو چھوڑنا چاہیئے کتاب واپس لے لو۔ روپیہ واپس کرو۔ باقی سب خیریت ہے۔ آپ کے لئے دعا کیجاتی ہے۔ تسلی رکھو۔ والسلام ۞

خاکسار غلام احمد از قادیان ۳ فروری ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے لئے دعا میں مشغول ہوں دعا سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔ میری طبیعت آج بباعث غلبہ زکام بہت علیل ہے۔ زیادہ لکھنے کی طاقت نہیں۔ اگر صحت ہوگئی۔ تو گھر کے لوگوں کو پہنچانے کے لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ دس یا گیارہ فروری ۱۸۸۹ء تک لودھیانہ میں جاؤں شاید ایک ماہ تک لودھیانہ میں ٹھہرنا ہوگا۔ پھر انشاء اللہ وہاں سے خط لکھوں گا۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام ۞ خاکسار غلام احمد از قادیان۔

خواب اس عاجز کو یاد نہیں رہا۔ ہر چند خیال کیا۔ کچھ خیال میں نہیں آتا۔

۷ر فروری ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ( ) نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی منشی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ خوشی ہوئی۔ میں لڑکے کے واسطے دعا کروں گا۔ اور ۱۸ر اپریل ۸۹ء کو قادیان روانہ ہوں گا۔ انشاء اللہ۔ والسلام ٭

خاکسار غلام احمد عفی عنہ از لودھیانہ ۱۵ر اپریل ۱۸۸۹ء

از عبد اللہ سنوری سلام علیکم پذیر ۔حافظ حامد علی صاحب کی طرف سے سلام علیکم

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ موجب خوشی ہوا۔ یہ عاجز بباعث کثرت خطوط اور کسی قدر علالت طبع کے اس قدر حیران ہے کہ حد سے زیادہ۔ انشاء اللہ بتقدیر بعد رمضان شریف آپ کی خدمت میں اشتہار بھیجا جائیگا۔ ہمیشہ خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں۔ آپ کا تھانہ ٹرسر بیں بھی حسب مراد تبدیل ہونا موجب خوشی ہے۔ اللہ تعالے اس تھانہ آپ کے لئے مبارک کرے۔ والسلام ٭

خاکسار غلام احمد از قادیان

۶ر مئی ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ عنایت نامہ پہنچا ۔ تمام مضمون اوّل سے آخر تک پڑھا ۔ مضمون بہت عمدہ ہے ۔ کچھ ضرورت اصلاح یا کم وبیش کی نہیں ۔ مگر مجھے معلوم نہیں ہوا ۔ کہ قوم اوان اولاد حضرت علی کیونکر ہیں ۔ آیا سیّد ہیں یا کسی اور بیوی سے اس کی اصل حقیقت کیا ہے ۔ اور اوآن کی وجہ تسمیہ کیا ہے ۔ دوسرے آپ فرماتے ہیں ۔ کہ سو کاپی چھپوائی جائے ۔ مگر معلوم ہوا ۔ کہ خواہ سو چھپوائیں یا کم یا زیادہ سات سو کاپی کی اجرت لیں گے ۔ یہی چھاپے والوں کے ہاں دستور ہے ۔ میری رائے میں اس مضمون کے چھپوانے میں عــہ روپیہ سے کم خرچ نہیں آئیں گے اگر کم ہو تو شاید آٹھ روپیہ تک ہوگا ۔ جیسا منشاء ہو اطلاع بخشیں ۔ والسلام ۔

خاکسار غلام احمد ۱۶ / مئی ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ کارڈ پہنچا ۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے غلام احمد نام کوئی شخص امرتسر میں مالک مطبع نہیں ہے ۔ شاید کوئی نیا آگیا ہو ۔ ہاں شیخ نور احمد صاحب نام ایک صاحب مالک مطبع ہیں ۔ مجھے آپ مفصل لکھیں ۔ کہ غلام احمد مالک مطبع امرتسر میں کون ہے ۔ کس پتہ سے اس کو خط بھیجا جائے ۔ اور یہ بھی لکھیں ۔ کہ کیا اس نے قبول کر لیا ہے ۔ کہ تین روپیہ لوں گا ۔ کیا اسی میں کاغذ اور کاپی نویس کی اجرت داخل ہے ۔ مجھے تو یہ بات سمجھ نہیں آتی ۔ والسلام ۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۸ جون ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر سلمہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ عنایت نامہ پہنچا ۔ پہلے بھی بذریعہ ایک خط کے آپ کو اطلاع دی گئی تھی ۔ کہ میری نظر میں غلام احمد نام کوئی صاحب مطبع نہیں ہے ۔ اور نہ آپ نے کچھ پتہ لکھا کہ اس شخص کا مطبع کس کٹڑہ میں ہے ۔ جب تک پتہ نہ ہو ۔ مضمون ارسال نہیں ہو سکتا ۔ براہ مہربانی بہت جلد پتہ بھیجدیں ۔ اخویم مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تشریف آوری کی آج کل امید لگی ہوئی ہے ۔ جس وقت تشریف لائے ۔ خط دے دونگا ۔ آپ کی تبدیلی اگر نزدیک ہو جائے تو بظاہر تو اچھا معلوم ہوتا ہے ۔ اللہ تعالےٰ حافظ ہے ۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۳ جون ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج اس عاجز نے جناب الٰہی میں آپ کے لئے اس طور سے دعا کی ہے ۔ کہ یا الٰہی اگر جالندھر کی تبدیلی موجب بہتری ہے ۔ اور موجب خیر اور فضل کا ہو تو اپنے لطف و کرم سے دعا قبول فرما کر اپنے بندہ رستم علی کو اس جگہ پہنچا دے ۔ اور اگر اس میں مصلحت نہ ہو تو مشکلات سے نکال کر ایسی جگہ مرحمت فرما ۔ جو موجب برکت و خوشی دنیا و دین ہو ۔ کہ تو ہر چیز پر قادر ہے ۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۶ ؍ جون ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ عنایت نامہ پہنچا ۔ میں افسوس سے لکھتا ہوں ۔ کہ اس قسم کی طرح طرح کی مجبوریاں پیش آ رہی ہیں ۔ کہ میں آپ کے عزیز کی تقریب شادی پر حاضر نہیں ہوسکتا ۔ اور مولوی صاحب غالباً کل یا پرسوں تک بحصول رخصت جموں سے لودھیانہ کی طرف تشریف لاوینگے ۔ اور قادیان میں آئیں گے ۔ مگر میرے خیال میں ایسا ہے ۔ کہ وہ ۲۰ ؍ جون سے پہلے ہی تشریف لے جائیں گے ۔ پس مشکل ہے ۔ کہ وہ بھی اس تقریب پر حاضر ہوسکیں ۔ اللہ تعالیٰ آپکی ہمت میں برکت بخشے ۔ اور کامیاب کرے ۔ آمین ثم آمین ۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۔ ۱۲ ؍ جون ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ عنایت نامہ پہنچا ۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی خاص محبت عطا فرما وے ۔ جب خالص محبت کسی دل میں آ جاتی ہے ۔ تو یاد الٰہی کے لئے قوت اور شوق پیدا ہو جاتا ہے ۔ جب تک وہ محبت نہیں ۔ کسل شامل حال ہے ۔ مولوی نور الدین صاحب بصحت تمام جموں میں پہنچ گئے ہیں ۔ تو لبہ راہ میں مل گیا تھا ۔ میرے پاس موجود پڑا ہے ۔ ہمیشہ حالات خیریت آلات سے مطلع فرمایا کریں ۔ آپ کو محبت اور اخلاص بر اس عاجز کے

ساتھ ہے۔ یقین کہ وہ کشاں کشاں آپ کو اعلیٰ مقصد تک لے آئیگی۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۵ر اگست ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۵۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجّی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ خدائے عزوجل کو خواب میں دیکھنا ہر حال بہتر ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ آپ بھی دعا اور استغفار میں مشغول رہیں۔ خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ آپ ایک محب خالص ہیں۔ اور ایسے محب کہ ایسے تھوڑے ہیں۔ پھر کیونکر آپ بھول سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود ایسے محبوں کو بنظر محبت دیکھتا ہے۔ آپ کا تولیہ استعمال کیا جائے گا۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۷ر ستمبر ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۶۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ایارج فیقرا کی گولیاں رات کے پچھلے وقت یعنی جب رات باقی رہے استعمال کرنی چاہئیں۔ ایک درم سے دو درم تک اور معجون بعد تعقیب کرنی چاہیئے۔ اور نسخہ یہی تو تنقیہ۔ اور آپ کے لئے دعا کیجاتی ہے اگر اس میں بہتری ہوگی۔ تو اللہ جل شانہٗ بہتر کر دے گا۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۳ر ستمبر ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۶۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ایک ضروری خط آپ کے کام کے متعلق چند روز سے بھیجا تھا ۔ اب تک آپ نے جواب نہیں بھیجا ۔ طبیعت نہایت مشوش ہے ۔ وقت گذرتا جاتا ہے ۔ جلد جواب ارسال فرماویں ۔ اور پیرا ندتا میرا ملازم غریب ہونے کی حالت میں عمر بسر کرتا ہے ۔ آپ براہ مہربانی اس ملک میں ضرور اس کے لئے کوئی زوجہ صالحہ تلاش کریں ۔ آپ کی ادنیٰ کوشش سے اس کا کام ہو جائے گا ۔ والسلام ۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۔ یکم اکتوبر ۱۸۸۹ء

جواب بہت جلد بھیج دیں ۔ کہ انتظار ہے ۔ لڑکی باکرہ خورد عمر ہو ۔

(ملفوف نمبر ۱۶۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ازعاجز عایذ باللہ الصمد غلام احمد

بخدمت اخویم محب صادق منشی رستم علی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

یہ خط آپ کو میں لدھیانہ سے لکھتا ہوں ۔ میری روانگی کے وقت آپ کا خط معہ مبلغ عنہ روپیہ قادیان میں مجھ کو ملا تھا ۔ مگر افسوس کہ میں اس دن ایک تشویش کیحالت میں لدھیانہ کی طرف طیار تھا ۔ اس لئے آپ کی فرمائش پر عمل کرنے سے مجبور رہا ۔ اسی دن لدھیانہ سے خط پہنچا تھا ۔ کہ میر ناصر نواب صاحب کے گھر کے لوگ سخت بیمار ہیں ۔ اور انہوں نے میرے گھر کے لوگوں کو بلایا تھا ۔ کہ خط دیکھتے ہی چلے آؤ ۔ وقت بہت تنگ تھا ۔ اس وجہ سے بندوبست جلد بھیجنے کا نہ کر سکا ۔ اور افسوس رہا ۔ اب شاید ایک ہفتہ تک لودھیانہ میں ہوں ۔ شیخ غلام غوث صاحب نے پیغام بھیجا

تھا۔ کہ میں نے کرسٹی صاحب کو آپ کی نسبت کہا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جس شخص کے ساتھ تبدیلی کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی تبدیلی ہو چکی ہے۔ اب پھر اگر کوئی شخص تبدیلی کی درخواست کرے گا۔ تو ہم ضرور رستم علی کو بلا لیں گے۔ غرض غلام غوث کی زبانی معلوم ہوتا ہے۔ کہ انگریز نے پختہ وعدہ کر لیا ہے۔ باقی خیریت ہے۔ جس وقت میں قادیان میں آؤں۔ اس وقت آپ کسی پہنچانے والے کا بندوبست کر کے مجھ کو اطلاع دیں۔ میں حلوا طیار کرا کر بھیجدوں گا۔ ہمیشہ حالات خیریت سے مجھ کو اطلاع دیتے رہیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۷ ؍ اکتوبر ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۶۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جس روز آپ کا خط اور دس روپیہ کا منی آرڈر پہنچا تھا۔ اسی روز عاجز بباعث ایک عزیز کے سخت بیمار ہونے کے لدھیانہ آ گیا ہے۔ اس مجبوری سے آپ کی فرمائش کی تعمیل نہ ہو سکی نہایت ندامت ہے۔ آپ کے اشعار سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خداوند کریم نے آپ کے دل میں طہارت باطنی کے لئے خالص جوش بخشا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوش میں ترقی بخشے آمین۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۳۱ ؍ اکتوبر ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۶۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ عاجز ابھی تک لدھیانہ میں

پھر آپ کو یاد دلاتا ہوں ۔ کہ براہ مہربانی جالندھر چھاؤنی سے انگریزی توبہ جو سوداگروں کی دوکان میں بکتا ہے سنے کر ضرور ارسال فرمادیں ۔ صرف ۱۲ ہر کا کافی ہوگا ۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۳؍ اپریل ۱۸۹۱ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دہلی بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو ۲۹ ستمبر ۱۸۹۱ء

مکرمی اخویم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آج یہ عاجز بخیر وعافیت دہلی میں پہنچ گیا ہے ۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے ۔ کہ انشاء اللہ القدیر ایک ماہ تک اسی جگہ رہوں ۔ کوٹھی نواب لوہارو جو بلیماراں والے بازار میں ہے رہنے کیلئے لے لی ہے ۔ آپ ضرور آتی دفعہ ملیں ۔ اور میں نہایت تاکید سے آپ کو سفارش کرتا ہوں ۔ کہ آپ شیخ عبدالحق کرانچی والے کی نوکری کی نسبت ضرور کوشش فرمادیں کہ وہ میرے بہت مخلص ہیں ۔ زیادہ خیریت ہے ۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ اس عاجز کی تیاری کی ابھی کوئی پختہ خبر نہیں ۔ ابھی بحث کے لئے تیاری ہو رہی ہے ۔ شاید مولوی حکیم نوردین صاحب اور ایک جماعت ۷؍ اکتوبر ۱۸۹۱ء تک میرے پاس پہنچ جاوے ۔ میں جانے کے

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ معرفت اخویم میر عباس علی
شاہصاحب مجھ کو ملا۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی محبت عطا کرے۔ آپ کے اشعار آپکے
صدق طلب پر گواہ ہیں۔ جزاکم اللہ۔ میں انشاء اللہ القدیر دہم نومبر ۱۸۸۹ء کو قادیان
کی طرف جانے کے لئے ارادہ رکھتا ہوں۔ آئندہ ہرچہ مرضی مولیٰ۔ پیراں دتا میرے
ملازم کے امر نکاح کو خوب یاد رکھیں۔ آپ کی ادنیٰ کوشش سے اس غریب کا کام ہو
جائیگا۔ اور آپ اگر ادنیٰ توجہ کرینگے۔ تو ضرور انشاء اللہ کوئی صورت نیک نکل آویگی
مگر چاہیئے۔ عورت جوان باکرہ بیس بائیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور بیوہ نہ ہو۔ کہ
اس میں فتنہ پیدا ہوتا ہے۔ دلی توجہ سے تلاش فرماویں۔ والسلام:

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۹ر نومبر ۱۸۸۹ء

شیخ حامد علی کا سلام علیکم۔ پیراں دتا کا سلام علیکم۔

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۶۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ کل لودھیانہ سے قادیان میں آکر
آپ کا دوسرا خط ملا۔ اشعار آبدار جو آپنے دلی درد اور جوش سے لکھے تھے
پڑھکر آپ کے لئے دعا خیر کی گئی۔ ترتیب اثر وقت پر موقوف ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہٗ
نے ہر ایک بات کو اوقات سے وابستہ رکھا ہے۔ آپ کا ملاقات کا بہت شوق ہے
اور مناسب ہے۔ کہ آپ گنجائش کے وقت میں ضرور ملاقات کریں۔ کہ اس میں انشاء اللہ
القدیر فوائد بے شمار ہیں۔ پیراں دتا کے لئے ضرور خیال رکھیں۔ والسلام:

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

۱۳ر نومبر ۱۸۸۹ء

(ملفوظ نمبر ۱۶۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی شفقی اخویم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے اشعار نہایت پاکیزہ اور عمدہ دل سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ با ایں ہمہ متانت ایسی ہے۔ کہ گویا ایک اہل زبان شاعر کی۔ یہ امر خداداد ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اپنی محبت بخشے۔ دنیا فانی اور محبت دنیا ہمہ فانی۔ جس طرح آسمان پر ستارہ نظر آتے ہیں۔ کہ ان کے نیچے کوئی ستون نہیں۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے ٹھیرے ہوئے ہیں۔ اور حکم کی پابندی سے بے ستون کھڑے ہیں گرتے نہیں۔ اسی طرح مومن بھی حکم کا پابند ہے۔ خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کھڑا رہتا ہے گرتا نہیں۔ مومن کا دنیا اور نفس کو چھوڑنا ایک خارق عادت امر ہے۔ وہ تبدیلی جو خدا تعالیٰ اس میں پیدا کرتا ہے۔ وہ مومن کو قوت دیتی ہے۔ ورنہ ہر ایک شخص فانی لذت کا طالب اور شیطانی خیال اس پر غالب ہے۔ مومن پر شیطان غالب نہیں آتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بیعت الموت کر چکا ہے۔ شیطان پر وہی فتح پاتا ہے جو بیعت الموت کرے۔ جیسے کہ آپ کے اشعار میں رقت ہے۔ خدا تعالیٰ آپکے دل میں ایسی ہی سچی رقت پیدا کرے۔ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں شاعر تھا۔ اور ایمان نہیں لایا تھا۔ ایک نفس پرست آدمی تھا لیکن شعر اس کے موحدانہ اور عارفانہ تھے۔ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے شعر سنے نہایت پاکیزہ تھے۔ آنحضرتؐ بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ امن شعرہٗ و کفر نفسہٗ۔ یعنی شعر اس کا ایمان لایا۔ اور نفس اس کا کافر ہوا۔ خدا تعالیٰ آپ کے شعر اور آپ کے دل کو ایک ہی نور سے منور کرے۔ مناسب ہے۔ کہ یہ اشعار آپ

محبت دنیا فانی ہے

فانی لذات کے ترک کی قوت کس طرح ملتی ہے

جمع کرتے جائیں۔ کیونکہ لطیف ہیں۔ اور لائق جمع ہیں۔ مجھے بباعث کثرت کار فراغت نہیں۔ ورنہ میں جمع کرتا جاتا۔ تین روز سے لودھیانہ سے قادیان آگیا ہوں۔ مولوی نور دین صاحب کا کچھ پتہ نہیں۔ ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ دعا میں بہت مشغول رہیں۔ کہ تمام امن و آرام خدا تعالےٰ کی یاد میں ہے۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۳؍ نومبر ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۶۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے اشعار پڑھنے سے ہمیشہ دعا کی جاتی ہے۔ کہ خداوند کریم آپ کو حظ وافر اپنی محبت کا بخشے۔ میں ان دنوں سخت بیمار رہا ہوں۔ نہایت کمزور ہو گیا۔ اس لئے طاقت زیادہ تحریر کی نہیں۔ امید کہ بعد صحت انشاء اللہ مفصل خط لکھوں گا۔ میر صاحب کسی قدر بیمار رہے ہیں۔ اور اب بھی پورے تندرست نہیں۔ اسی وجہ سے میر صاحب کا کوئی خط نہیں آیا ہوگا۔ آپ تلاش رکھیں۔ اگر شہد عمدہ مل سکے۔ تو ضرور ساتھ لیتے آویں۔ آپ کی ملاقات کا بہت شوق ہے۔ اگر رخصت ملے۔ تو ضرور تشریف لے آویں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۵؍ نومبر ۱۸۸۹ء

پیر اندتا کی نسبت خیال رہے۔

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ میں افسوس

سے لکھتا ہوں۔ کہ درحقیقت بباعث بیماری مجھ سے تحریر جوابات میں کوتاہی ہوئی۔ اور اب بھی پوری تندرستی نہیں ہوئی۔ اسی وجہ سے زیادہ لکھنے سے سخت مجبور ہوں۔ اگر چند سطریں بھی لکھوں۔ تو سر گھوم جاتا ہے۔ ضعف بہت ہے۔ باقی خیریت ہے والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ ۲۸ نومبر ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ اور نہایت خوشی ہوئی۔ خدا تعالےٰ آپ کو مکروہات سے بچا دے۔ انشاء اللہ القدیر آپ کے لئے بجد و جہد دعا کروں گا۔ اپنے حالات سے مجھے مطلع فرماتے رہیں۔ اور استغفار میں بہت مشغول رہیں۔ کہ اس میں دفع بلا ہے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۷ دسمبر ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ انشاء اللہ القدیر دعا کروں گا۔ مگر اس طرح پر کہ جو کچھ آپ کے دنیا اور دین کے لئے فی الحقیقت بہتر ہے۔ وہ بات آپ کو میسر آوے۔ کیونکہ خبر نہیں کہ خیر کس کام میں ہے۔ ہمیشہ حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

۱۸ دسمبر ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کی انتظار تھی۔ خدا جانے کیا سبب ہوا۔ کہ آپ تشریف نہیں لائے۔ چھ سات روز سے اخویم مولوی حکیم نور دین صاحب تشریف رکھتے ہیں۔ شائد چھ سات روز تک اور بھی رہیں۔ اگر آپ ان دنوں میں آجائیں۔ تو مولوی صاحب کی ملاقات بھی ہو جائے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۹ دسمبر ۱۸۸۹ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس جگہ سب طرح سے خیریت ہے اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع فرماتے رہیں۔ پیرانداتا بغایت درجہ آپ کے وعدہ کا منتظر ہے۔ اور کسی غریب کا کام کر دینا نہایت ثواب ہے۔ آپ خاص توجہ فرما کر اس کے لئے کوشش فرماویں۔ آپ کے لئے برابر دعا بحضرت باری عزاسمہ کی جاتی ہے۔ امید کہ وقت پر ترتیب اثر بھی ہوگا۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی اللہ عنہ ۳ جنوری ۱۸۹۰ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مدت مدید کے بعد آپ کا خط پہنچا۔ اس قدر خطوط کے ارسال میں توقف کرنا مناسب نہیں۔ ہمیشہ استغفار میں مشغول رہیں۔ کہ عمر کا ذرہ اعتبار نہیں۔ اور جلد جلد اپنے حالات خیریت سے مطلع کرتے رہیں۔ تا دعا کی جاوے۔ اور میں قریباً بیس روز سے لودھیانہ میں ہوں۔ شائد ۶ مارچ ۱۸۹۰ء تک جاؤں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از لودھیانہ ۲۴ فروری ۱۸۹۰ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۶)

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ یہ عاجز عرصہ دس روز سے سخت بیمار رہا۔ بظاہر امید زندگی منقطع تھی۔ اب بھی کسی قدر بیماری باقی ہے۔ نہایت درجہ کا ضعف ہے۔ طاقت تحریر نہیں۔ صرف اطلاع کی غرض سے لکھتا ہوں۔ ورنہ حالت ایسی نہیں۔ کہ لکھ سکوں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد ۷ اپریل ۱۸۹۰ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ' ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ میں بمقام لاہور بغرض علاج کرانے کے آیا ہوا ہوں۔ علاج ڈاکٹری شروع ہے۔ لیکن ابھی پوری پوری صحت نہیں ہوئی۔ انشاء اللہ کامل صحت ہو جائیگی اور میں دو تین روز تک واپس قادیان چلا جاؤں گا۔ آپ اپنے حالات سے مطلع فرماتے رہا کریں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد از لاہور۔ مکان مرزا سلطان احمد نائب تحصیلدار لاہور ۳ مئی ۱۸۹۰ء

نوٹ: حضرت مسیح موعود علیہ السلام اوائل ۔یں جب لاہور جاتے ۔ تو مرزا سلطان صاحب (جو آپ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں) کے مکان پر ٹھہرا کرتے تھے ۔ اور اسوقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب مرحوم سے علاج کرایا کرتے تھے ۔ یہ ڈاکٹر صاحب مسٹر احمد حسین مشہور ناولسٹ کے والد ماجد تھے ۔ اور بھاٹی دروازہ کے اندر رہا کرتے تھے) یہ مکتوب حضرت کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں ۔ اور اس پر از عاجز حامد علی السلام علیکم بھی تحریر ہے ۔ (عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
آپ کا عنایت نامہ پہنچا ۔ الحمد للہ والمنۃ ۔ کہ بیماری لاحقہ سے اب بہت کچھ آرام ہے اور جس قدر باقی ہے ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلد شفا ہو جائے گی ۔ ضعف بہت ہو گیا ہے ۔ اس لئے اپنے ہاتھ سے خط لکھنا دشوار ہمیشہ اپنی خیر و عافیت سے مطلع فرماتے رہیں ۔ والسلام ۔

مرسلہ مرزا غلام احمد از قادیان ۱۳ مئی ۱۸۹۰ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۷۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شفقی اخویم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ آپ کے لئے دعا کی جاتی ہے تسلی رکھیں ۔ میری طبیعت بباعث ایک مرض دوری کے اکثر بیمار رہتی ہے اور ضعف بہت ہو گیا ہے ۔ امید کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا ۔ اور آپ اندیشہ مند نہ ہوں اور

یہ واستغفار میں مشغول رہیں۔ زمین پر کچھ نہیں ہوسکتا۔ جب تک آسمان پر نہ ہو۔ خدا
تعالیٰ پر قوی بھروسہ رکھیں۔ میرا ارادہ ہے۔ کہ تبدیل ہوا کے لئے ۳ جولائی ۱۸۹۰ء
تک لودھیانہ میں جاؤں۔ اگر آپ کی ملاقات ہو تو بہت بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم
ہے۔ محبت اور یقین سے اس پر امید رکھو۔ والسلام ۲۵ جون ۱۸۹۰ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے لئے
اللہ جل شانہ نے بہتر سمجھا ہے وہی ہوگا۔ اور امید رکھتا ہوں۔ کہ دعا کا اثر آپ کے
حق میں خیر و برکت ہوگا۔ عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم۔ غالباً ۷ جولائی ۱۸۹۰ء
لودھیانہ کی طرف روانہ ہوں گا۔ اقبال گنج کے محلہ میں میر ناصر نواب کا مکان ہے۔
وہاں سے میرا پتہ معلوم ہوگا۔ اضطراب نہ کریں تسلی رکھیں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد یکم جولائی ۱۸۹۰ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✻ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہ عاجز عرصہ زیادہ دو ہفتہ
سے لودھیانہ میں ہے۔ اور بارہا بخلوص قلب آپ کے لئے دعا کی گئی ہے۔ امید ہے
خدا تعالیٰ بہرحال آپ کے لئے بہتر کرے۔ اسی کی طرف رجوع رکھو اور بے قرار
نہ ہو۔ وہ کریم و رحیم ہے۔ اور میں لودھیانہ میں محلہ اقبال گنج میں برمکان شاہزادہ حیدر
اترا ہوں۔ والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۵ جولائی ۱۸۹۰ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی اخویم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا خط مدت کے بعد آیا۔ برابر آپ کے لئے بتوجہ دعا کی جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ تسلی رکھو اور اپنے حالات سے بلاتاخیر اطلاع فرماتے رہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

یکم اگست ۱۸۹۰ء۔ از لودھیانہ محلہ اقبال گنج مکان شاہزادہ حیدر

نوٹ۔ اس کے بعد چودھری صاحب کی تبدیلی محکمہ ریلوے پولیس میں ہوگئی۔ چودھری صاحب اس کے متعلق حضرت اقدس کو لکھتے رہتے تھے۔ اور آپ ہر خط میں ان کو تسلی اور اطمینان دلاتے تھے۔ آخر خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا۔ اور چودھری صاحب کو حسب مراد کامیابی ہوگئی۔ حقیقت میں یہی وہ نشانات اور خوارق تھے۔ جن کو دیکھ کر سابقون الاولون کی جماعت نے ایمانی ترقی حاصل کی تھی۔ اور کوئی چیز حضرت کی راہ میں ان کے لئے روک نہ تھی۔ وہ سب کچھ قربان کرکے بھی آرزو رکھتے تھے کہ اور موقع ملے۔ اس لئے کہ بشاشت ایمانی ان میں داخل ہوچکی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی آیات کو کھلا کھلا انہوں نے دیکھ لیا تھا۔

افسوس ہے کہ اگست سے دسمبر ۱۸۹۰ء بلکہ مارچ ۱۸۹۱ء تک کے خطوط نہیں مل سکے۔ میں تلاش میں ہوں۔ اگر مل گئے۔ تو بطور ضمیمہ شائع ہونگے۔ انشاء اللہ العزیز
(عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ...

پھر آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ کہ براہ مہربانی جالندھر چھاؤنی سے انگریزی توبہ جو سوداگروں کی دوکان میں بکتا ہے۔ لے کر ضرور ارسال فرما دیں۔ صرف ایک کا کافی ہوگا۔ والسلام ؐ

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۳؍ اپریل ۱۸۹۱ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۴)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دہلی بازار بلیماراں کوٹھی نواب لوہارو ۲۹؍ ستمبر ۱۸۹۱ء

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔ آج یہ عاجز بخیر وعافیت دہلی میں پہنچ گیا ہے۔ ظاہراً معلوم ہوتا ہے۔ کہ انشاء اللّٰہ القدیر ایک ماہ تک اسی جگہ رہوں۔ کوٹھی نواب لوہارو جو بلیماراں والے بازار میں ہے رہنے کیلئے لے لی ہے۔ آپ ضرور آتی دفعہ ملیں۔ اور میں نہایت تاکید سے آپ کو سفارش کرتا ہوں۔ کہ آپ شیخ عبدالحق کراچی والے کی نوکری کی نسبت ضرور کوشش فرمادیں کہ وہ میرے بہت مخلص ہیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؐ

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۵)

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ۔ اس عاجز کی نیا ہی کی ابھی کوئی پختہ خبر نہیں۔ ابھی بحث کے لئے تیاری ہو رہی ہے۔ شاید مولوی حکیم نوردین صاحب اور ایک جماعت ۷؍ اکتوبر ۱۸۹۱ء تک میرے پاس پہنچ جاوے۔ میں جانے کے

وقت آپ کو اطلاع دوں گا۔ والسلام ۔

خاکسار غلام احمد از دہلی

نوٹ ۔ یہ مباحثہ دہلی کے ایام کی خط و کتابت ہے ۔ جبکہ سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کو حضرت اقدس کی طرف سے دعوت دی گئی تھی ۔ (عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۶)

۱۸ دسمبر ۱۸۹۱ء		بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ ۔ کارڈ پہنچا ۔ مقان گیروں حامد علی کو پہنچ گیا ۔ اور آپ کا چوغہ بنات میاں حافظ معین الدین کو دیا گیا ۔ جس کو دینے کے لئے آپ نے کہا تھا ۔ اور میں امید کرتا ہوں ۔ کہ آپ توجہ سے سلطان احمد سے فیصلہ کر لیں ۔ تا اس کے موافق عملدرآمد ہو جاوے ۔ کیونکہ میرا قیام قادیان میں زیادہ تر التزام سے اسی غرض سے ہے ۔ کہ تا یہ انتظام ہو جاوے ۔ زیادہ خیریت ہے والسلام ۔		خاکسار غلام احمد از قادیان

نوٹ ۔ چودھری رستم علی اس وقت لاہور متعین تھے ۔ اور مرزا سلطان احمد صاحب سے بعض امور متعلقہ اراضیات و باغ کا تصفیہ حضرت چاہتے تھے (عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مشفقی مکرمی ۔ اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ چونکہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو قادیان میں علماء مکذبین کے فیصلہ کے لئے ایک جلسہ ہوگا ۔ انشاء اللہ القدیر کثیر احباب اس جلسہ میں حاضر ہوں گے ۔ لہذا مکلف ہوں ۔ کہ آپ

بھی براہ عنایت ضرور تشریف لاویں۔ آتے ہوئے ہمرسکے پان ضرور لیتے آویں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان

نوٹ:۔ اس خط پر از بندہ محمدؐ اسمٰعیل السلام علیکم بھی درج ہے۔ یہ مرزا محمد اسمٰعیل کی طرف سے ہے۔ اس پر کوئی تاریخ درج نہیں۔ مہر سے معلوم ہوتا ہے۔ ۲۲؍ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ڈاک میں ڈالا گیا ہے۔ اور لاہور کی مہر ۲۳؍ دسمبر ۱۸۹۱ء کی ہے۔ یہ سب سے پہلے جلسہ کی اطلاع ہے۔ اور اب جیسا کہ حضرت اقدس نے اس جلسہ کے اعلان میں ظاہر فرمایا تھا۔ وہی جلسہ برابر انہیں تاریخوں پر ہوتا چلا آ رہا ہے۔ گویا اب تک ۷۳ سالانہ جلسہ ہو چکے ہیں۔ سلسلہ کی ابتدائی تاریخ اور حضرت اقدس کی اس وقت کی مصروفیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپ ہی سب کام اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ (عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ ضرور دو بڑی شطرنجی اور ایک قالین ساتھ لاویں۔ ۲۵؍ دسمبر ۱۸۹۱ء تک ضرور آجاویں والسلام

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۲۳؍ دسمبر ۱۸۹۱ء

پوسٹ کارڈ نمبر ۱۸۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔

عنایت نامہ پہنچا۔ خواب نہایت عجیب ہے۔ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ نتیجہ امتحان سے اطلاع بخشیں۔ اور براہ مہربانی میر ناصر نواب صاحب کا اسباب پٹیالہ پہنچادیں۔ وہ بہت تاکید کرتے ہیں۔ پتہ یہ ہے۔ دفتر نہر میر ناصر نواب صاحب نقشہ نویس۔ راقم خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۹ رجنوری ۱۸۹۲ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۹۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی محبی اخویم سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یہ عاجز قادیان میں آگیا ہے۔ اور ایک رسالہ دافع الشبہات تالیف کرنے کی فکر میں ہے۔ براہ مہربانی وہ کتاب جو آپ نے مولوی غلام حسین صاحب سے لی ہے یعنی تاویل الاحادیث شاہ ولی اللہ صاحب ضرور مجھ کو بھیجدیں۔ ہرگز توقف نہ فرمادیں۔ کہ اس کا دیکھنا ضروری ہے۔ والسلام ٭

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۹ رمئی ۱۸۹۲ء

نوٹ:۔ اس خط میں بھی ازجانب محمد اسمٰعیل اور محمد سعید السلام علیکم درج ہے سید محمد سعید دہلوی حضرت میر صاحب قبلہ رضی اللہ عنہ کے عزیزوں میں سے تھے۔ وہ یہاں قادیان آئے اور حضرت نے انہیں مہتمم کتب خانہ بنا دیا تھا۔ پھر انکی شامت اعمال انہیں یہاں سے لے گئی۔ اور گمنامی میں رخصت ہوئے (عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۹۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ عزیزی

غلام مصطفٰے کے لئے دعا کی گئی۔ خدا تعالیٰ اس کو کامیاب کرے۔ آمین۔ انشاءاللہ القدیر پھر بھی دعا کروں گا۔ امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع و مسرور الوقت فرماتے رہیں گے۔ نیا رسالہ ابھی طبع ہو کر نہیں آیا۔ باقی سب خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۲۰ ؍جولائی ۱۸۹۲ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۹۲)

مجبی مکرمی اخویم منشی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ آپ رخصت لیں۔ تو ضرور مجھ کو بھی ملیں۔ کیونکہ آپ کی ملاقات کو ایک مدت ہو گئی ہے۔ عرب صاحب کے لئے بہت خیال ہے۔ اور نواب محمدؐ علی خاں صاحب کو اشارہ کے طور پر اور نیز تصریح سے میں نے کہا بھی تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا کہا جاوے۔ حیدر آباد سے کوئی خط نہیں آیا۔ معلوم نہیں وہ لوگ کس حال میں ہیں۔ آج کل ایسی ہوا چل رہی ہے۔ کہ ہر ایک نئے روز کا خطرہ ہوتا ہے۔ کہ دلوں پر کیا اثر ڈالے۔ جسمانی وبا بھی ہیں۔ اور روحانی بھی۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۵ ؍جون ۱۸۹۲ء

نوٹ:۔ "حامد علی السلام علیکم و سید محمد سعید السلام علیکم" درج ہے۔ (عرفانی)

ملفوظ نمبر ۱۹۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی مجبی منشی رستم علی صاحب سلمہ ربہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ محبت نامہ پہنچا۔ آپ کی دلی ہمدردی اور محبت اور اخلاص فی الواقعہ ایسا ہی ہے۔ کہ کسی قسم کا فرق باقی نہیں رکھا۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء واحسن الیکم فی الدنیا والعقبیٰ۔

رسالہ آسمانی نشان کے شروع ہونے میں یہ دیر ہے۔ کہ میاں نور احمد مہتمم مطبع کی لڑکی جوان فوت ہو گئی ہے۔ اس غم کے سبب سے چند روز اس کو توقف ہو گئی۔ اب وہ قادیان آکر اوّل قرار داد اجرت باہم کرکے ضلع گورداسپور کے ڈپٹی کمشنر سے اجازت لیں گے۔ کہ قادیان میں مطبع لاویں۔ بعد ازاں مطبع لے آوینگے۔ شاید اس عرصہ میں ہفتہ عشرہ اور دیر لگ جاوے۔ اسمٰعیل کو سمجھا دیا گیا۔ اس کا بھائی لاہور کسی جگہ نوکر ہے۔ وہ کہتا ہے۔ دو تین روز میں وہاں سے الگ ہو کر امرتسر پہنچ جائے گا۔ آپ کی دس تاریخ جولائی تک انتظار رہے گی۔ کتابیں ابھی امرتسر سے آئی نہیں۔ امید کہ چھ سات روز تک آجائیں گی۔ اور شاید آپ کے پہنچنے تک آجائیں۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۰ جولائی ۱۸۹۲ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۹۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

محبی کرمی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم۔ آپ کے چندہ عما ماہوار کی حضرت مولوی محمد احسن صاحب کو اطلاع دی گئی۔ خدا تعالیٰ آپ کو اجر بخشے۔ اور کتاب رسالہ نشان آسمانی کسی قدر امرتسر میں باقی ہے۔ جس وقت کتابیں آئی ہیں روانہ کر دی گی زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان ۷ جولائی ۱۸۹۲ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۹۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

محبی کرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کی

تبدیلی سے خوشی ہوئی۔ مبارکباد اور آپ نے جو مبلغ بیس روپیہ عربی رسالہ کے لئے کہا تھا۔ اس وقت عربی رسالہ دو چھپ رہے ہیں۔ ایک کا نام تحفہ بغداد اور دوسرے کا نام کرامات الصادقین ہے۔ اگر آپ اسی وقت میں اگر گنجائش ہو مبلغ عنہ روپیہ سیالکوٹ میں بھیجدیں۔ تو بہتر ہو۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۷ راگست ۱۸۹۲ء

نوٹ۔ اس وقت چودھری رستم علی صاحب تھانہ ولٹوہا ضلع لاہور میں ڈپٹی انسپکٹر تھے۔ (عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۱۹۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　( ) نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالےٰ تفکر سے آپ کو نجات بخشے۔ آپ کی انتظار بہت لگی ہوئی ہے۔ کتاب آئینہ کمالات اسلام ۵ جز تک چھپ چکی ہے۔ اگر آپ دو ماہ کا چندہ مولوی سید محمد احسن صاحب کو بلا توقف بھوپال بھیجدیں۔ تو موجب ثواب ہوگا۔ پتہ بھوپال دار الریاست محلہ چوبدار پورہ۔ آپ کے اس تفکر کے لئے بھی دعا کی گئی ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب اور عرب صاحب آپ کے انتظار میں قادیان میں ہیں۔

راقم خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپورہ ۱۶ ستمبر ۱۸۹۲ء

پوسٹ کارڈ نمبر ۱۹۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کے برادر زادہ کی خبر وفات سن کر بہت رنج واندوہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام عزیزوں کو صبر عطا فرمادے۔ اور اس مرحوم کو غریق رحمت کرے۔ اب تاریخ جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۲ء بہت نزدیک آگئی ہے۔ آپ کا شامل ہونا بہت ضروری ہے ماسوا اس کے انتظام دو تین شطرنجی اور قالین کا اگر ہو سکے۔ تو ضرور کریں۔ یہ تو پہلے آجانی چاہئیں۔ اگر آپ دو روز پہلے ہی تشریف لادیں۔ تو مناسب ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۱۶ دسمبر ۱۸۹۲ء

ملفوف نمبر ۱۹۸

افسوس ہے۔ کہ یہ خط پھٹ چکا ہے۔ اس میں سے صرف مندرجہ ذیل حصہ باقی ہے۔ (عرفانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی محبی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ آپ کی بار بار کی تکلیفات کی . . . .

معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بھی جلسہ کے لئے ضروری سامان وغیرہ لانے کے متعلق تاکیدی خط تھا۔ اور اس میں حضرت نے عذر کیا ہے کہ آپکو بار بار ضروریات سلسلہ کے متعلق تکلیف دی جاتی ہے۔ اس سے حضرت اقدس کی پاکیزہ سیرۃ کے بہت سے پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے۔ کہ آپ بالطبع اپنے احباب کو کسی قسم کی تکلیف دینا نہ چاہتے تھے۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے کے ذریعہ مخلوق کی روحانی ترقی اور اخلاقی اصلاح کا یہ ذریعہ قرار نہ دیا ہوتا تو آپ کو بالطبع اس سے نفرت تھی۔ لیکن سنت اللہ یہی ہے۔ اور اسی طرح منازل سلوک طے ہو سکتے تھے۔ چودھری صاحب کی یہ خوش قسمتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بے تکلفی سے انہیں نوازتے تھے۔ اور یہ سعادت قابل رشک

ہے۔ ابتدأً ہر قسم کے جلسوں کی ابتدائی ضروریات کا انصرام چودھری صاحب ہی کے حصہ میں آیا تھا۔ اور وہ خود بھی ہر موقع کی تلاش میں رہتے تھے۔ رضی اللہ عنہ (عرفانی)

(ملفوف نمبر ۱۹۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،
عنایت نامہ پہنچا۔ آپ مطمئن رہیں۔ آپ کے لئے انشاء اللہ القدیر یہ عاجز بہت دعا کرے گا۔ اللہ جلشانہ پہلے اس سے ہر ایک دعا آپ کے لئے قبول فرماتا رہا ہے امید کہ اب بھی قبول فرمائے گا۔ مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ جلد یا کسی قدر دیر سے۔ اس کے ہر ایک کام میں خیر اور خوبی ہے۔ اپنے حالات سے مجھ کو بدستور مطلع فرماتے رہیں۔
والسلام　　　خاکسار غلام احمد از قادیان

نوٹ:۔ تاریخ پھٹ گئی ہے (عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۰۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،
ابھی اس وقت آپ کے لئے تضرع اور ابتہال سے دعا کی گئی۔ بفضلہ تعالیٰ ضائع نہ جائے گی۔ اور اس کا اثر ہوگا۔ آپ صبر سے منتظر رہیں۔ ہرگز ہرگز بے صبری نہ کریں۔ اپنے کام کو پوری توجہ اور ہشیاری سے کریں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان
۲۶ جنوری ۱۸۹۲ء

(ملفوف نمبر ۲۰۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم)

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
مبلغ بیس روپے مرسلہ آنمکرم مجھ کو مل گئے۔ جزاکم اللہ خیرا الجزاء۔ رسالہ عربی
سیالکوٹ میں چھپ رہا ہے۔ شاید بیس روز تک تیار ہو جائے۔ اس رسالہ
کی تالیف کے دو مقصد ہیں۔ اوّل یہ کہ عربوں کے معلومات وسیع کئے جاویں۔
اور اپنے حقائق ومعارف کی ان کو اطلاع دی جائے۔ دوسرے یہ کہ میاں محمد حسین
اور ان کے ساتھ دوسرے علماء جو اپنی عربی دانی اور علم دین پر ناز کرتے ہیں۔ ان
کا یہ کبر توڑا جائے۔ چنانچہ اس رسالہ کے ساتھ اسی غرض سے "ہزار روپیہ" کا اشتہار
بھی شامل ہے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۶ جولائی ۱۸۹۳ء

عربی رسالہ کی تالیف کے دو مقصد

(ملفوف نمبر ۲۰۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ جانتے ہیں کہ آپ کا اس عاجز سے محض للہ دلی تعلق
اور محبت ہے۔ اور یہ عاجز آپ کے ہر ایک تردد کے ساتھ متردد ہو اور ہر ایک غم کے
ساتھ غمگین ہوتا ہے۔ پھر کیونکر آپ کی دعا میں غفلت ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ پر
رحم کرے۔ اور آپ کے مدعا کے موافق کام کر دیوے۔ آمین ثم آمین۔ انشاء اللہ القدیر
توجہ سے آپ کے لئے دعا کروں گا۔ بلکہ شروع کر دی ہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۲۵ جولائی ۱۸۹۳ء

(ملفوف نمبر ۲۰۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ پہنچا ۔ تعجب کہ کس قدر آپ کے پاس کسی نے جھوٹ بولا ۔ اور دوسرا

عبدالحق غزنوی سے مباہلہ

تعجب کہ آپ کو بھی حقیقت واقعہ سے اطلاع نہیں ہوئی ۔ بات یہ ہے کہ جب یہ عاجز امرت سر گیا ۔ اور جاتے ہی عاجز نے ایک خط رجسٹری کرا کر عبدالحق کو مباہلہ کے لئے بھیجا ۔ کہ تم اس وقت مجھ سے مباہلہ کر لو ۔ لیکن اس نے بدست منشی محمد یعقوب صاحب ایک خط اس مضمون کا لکھا ۔ کہ اس وقت تم عیسائیوں سے مباحثہ کرتے ہو ۔ اس وقت میں مباہلہ مناسب نہیں دیکھتا ۔ جس وقت لاہور میں مولوی غلام دستگیر سے بحث ہوگی ۔ اس وقت مباہلہ کروں گا ۔ لیکن اس کے جواب میں لکھا گیا ۔ کہ جو شخص ہم میں سے مباہلہ سے اعراض کرے ۔ اور تاریخ مقررہ پر مقام مباہلہ میں حاضر نہ آوے ۔ اس پر خدا تعالےٰ کی لعنت ہو ۔ چنانچہ وہ اس سخت خط کو دیکھ کر بہرحال مباہلہ کے لئے تیار ہو گیا ۔ اور ایسا ہی ایک محمد حسین بٹالوی کو بھی لکھا گیا تھا ۔ مگر تاریخ مقررہ پر عبدالحق مباہلہ پر آگیا ۔ اور امرت سر میں جو بیرون دروازہ رام باغ عیدگاہ متصل مسجد ہے ۔ اس میں مباہلہ ہوا ۔ اور کئی سو آدمی جمع ہوئے ۔ یہاں تک کہ بعض انگریز پادری بھی آئے ۔ اور ہماری جماعت کے احباب شاید چالیس کے قریب تھے ۔ اور عبدالحق بھی آیا ۔ اور بہت سی بد دعائیں دیں ۔ لیکن محمد حسین بٹالوی چاروناچار مباہلہ کے میدان میں آیا ۔ مگر مباہلہ نہیں کیا ۔ اور سب لوگ معلوم کر گئے کہ وہ گریز کر گیا ۔ یہ بھی حقیقت ہے ۔ جس کا شاید دس ہزار کے قریب باشندہ امرتسر

گواہ ہوگا۔ اب جب تک پہلے مباہلہ کا فیصلہ نہ ہو۔ دوسرا مباہلہ کیونکر ہو۔ علاوہ اس کے اسی مباہلہ کی تاریخ پر میاں محی الدین لکھو کے والے اور ایسا ہی مولوی محمد جبار کو (عبد الجبار مراد ہے۔ عرفانی) کو رجسٹری کرا کر خط بھیجا گیا۔ کہ اس تاریخ پر تم بھی آکر مباہلہ کرو۔ اگر تاریخ مقررہ پر نہ آئے تو پھر کاذب ٹھیرو گے۔ مگر بحالیکہ ان کی رسیدیں بھی آگئیں۔ اور کافی مہلت بھی دی گئی۔ لیکن وہ نہ آئے۔ رسیدیں موجود ہیں۔ ایسا ہی لودھیانہ میں بھی رجسٹری شدہ خط بھیجے گئے تھے۔ اور دہلی اور پٹیالہ میں بھی۔

غلام احمد عفی عنہ ۱۹ر اگست ۱۸۹۳ء

پوسٹ کارڈ نمبر ۲۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (٭٭) نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ اس جگہ سے آپ کے خط کے جواب میں حتی الوسع توقف نہیں ہوتا۔ شاید کسی وجہ سے خط نہ پہنچ سکا ہو۔ دو رسالہ عربی چھپ رہے ہیں۔ اور ایک رسالہ نہایت عمدہ اردو میں چھپا ہے۔ شائد یہ کام ایک ماہ تک ختم ہو۔ امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے مجھ کو مطلع فرماتے رہیں گے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۵ر ستمبر ۱۸۹۳ء

نوٹ:۔ اس وقت چودھری صاحب کورٹ انسپکٹر ہو کر منٹگمری تبدیل ہو چکے تھے۔ اور محکمہ ریلوے سے دوسری طرف منتقل ہو گئے تھے۔ اب لفافہ پر حضرت اقدس لکھتے تھے:۔

بمقام منٹگمری۔ کچہری صدر۔ بخدمت مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر پولیس

(عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۰۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مبلغ دس روپیہ مرسلہ آپ کے پہنچ گئے ۔ جزاکم اللہ خیراً ۔ کتابیں ابھی چھپ رہی ہیں ۔ جس وقت آئیں گی ۔ آپ کی خدمت میں ارسال ہونگی ۔ باقی خیریت ہے ۔ امید کہ اپنے حالات سے ہمیشہ مطلع فرماتے رہیں ۔ والسلام ٭

نوٹ :۔ اس خط پر آپ نے دستخط نہیں کئے ۔ اور تاریخ بھی درج نہیں فرمائی ۔ قادیان کی مہر ۱۸ ر اکتوبر ۱۸۹۳ء کی ہے (عرفانی) ٭

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۰۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ مبلغ پچیس روپیہ مرسلہ آنمکرم پہنچ گئے ۔ جزاکم اللہ خیرا لجزاء ۔ رسالہ حمامۃ البشریٰ جو مکہ معظمہ میں بھیجا جاویگا ۔ اور تفسیر سورہ فاتحہ چھپ رہے ہیں ۔ اب کچھ چھپنا باقی ہے ۔ والسلام ٭

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان ۱۱ ر نومبر ۱۸۹۳ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۰۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عنایت نامہ پہنچا ۔ میری طبیعت چند روز سے بعارضہ تپ بیمار ہے ۔ اور درد سر اور ضعف بہت ہے

اس لئے میں زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ آپ کے دریافت طلب امور کا جواب لکھ سکتا ہوں۔ اور کسی اور وقت پر چھوڑتا ہوں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۷ر نومبر ۱۸۹۳ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۰۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۸ ۲۲ر نومبر ۱۸۹۳ء

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں اس وقت فیروز پور چھاؤنی میں ہوں۔ اتوار کو واپس قادیان جاؤں گا۔ آپ اپنے حالات خیریت سے بواپسی ڈاک مجھ کو اطلاع دیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو کلی صحت بخشے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار غلام احمد از فیروز پور چھاؤنی

نوٹ:۔ اس کارڈ پر سند رجہ ذیل السلام علیکم بھی لکھے ہوئے ہیں۔" از عاجز سید محمد سعید السلام علیکم و نیز غلام محمد کاتب۔ حامد علی السلام علیکم۔" (عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۰۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں کل ایک ماہ کے قریب سفر میں رہ کر آیا ہوں۔ امید کہ اپنی طبیعت کے حالات سے اطلاع بخشیں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۵ر دسمبر ۱۸۹۳ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۱۰)

السلام علیکم۔ اوّل بشیر و محمود کی والدہ بغرض ملاقات اپنے والد ماجد کے

فیروز پور گئے۔ پھر سنا کہ بشیر بہت بیمار ہو گیا۔ اس لئے ہم فیروز پور گئے۔ اور وہاں پچیس روز کے قریب رہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنی رضامندی اور اپنے نبی کریمؐ کی اتباع میں خورم و خورسند رکھے۔ والسلام ؛

خاکسار میرزا غلام احمدؐ از قادیان ضلع گورداسپور ۱۲ ردسمبر ۱۸۹۳ء

نوٹ: یہ خط حضرت اقدس کے ارشاد سے حضرت حکیم الامۃ نے لکھا ہے۔ اور حضرت کے دستخط بھی خود انہوں نے ہی کئے ہیں۔ اس وقت گویا حضرت حکیم الامۃ رضی اللہ عنہ حضرت کی ڈاک بھی لکھا کرتے تھے۔ اور یہ پہلا خط ہے۔ جس پر مرزاؔ کا لفظ بھی لکھا گیا ہے۔ (عرفانی)

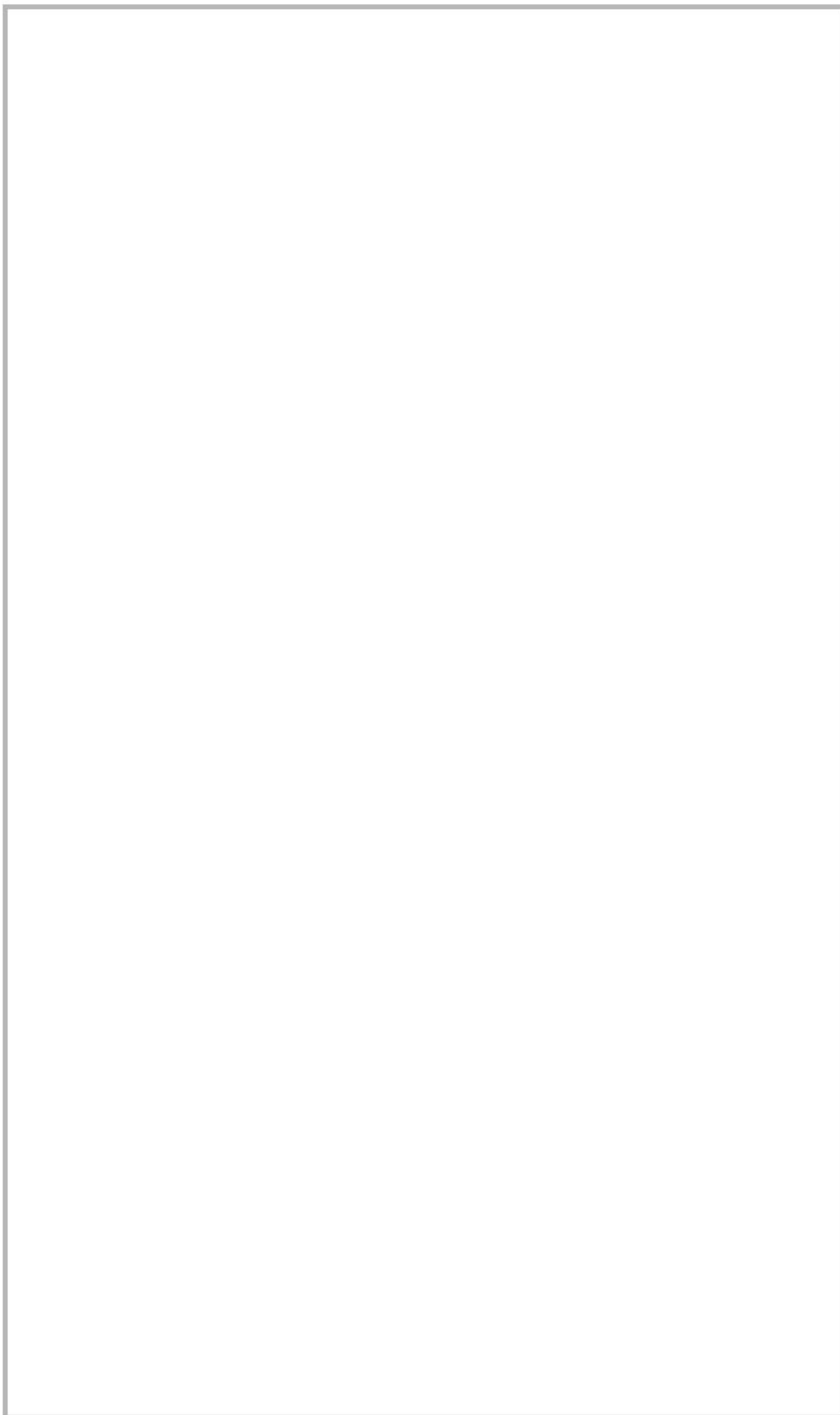
(۱۰ پوسٹ کارڈ نمبر ۲۱۱)

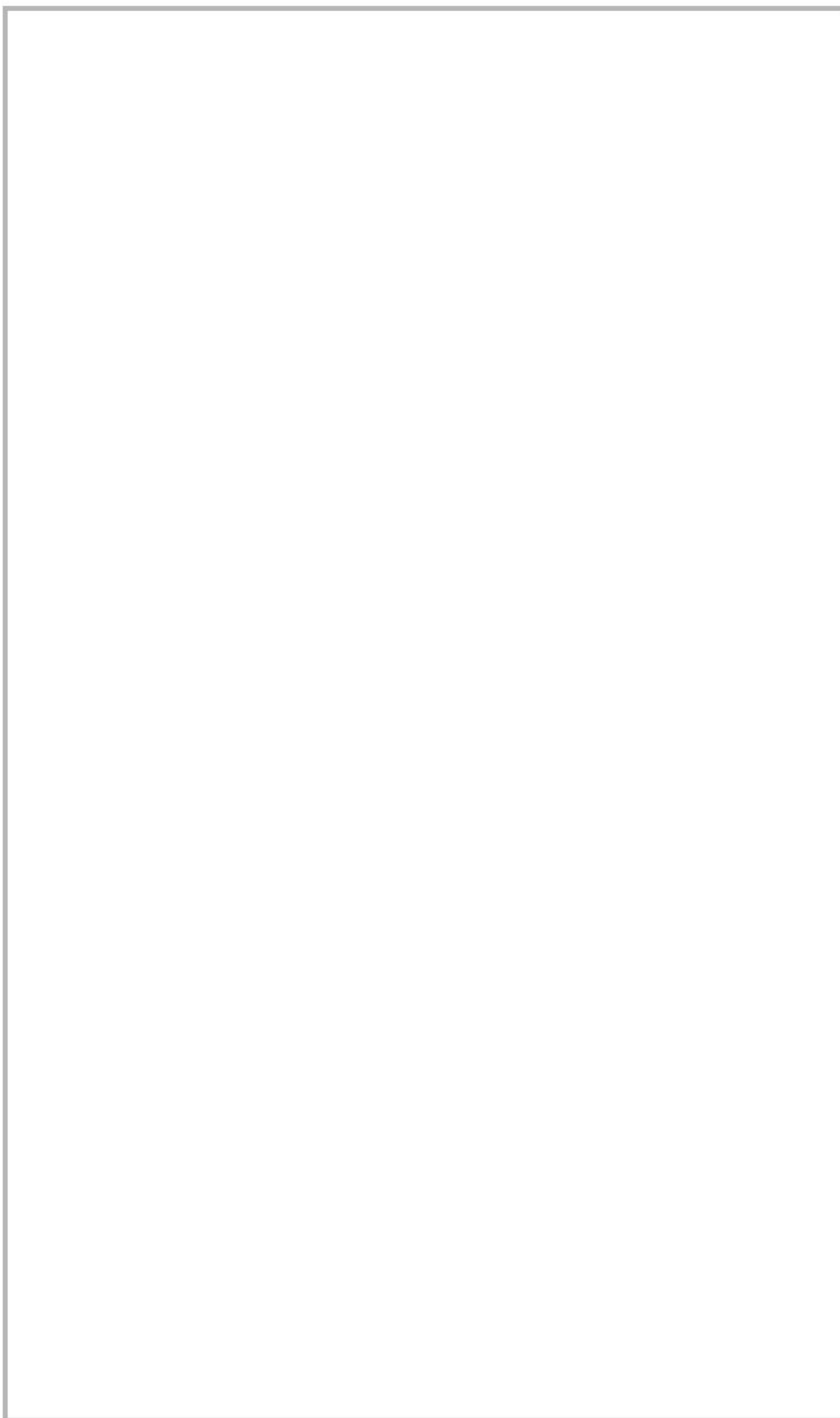
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ نے جو کوٹ کپڑا بنوانے کے لئے لکھا تھا۔ میرے خیال میں سب سے بہتر یہ ہے۔ کہ آپ ایک لحاف مہمانوں کی نیت سے بنوا دیں۔ کہ مہمانوں کے لئے اکثر لحافوں کی ضرورت ہوتی ہے زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمدؐ از قادیان

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ نہیں۔ مگر قادیان کی مہر ۲۲ ردسمبر ۱۸۹۳ء کی ہے۔ دوسری بات اس خط پر یہ ہے۔ کہ آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پورا نہیں لکھا۔ بلکہ حرف بسؔ لکھدیا ہے۔ تیسری بات یہ خط آپ کے ایثار اور اکرام ضیف کے حسنات کو آپ کی سیرت میں دکھاتا ہے۔ چودھری رستم علی صاحب آپ کے لئے ایک کوٹ تیار کرانا چاہتے ہیں۔ مگر آپ اپنے نفس اور آرام کو ترک کر کے انہیں مہمانوں کے لئے


126


127

باقی ابھی تک کوئی تازہ خبر نہیں۔ والسلام ؟

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲ر اگست ۱۸۹۴ء

بر روغن آپ کے چندہ میں جو آپ آئندہ دینگے۔ محسوب ہو جائے گا۔

(ملفوف نمبر ۲۱۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، عنایت نامہ معہ کارڈ پہنچا۔ اب تو صرف چند روز پیشگوئی میں رہ گئے ہیں ۔ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان سے بچاوے۔ شخص معلوم فیروز پور میں ہے ۔ اور تندرست اور فربہ ہے ۔ خدا تعالیٰ اپنے ضعیف بندوں کو ابتلا سے بچاوے ۔ آمین ثم آمین۔ باقی خیریت ہے ۔ مولوی صاحب کو بھی لکھیں ۔ کہ اس دعا میں شریک رہیں ۔ والسلام

خاکسار غلام احمد از قادیان ۔ ۲۲ر اگست ۱۸۹۴ء

نوٹ : یہ آتھم کی پیشگوئی کے متعلق ہے ۔ حضرت اقدس کا ایمان خدا تعالیٰ کی بے نیازی اور استغنار ذاتی پر قابل رشک ہے۔ آپ کو مخلوق کے ابتلاء کا خیال ہے (عرفانی)

(ملفوف نمبر ۲۱۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ، آتھم کی نسبت جو فیصلہ الٰہی ہے۔ حقیقت میں فتح اسلام ہے۔ جب انتہا پہنچے گا ۔ تو آپ معلوم کرینگے کہ کیا حقیقت ہے۔ مگر آپ کی استقامت اور استقلال پر نہایت خوشی ہوئی ۔ خدا تعالیٰ بہت بہت جزائے خیر بخشے۔ انشاء اللہ تجدید بیعت کا آپ کو دوہرا ثواب ہوگا ۔ اور خدا تعالیٰ گناہ بخشیگا

اور آپ پر خاص فضل کرے گا۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد از قادیان ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء

(مکتوب نمبر ۲۱۹)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خط آپ کا جو بنام صاحبزادہ سراج الحق صاحب تھا پہنچا۔ جس کے دیکھنے پر بہت ہی تعجب ہوتا ہے۔ کہ آپ ایسی خوشی کے موقع پر کیوں اس قدر اظہار اور ملال اور حزن کر رہے ہیں۔ اور نہ یہ افسوس صرف مجھ کو ہے۔ بلکہ جس قدر ہماری جماعت کے احباب اس جگہ موجود ہیں۔ وہ سب افسوس کرتے ہیں۔ اگر آپ کو حقیقت حال معلوم ہو۔ تو آپ کا ایسا غم خوشی کے ساتھ تبدیل ہو جائے۔ آپ ضرور دو چار روز کے لئے رخصت لے نے پر تشریف لاویں۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار غلام احمد ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء

نوٹ:۔ یہ مکتوب حضرت نے مخدومی حضرت سید حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کے اشتہار بہ عنوان "این مدد ہاست در اسلام چو خورشید عیاں۔ کہ بہر دور مسیحا نفسے می آید" پر ہی لکھد یا ہے۔ یہ اشتہار حضرت شاہ صاحب نے سعد اللہ لودھانوی کے جواب میں شائع کیا تھا (عرفانی) ؎

(مکتوب نمبر ۲۲۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا

محبت نامہ پہنچا۔ آتھم کی نسبت جو خدا تعالےٰ نے فیصلہ کیا۔ اس کی آپ کو کچھ بھی خبر نہیں۔ میں نے پانچہزار اشتہار چھپوایا ہے۔ تین چار دن تک آپ کی خدمت میں پہنچے گا۔ اس وقت بجائے غم کے آپ کے دل میں خوشی پیدا ہو جائیگی۔ کہ اسلام کی فتح ہوئی۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد ۸ ستمبر ۱۸۹۴ء میاں نور احمد صاحب کو السلام علیکم

(ملفوف نمبر ۲۲۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کے تردد کا حال معلوم ہوا۔ خدا تعالےٰ آپ کو اپنی طرف سے اطمینان بخشتے۔ آمین۔ رسالہ انوار الاسلام تین دن تک یا چار دن تک چھپ کر آ جائیگا امید کہ وہ آپ کے اطمینان کا موجب ہو۔ تاہم بہتر ہے۔ کہ آپ ایک ہفتہ کی رخصت لیکر ضرور ہمارے پاس آ جائیں۔ میں بباعث کثرت مہمانان پہلے اس سے خط نہیں لکھ سکا۔ بخدمت اخویم میاں نور احمد صاحب السلام علیکم۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۶ ستمبر ۱۸۹۴ء

(ملفوف نمبر ۲۲۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ عہ/ مرسلہ آں محب مجھ کو ملے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ امید کہ اشتہار چار ہزار روپیہ پہنچ گیا ہو گا۔ میری صلاح ہے۔ کہ کل اشتہار دونو پیشگوئیوں کے متعلق

رسالہ انوار الاسلام کے ساتھ شامل کر کے اپنے مخلص دوستوں کے نام بھیجے جاویں اور وہ ایک جلد میں ان کو مجلد کرالیں والسلام ؎

خاکسار غلام احمد ۲ر نومبر ۱۸۹۴ء

مجی اخویم میاں نور احمد صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا پہلا خط مجھے معلوم نہیں کہ کب پہنچا۔ شاید سہو سے نظر انداز ہو گیا۔ اگر کوئی خاص مطلب ہے۔ تو اس سے اطلاع بخشیں۔ تا اس کا جواب لکھا جاوے۔ اسوقت وقت تنگ ہے۔ اس نے زیادہ نہیں لکھا گیا۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد ۲ر نومبر ۱۸۹۴ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۲۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا محبت نامہ مجھ کو ملا۔ بہت خوب ہے۔ کہ آپ انوار الاسلام معہ جملہ اشتہارات کے مجلد کرالیں۔ اگر ایسا ہی ہر ایک صاحب کریں۔ تو بہت ہی بہتر ہوگا۔ امید کہ انوار الاسلام آپ کی خدمت میں پہنچ گئی ہوگی۔ باقی خیریت ہے۔ خاکسار

نوٹ:۔ اس مکتوب پر خاکسار لکھ کر آگے اپنا نام حضرت نہیں لکھ سکے۔ اور نہ تاریخ درج کی ہے۔ مگر مہر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ۸ر نومبر ۱۸۹۴ء کو قادیان سے پوسٹ کیا گیا ہے۔ (عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۲۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ
اللہ تعالےٰ آپ کے مقاصد کو پورا کرے۔ اگر طبیعت ایسی ہی علیل رہتی ہے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ کہ آپ اپنے آرام کے لئے کوشش کریں۔ جو منافی احکام شرع نہ ہو۔ مگر اللہ تعالےٰ پر توکل رکھیں۔ اگر معمولی طور پر سارٹیفکٹ مل جائے۔ تو بہتر ہے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۲ نومبر ۱۸۹۴ء

(ملفوف نمبر ۲۲۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ
عنایت نامہ پہنچا۔ خدا تعالےٰ آپ کو اپنی مرادات میں کامیاب کرے۔ آمین ثم آمین۔ نہایت خوشی ہوگی۔ اگر آپ کورٹ انسپکٹری پر گورداسپور تشریف لے آویں۔ جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء نزدیک آگیا۔ امید رکھتا ہوں۔ کہ آپ ضرور اس موقع پر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے تشریف لاوینگے۔ اس جلسہ احباب میں آپ کا آنا نہایت ضروری ہے ابھی سے اس کا بندوبست کر رکھیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۳ دسمبر ۱۸۹۳ء

(ملفوف نمبر ۲۲۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہٗ۔ مبلغ ۔۔ مرسلہ آنمکرم مجھ کو مل گئے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ چونکہ اب عنقریب تعطیلیں آنیوالی

ہیں۔ مجھ کو معلوم نہیں۔ کہ آپ کو فرصت ملیگی یا نہیں۔ بہت خوشی ہوگی۔ اگر آپ کو تعطیلوں میں اس جگہ آنے کا موقع ملے۔ خدا تعالےٰ آپ کو ترددات سے نجات بخشے۔ اور اپنی محبت میں ترقی عطا فرماوے۔ آمین۔ والسلام ؀

خاکسار غلام احمد عفی اللہ عنہ ۷ر دسمبر ۱۸۹۴ء

(ملفوف نمبر ۲۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ پہنچا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب معہ چند دیگر مہمانان تشریف لے آئے ہیں۔ امید کہ آپ بھی ضرور جلد تشریف لے آویں۔ اور آتے وقت کسی سے بطور عاریت دو قالین اور دو شطرنجی لے آویں۔ کہ نہایت ضرورت ہے۔ اور ہم سر کے پالان لے آویں۔ قالین اور شطرنجی والے سے کہدیں۔ کہ صرف تین چار روز تک ان چیزوں کی ضرورت ہوگی۔ اور پھر ساتھ واپس لے آوینگے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؀

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۱۹ر دسمبر ۱۸۹۴ء

(ملفوف نمبر ۲۲۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (یہ) نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

[illegible] کی ضرورت

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ میری دانست میں بھیج متواتر نماز استخارہ کے تبدیلی کیلئے پوری کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ میں سنتا ہوں۔ کہ گورداسپورہ میں کام بہت ہے۔

اور طرح طرح کے پیچیدہ مقدمات ہوتے ہیں۔ اس صورت میں تعجب نہیں کہ کوئی دقت پیش آوے۔ خدا تعالےٰ ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے۔ امید کہ اپنے حالات خیریت آیات سے مسرور الوقت فرماتے رہیں۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۶ر جنوری ۱۸۹۵ء

(ملفوف نمبر ۲۲۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اس وقت باعث تکلیف دہی یہ ہے۔ کہ مہمانوں کی آمد و رفت زیادہ ہے۔ اور اس وقت روغن زرد کا اس جگہ اس قدر قحط ہے۔ کہ بازار میں کہیں روغن نہ اچھا نہ بُرا دستیاب نہیں ہوا۔ اور آج لاچار سرسوں کا تیل ہنڈیا میں ڈال دیا گیا۔ آپ ہمیشہ عنہ ماہوار چندہ ارسال کرتے ہیں۔ بہتر ہوگا۔ کہ آپ اس ماہ کی بابت بیس عنہ روپیہ کا عمدہ روغن زرد خرید کر کے ارسال فرمادیں۔ مگر ریل میں روانہ کر کے بلٹی اس کی بھیج دیں تا جلدی پہنچ جاوے۔ اور تبدیلی کے بارہ میں اوّل استخارہ کرنا چاہیئے۔ گورداسپور میں اکثر حاکم اور شریر طبع لوگ ہیں۔

خاکسار غلام احمد۔ ۹ر جنوری ۱۸۹۵ء

نوٹ:۔ تبدیلی کے متعلق چودہری رستم علی صاحب اپنے اخلاص اور محبت کے اقتضا سے چاہتے تھے۔ کہ گورداسپور آجاویں۔ اور حضرت اقدس بھی قرب کو پسند فرماتے تھے۔ مگر لوگوں کی سازشوں اور شرارتوں کو مدنظر رکھ کر آپ جلد بازی کا مشورہ نہیں دیتے تھے۔ بلکہ ہر ایک کام کے لئے استخارہ کی ہدایت دیتے ہیں۔ اس سے آپ کا توکل علی اللہ ظاہر ہے۔ اور آپ کبھی پسند نہ کرتے۔ کہ کوئی کام اپنی

ذاتی خواہش اور خیال سے کریں۔ بلکہ ہر امر کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اسی کے سپرد کرنا انسب قرار دیتے۔ (عرفانی)

(ملفوف نمبر ۲۲۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ کل روغن کے لئے آدمی بھیجدیا گیا ہے۔ شاید آج یا کل آجاوے۔ جزاک اللہ خیراً۔ رات تہجد میں آپ کے لئے دعا کی تھی۔ اور کوئی خواب بھی دیکھی تھی۔ جو یاد نہیں رہی۔ خدا تعالیٰ جو کچھ کرے گا۔ بہتر کرے گا۔ انشاء اللہ پھر بھی توجہ سے دعا کروں گا۔ آپ سلسلہ ظاہر کے محرک رہیں۔ والسلام ٭

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲ ر فروری ۱۸۹۵ء

(ملفوف نمبر ۲۳۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ اور روغن زرد اس سے پہلے پہنچ گیا تھا۔ جزاکم اللہ خیرا آپ کے لئے جناب الٰہی میں کئی دفعہ اخلاص اور توجہ سے دعا کی گئی۔ اب انشاء اللہ وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ آپ کے لئے بہتر جانتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپکے ہم وغم کو دور کرے۔ آمین ٭

خاکسار غلام احمد عفی اللہ عنہ

۱۶ ر فروری ۱۸۹۵ء

(ملفوظ نمبر ۲۳۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ ۔
آپ کا محبت نامہ پہنچا ۔ میں نے آپ کے لئے بہت دعا کی ہے ۔ کہ اگر گورداسپور کی تبدیلی آپ کے لئے بہتر ہو ۔ اور اس میں کوئی شر نہ ہو ۔ تو خدا تعالےٰ میسر کرے ۔ یقین ہے کہ خدا تعالےٰ جو آپ کے لئے بہتر ہے وہی کرے گا ۔ اور منشی امام الدین مصنف کو میرے نزدیک کچھ ذرہ علم نہیں ۔ سمجھ پر شیطانی پردہ ہے ۔ اس کے ساتھ بحث وقت ضائع کرنا ہے ۔ لیکن بہرحال اگر آپ اس کی تحریریں بھیجدیں ۔ تو شائد کسی موقعہ پر ان کا رد کیا جائے گا ۔ مگر وہ اپنی سخت ناسمجھی سے ناپاک غلطیوں میں گرفتار رہے ۔ والسلام ۔

خاکسار غلام احمد ۷ ر مارچ ۱۸۹۵ء

نوٹ :۔ جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ آیا ہوں ۔ چودھری صاحب گورداسپورہ کی تبدیلی کے لئے کوشاں تھے ۔ اور حضرت اقدس ان کے لئے یہ دعا فرماتے تھے ۔ کہ جو ان کے لئے بہتر ہو وہ میسر آوے ۔ اور یہ بصیرت افزا یقین حضرت اقدس کا تھا ۔ کہ جو کچھ ہوگا بہتر ہوگا ۔ یہ دعا چودھری صاحب کے حق میں گورداسپور ہی کی تبدیلی کی صورت میں قبول ہوئی ۔ اور وہ یہاں نہایت عزت واحترام سے رہے ۔ اور انہیں سلسلہ کی خدمت کا قریب سے موقع ملتا رہا ۔

امام الدین مصنف جس کا اس مکتوب میں ذکر ہے ۔ یہ شخص اپنے آپ کو فاتح الکتب المبین کہتا تھا ۔ اور اس کا عقیدہ یہ تھا ۔ کہ قرآن مجید کو بائبل کے ساتھ ایک جلد میں رکھنا چاہیئے ۔ اور بھی بعض عجیب وغریب عقائد وہ رکھتا تھا ۔

(عرفانی)

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۳۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۶ / اپریل ۱۸۹۵ء

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
گورداسپور آنے سے بہت خوشی ہوئی۔ امید کہ اب وقتاً فوقتاً ملاقات ہوتی رہیگی۔
اطلاع بخشیں۔ کہ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور ہیں ہیں یا نہیں۔ اور اگر نہیں تو کب تک آئیں گے۔ کیونکہ ایک اخبار جاری کرنے کے لئے منظوری حاصل کرنی ہے۔

والسلام ٭　　خاکسار غلام احمد عفی عنہ

(ملفوف نمبر ۲۳۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
چونکہ اخراجات پریس وغیرہ اس قدر ہیں۔ کہ جس قدر معمولی آمدنی ہوتی ہے۔ اس کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے بعض دوستوں کو تکلیف دینا اس کارروائی کے لئے ضروری سمجھا گیا۔ آں مکرم اس کارخانہ کے لئے بیس ۲۰ روپیہ ماہواری چندہ دیتے ہیں۔ سو اگر بندوبست ہوسکے۔ اور فوق الطاقت تکلیف نہ ہو۔ تو اڑھائی مہینہ کا چندہ ۵۰ بھیجدیں۔ جب تک یہ اڑہائی مہینہ گذر جائیں یہ چندہ محسوب ہوتا رہے گا۔ اس طور سے ایسے ضروری وقت میں مدد پہنچ جائیگی۔ ورنہ پریسوں کے توقف میں خدا جانے کس وقت کتابیں نکلیں۔ کیونکہ تاخیر میں بہرحال آفات ہیں۔ رسالہ نور القرآن ۲ چھپ رہا ہے۔ اور ست بچن اور آریہ دھرم بعض بیرونی شہادتوں کے انتظار میں معرض تعویق میں ہے۔ والسلام ٭ خاکسار غلام احمد از قادیان ۷ / اکتوبر ۱۸۹۵ء

(ملفوظ نمبر ۲۳۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ مرسلہ آپ کے معہ شیشی عطر کے مجھ کو پہنچ گئے۔ جزاکم اللہ خیرا
باقی سب طرح سے خیریت ہے۔ تینوں رسالے چھپ رہے ہیں۔ آپ کا ڈاک کا خط
مجھ کو پہنچ گیا تھا۔ والسلام ❊

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۵ نومبر ۱۸۹۵ء

(ملفوظ نمبر ۲۳۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
عنایت نامہ پہنچا۔ بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی وحی کئی قسم کی ہوتی ہے اور وحی
میں ضروری نہیں ہوتا۔ کہ الفاظ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ بلکہ بعض
وحیوں میں صرف نبی کے دل میں معانی ڈالے جاتے ہیں۔ اور الفاظ نبی کے
ہوتے ہیں۔ اور تمام پہلی وحییں اسی طور کی ہوئی ہیں۔ مگر قرآن کریم کے
الفاظ اور معانی دونو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ
پہلی وحیوں کے معانی بھی معجزہ کے حکم میں تھے۔ مگر قرآن شریف معانی اور الفاظ
دونوں کے رُو سے معجزہ ہے۔ اور توریت میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ وہ دونو
کے رُو سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ تفصیل اسکی انشاء اللہ العزیز بروقت
ملاقات سمجھا دوں گا۔ نقل خط امام الدین بھیجدیں۔ وہ نیم مرتد کی طرح ہے۔ خاکسار غلام احمد

قرآن کریم کی وحی اور دیگر انبیاء کی وحی میں ایک امتیاز

نوٹ :۔ اس خط پر تاریخ درج نہیں ۔ اور افسوس ہے کہ لفافہ محفوظ نہیں۔ مگر سلسلہ مکتوبات ظاہر کرتا ہے ۔ کہ یہ نومبر ۱۸۹۵ء کا مکتوب ہے ۔ (عرفانی)

(ملفوف نمبر ۲۳۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اصل عکس زیر

محبی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ، افسوس کہ مجھ کو سوائے دو متواتر خط کے اور کوئی خط نہیں پہنچا ۔ چونکہ دنیا سخت ناپائدار اور اس چند روزہ زندگی پر کچھ بھی بھروسہ نہیں ۔ مناسب کہ آپ التزام توبہ اور استغفار میں بہت مشغول رہیں ۔ اور تدبّر سے تلاوت قرآن کریم کریں ۔ اور نماز تہجد کی عادت ڈالیں ۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق بخشے ۔ آمین ؛

اشتہار چار ہزار طلب " چھپ گیا ہے ۔ امید کہ آپ کو پہنچ گیا ہوگا ۔ باقی سب خیریت ہے ۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد عفی عنہ　　۔ میاں نور احمد صاحب کو السلام علیکم ۔

(ملفوف نمبر ۲۳۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ، ضروری کام یہ ہے ۔ کہ جو (باوا) نانک (صاحب) نے کمالیہ ضلع ملتان میں چلہ کھینچا تھا ۔ اس کے بارے میں منشی دار آپ صاحب سے دریافت ہو ۔ کہ کس بزرگ کی مزار پر چلہ کھینچا تھا ۔ اور وہ مزار کمالیہ گاؤں کے اندر ہے یا باہر ہے ۔ اور اس بزرگ کا نام کیا ہے ۔ اور کس سلسلہ میں وہ بزرگ داخل تھے ۔ اور کتنے برس ان کو فوت ہوئے

گذر گئے ؛

دوسرے یہ کہ کماآلیہ میں کوئی مقام چلہ نانک کا بنا ہُوا موجود ہے یا نہیں ۔ اور اس مقام کا نقشہ کیا ہے ۔ اور اس مقام کے پاس کوئی مسجد بھی ہے یا نہیں ۔ اور وہ مقام رو بقبلہ ہے یا نہیں ؟

تیسرے یہ کہ اگر منشی دارب صاحب کو کسی قسم کے (باوا) نانک (صاحب) کے سفر یاد ہوں ۔ جو گرنتھ میں موجود ہوں ۔ جو ہمارے مفید ہوں ۔ اور ان کا حوالہ یاد ہو ۔ تو وہ بھی لکھدیں ؛

چوتھے یہ کہ کیا یہ ثابت ہو سکتا ہے ۔ کہ (باوا) نانک (صاحب) کسی مسلمان بزرگ کا مرید ہُوا تھا ۔

اور آپ کی خدمت میں ایک نوٹس بھیجا جاتا ہے ۔ اس کے متعلق جہاں تک ممکن ہو دستخط کرا کر بھیجدیں ۔ اور ایسے دستخط بھی بھیجدیں ۔ اور جو گورنمنٹ کی طرف درخواست جائیگی ۔ اس پر دستخط کرائے جاویں ۔

پیچھے سے نقل درخواست اور نقشہ گواہوں کے لئے بھیج دوں گا ۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد از قادیان

نوٹ : ۔ اس خط پر بھی تاریخ درج نہیں ۔ اور لفافہ محفوظ نہیں یہ ۱۸۹۵ء کا مکتوب ہے ۔ جب کہ ست بچن زیر تالیف تھا ۔ (عرفانی)

(ملفوظ نمبر ۲۳۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ؟

رسالہ عربی طبع ہو رہا ہے ۔ اور جو آپ نے اس کی مدد کے لئے ارادہ فرمایا ہے

خدا تعالےٰ آپ کو جزائے خیر بخشے ۔ لیکن چونکہ مطبع کے لئے اس وقت روپیہ کی ضرورت ہے ۔ یعنی کاغذ وغیرہ کے لئے سو بہتر ہے ۔ کہ وہ بیس روپیہ جو آپ نے وعدہ فرمایا ہے وہ مطبع سیالکوٹ میں یعنی پنجاب پریس سیالکوٹ میں بنام منشی غلام قادر صاحب فصیح مالک مطبع ارسال فرماویں ۔ تا اس کام میں لگ جاوے ۔ کتابیں تو اکثر مفت تقسیم ہونگی ۔ مگر خرچ کی اب ضرورت ہے ۔ اور روپیہ میرے پاس نہیں بھیجنا چاہیئے ۔ فصیح صاحب کے پاس جانا چاہیئے ۔ اور اس میں لکھدیں ۔ میرے نزدیک اس قدر لمبی رخصت ابھی لینی قابل مشورہ ہے ۔

نوٹ :۔ یہ مکتوب اسی قدر ہے ۔ حضرت اقدس اپنا نام تاریخ وغیرہ کچھ نہیں لکھ سکے ۔ یہ کمال استغراق کا نتیجہ ہے ۔ (عرفانی)

(ملفوف نمبر ۲۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا محبت نامہ پہنچا ۔ امید کہ میرا کارڈ بھی پہنچا ہوگا ۔ تینوں رسالے سیالکوٹ میں چھپ رہے ہیں ۔ درمیان میں بباعث بیماری پریس مین کے توقف ہوگئی ہے ۔ لیکن اب برابر کام ہوتا ہے ۔ امید کہ انشاء اللہ القدیر جلد چھپ جائینگے ۔ شیخ رحمت اللہ صاحب گجرات نے ان رسائل کی امداد کے لئے ایک سو روپیہ سیالکوٹ میں بھیجدیا ہے وہ بمبئی گئے ہیں ۔ وہیں انشاء اللہ دربارہ تقسیم کے بلاد عرب میں بندوبست کرینگے باقی خیریت ہے ۔ والسلام ؂

خاکسار غلام احمد عفی عنہ از قادیان

ضلع گورداسپور

(ملفوف نمبر ۲۴۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کو بار بار تکلیف دیتے شرم آتی ہے۔ تمام جماعت میں ایک آپ ہی ہیں جو اپنی محنت اور کوشش کی تنخواہ کا ایک ربع ہمارے سلسلہ کی امداد میں خرچ کرتے ہیں۔ آپ کو اس صدق وثبات کا خدا تعالیٰ بدلہ دیوے آمین

اس وقت ایک شدید ضرورت کے لئے چند دوستوں کو لکھا گیا ہے اور اسی ضرورت کے لئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ اگر آپ مبلغ بیس عہ روپیہ بطور پیشگی اپنے چندہ میں سے بھیج دیں۔ تو پھر جب تک کل حساب پیشگی چندہ ملے نہ ہووے۔ آئندہ کچھ نہ بھیجیں۔ یہ روپیہ جہاں تک جلد ممکن ہو روانہ فرماویں جزاکم اللہ خیرا۔ والسلام

خاکسار غلام احمد یکم مئی ۱۸۹۶ء

آپ نے پہلے للعہ پیشگی چندہ روانہ کیا تھا۔ اور اب عہ آپ سے طلب کیا گیا ہے۔ پس جب تک یہ ساٹھ روپیہ چندہ کے ایام ختم نہیں ہونگے۔ تب تک آپ سے طلب نہ کیا جائے گا۔ والسلام ؎

(ملفوف نمبر ۲۴۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کی نسبت جو آپ نے خبر دی تھی۔ کہ بیس روز سے نکاح ہو گیا ہے۔ قادیان میں اس

خبر کی کچھ اصلیت معلوم نہیں ہوتی۔ یعنی نکاح ہو جانا کوئی شخص بیان نہیں کرتا۔ لہذا مکلف ہوں۔ کہ دوبارہ اس امر کی نسبت اچھی طرح تحقیقات کر کے تحریر فرماویں کہ نکاح اب تک ہوا یا نہیں۔ اور اگر نہیں ہوا۔ تو کیا وجہ ہے؟ مگر بہت جلد جواب ارسال فرماویں۔ اور نیز سلطان احمد کے معاملہ میں ارقام فرماویں۔ کہ اس نے کیا جواب دیا ہے؟ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۲۸ ستمبر ۱۸۹۱ء

(ملفوف نمبر ۲۴۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آج آنمکرم کا کارڈ پہنچا مجھے تعجب ہے۔ کہ بیس ۲۰ روپیہ کی رسید کے بارے میں میں نے ایک کارڈ اپنے ہاتھ سے لکھا تھا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو وہ کارڈ اسی سے گم ہو گیا۔ جس کو ڈاک میں ڈالنے کے لئے دیا گیا تھا۔ اور یا ڈاک میں گم ہو گیا۔ خدا تعالیٰ نے دعا کا کچھ تو اثر ظاہر کیا۔ کہ اس انگریز نے آپ کے گھوڑے کے بارے میں کچھ سوال نہیں کیا۔ اور پھر اس کے فضل پر امید رکھنی چاہیئے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؎

خاکسار غلام احمد ۱۲ مئی ۱۸۹۸ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۴۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

انشاء اللہ میں آپ کے صبر کے لئے کئی دفعہ دعا کروں گا۔ خدا تعالےٰ آپ کو صبر بخشے۔ اور اس لڑکے کو جس کا آپ ذکر کرتے ہیں۔ کسی تعطیل میں اپنے ساتھ لے آویں۔ والسلام ❖

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۵ فروری ۱۸۹۶ء

(ملفوظ نمبر ۲۴۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❋ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

(رضا بالقضا) محبی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ چونکہ وفات پسر مرحوم کی خدا تعالےٰ کا فعل ہے اور صبر پر وہ اجر ہے۔ جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اس لئے آپ جہاں تک ممکن ہو۔ اس غم کو غلط کریں۔ خدا تعالےٰ نعم البدل اجر عطا کر دیگا۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ خدا تعالےٰ کے خزانوں میں بیٹوں کی کمی نہیں۔ غم کو انتہا تک پہنچانا اسلام کے خلاف ہے ❖

(تعدد ازدواج اور تقویٰ) میری نصیحت محض للہ ہے۔ جس میں سراسر آپ کی بھلائی ہے۔ اگر آپ کو اولاد اور لڑکوں کی خواہش ہے۔ تو آپ کے لئے اس کا دروازہ بند نہیں علاوہ اس کے شریعت اسلام کے رُو سے دوسری شادی بھی سنّت ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے۔ کہ آپ ایک دوسری شادی بھی کر لیں۔ جو باکرہ ہو اور حسن ظاہری اور پوری تندرستی رکھتی ہو۔ اور نیک خاندان سے ہو۔ اس سے آپ کی جان کو بہت آرام ملیگا۔ انسان کی تقویٰ تعدد ازدواج کو چاہتی ہے۔ اچھی بیوی جو نیک اور موافق اور خوبصورت ہو تمام غموں کو فراموش کر دیتی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اچھی بیوی بہشت کی نعمت ہے۔ اسکی تلاش ضرو

ضرور رکھیں۔ آپ ابھی نوجوان ہیں۔ خدا تعالےٰ اولاد بہت دیدیگا۔ اس کے فضل پر قوی امید رکھیں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد ۲۷ر جون ۱۸۹۰ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۴۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ مولوی صاحب کوٹلہ مالیر کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ نواب صاحب نے چھ ماہ کے لئے مولوی صاحب کو بلایا ہے۔ مگر شائد مولوی صاحب ایک ماہ یا دو ماہ تک رہیں۔ یا کچھ زیادہ رہیں۔ حامد علی نے پختہ عزم کر لیا ہے۔ اب وہ شائد باز نہیں آئے گا۔ جب تک آخیر نہ دیکھے۔ دراصل دنیا طلبی ایک بلا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں اپنے غم کو موت کے برابر دیکھ کر رہا ہوں۔ کاش یہ غم لوگوں کو ایمان کا ہو۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ کوئی نہیں۔ مگر قادیان کی مہر ۳ر جولائی ۱۸۹۲ء کی ہے۔ چودھری صاحب ان ایام میں گورداسپور ریلوے میں تھے۔ حافظ حامد علی مرحوم نے اس وقت افریقہ جانے کا ارادہ کیا تھا۔ وہ اپنی بعض خانگی ضرورتوں اور مشکلات کی وجہ سے بہت تکلیف میں تھے۔ حضرت اقدس کا یہ منشا نہ تھا۔ لیکن حافظ صاحب کا اصرار دیکھ کر آپ نے اجازت دیدی تھی۔ گو بالطبع آپ کو پسند نہ تھا۔ نتیجہ یہی ہوا۔ کہ حافظ صاحب وہاں سے ناکام واپس آ گئے۔ اور پھر کہیں جانے کا نام لیا۔ (عرفانی)

(ملفوف نمبر ۲۴۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۔) نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
صاحبزادہ ظہور الحسن از شرارت ہائے برادر عم زادہ خود ظہور الحسین نابینا بسیار مظلوم است۔ مناسب کہ حتی الوسع بر حال اوشان نظر ہمدردی کردہ در مواسات اوشان دریغ نفرمایند۔ کہ ایں ہمدردی از قبیل اعانت مظلوماں است۔ و مبلغ چہل روپیہ رسید و انجام آتھم فرستادہ مے شود۔ والسلام ٭ خاکسار غلام احمد

(ملفوف نمبر ۲۴۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
اس وقت میں نے تاکیداً میاں منظور محمد صاحب کو کہہ دیا ہے۔ کہ ایک نقل اس خط کی جو امیر کابل کی طرف لکھا گیا ہے۔ آپ کی طرف بھیجدیں۔ امید کہ کل یا پرسوں تک وہ نقل آپ کی خدمت میں پہنچ جائیگی۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام ٭

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۱۱ر جون ۱۸۹۶ء

اور میں انشاء اللہ تعالیٰ بہ تقدیر اب دلی توجہ سے آپ کی اولاد کے لئے دعا کرونگا تسلی رکھیں۔ میں ارادہ رکھتا ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے۔ اور کثرت مصارف نہ ہو۔ مع عیال کے دو تین ماہ تک ڈلہوزی میں چلا جاؤں۔ کیا آپ کا کوئی ایسا شخص وہاں دوست ہے۔ جو اس کی معرفت مکان کا بندوبست ہو سکے۔ معہ عیال کس سواری پر جا سکتے ہیں۔ اور کرایہ کیا خرچ آئے گا۔ تحریر فرماویں ٭ والسلام خاکسار غلام احمد عفی عنہ

(ملفوف نمبر ۲۴۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خط پہنچا۔ پڑھ کر چاک کر دیا گیا۔ ڈلہوزی جانے کی تجویز ہنوز ملتوی ہے۔ کیونکہ میرا چھوٹا لڑکا زحیر کی بیماری سے سخت بیمار ہو گیا۔ کئی دن تو خطرناک حالت میں رہا اب ذرا سا افاقہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر ہنوز قابل اعتبار نہیں۔ اس حالت میں کسی طرح یہ سفر نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا چاہتا تو یہ عوارض اور موانع پیش نہ آتے۔ ان میں کچھ حکمت ہوگی۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۴؍ جون ۱۸۹۶ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۵۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اس جگہ بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے۔ دوسرے رسالہ نور القرآن کی تیاری ہے۔ اور منن الرحمٰن چھپ رہی ہے۔ آپ کی ملاقات پر مدت گذر گئی ہے۔ ضرور دو چار روز کی تعطیل پر ملاقات کے لئے تشریف لاویں۔ والسلام

خاکسار غلام احمد ۱۷؍ اگست ۱۸۹۵ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۵۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
اب عورت کی بالفعل ضرورت نہیں۔ اور میاں غلام محی الدین کے لئے جناب الٰہی میں دعا کی گئی تھی۔ خدا تعالےٰ اس کو اس سخت مشکل سے مخلصی عنایت فرما دے آمین ثم آمین۔ اور آتھم کی نسبت اب جلد اشتہار نکلنے والا ہے۔ نکلنے کے بعد ارسال خدمت ہوگا۔ والسلام ؁

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۸ راگست ۱۸۹۶ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۵۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
عنایت نامہ پہنچا۔ بابو غلام محی الدین کے لئے دعا کی گئی۔ اگر یاد دلاتے رہینگے تو کئی مرتبہ دعا کی جائیگی۔ اور برص کا نسخہ مجھ کو زبانی یاد نہیں۔ اور نہ کوئی نسخہ مجرب ہے۔ یوں تو قرابا دین میں بہت سے نسخے لکھے ہوئے ہیں۔ مگر میرا تجربہ نہیں۔ اگر کوئی عمدہ نسخہ ملا۔ تو انشاء اللہ لکھ کر بھیج دوں گا۔ والسلام ؁

خاکسار غلام احمد ۳ رستمبر ۱۸۹۶ء

(ملفوف نمبر ۲۵۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
میری طبیعت علیل رہی ہے۔ اور اب بھی علیل ہے۔ اس لئے زیادہ تحریر کی طاقت نہیں۔ میں نے اس مہمان خانہ کے لئے ضرورت اشد کی وجہ سے ایک کنوآں

لگوانا شروع کیا تھا۔ چند دوستوں کو چندہ کے لئے تکلیف بھی دی گئی۔ مگر وہ چندہ ناکافی رہا۔ اب کنوئیں کا کام شروع ہے۔ مگر روپیہ کی صورت نادار دیکھا ہوں۔ اگر آپ دو ماہ کا چندہ چالیس روپیہ بھیجدیں۔ تو شائد اس سے کچھ مدد مل سکے۔ ابھی کام بہت ہے۔ بلکہ عمارت بھی شروع نہیں ہوئی۔ بوجہ ضعف کے زیادہ لکھ نہیں سکتا۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۷ ستمبر ۱۸۹۶ء

(ملفوف نمبر ۲۵۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی محبی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کی خدمات متواترہ سے مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر بخشے اس وقت بباعث قحط اور کثرت مہمانوں کے ضرورتیں ہیں۔ اخراجات کا کچھ ٹھکانا نہیں اب آٹے کی قیمت کے لئے ضرورت ہے۔ اس لئے مکلّف ہوں کہ اگر ممکن ہو سکے۔ تو پھر آپ مبلغ چالیس روپیہ بطور پیشگی بھیجدیں۔ کہ بہت ضرورت درپیش ہے۔ اور مجھ کو اطلاع دیں۔ کہ یہ روپیہ کس مہینہ تک آپ کے وعدہ چندہ کا متکفل رہے گا تا اس وقت تک آئندہ تکلیف دینے سے خاموشی رہے۔ یہ امر ضرور تحریر فرما دیں۔ کہ یہ روپیہ فلاں انگریزی مہینہ تک بطور پیشگی پہنچ گیا ہے۔ باقی سب خیریت ہے۔ امید کہ دسمبر کی تعطیلات میں آپ تشریف لادیں گے۔ والسلام ؛

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۴ نومبر ۱۸۹۶ء

یہ خط آپکی خدمت میں ضرورت کے وقت لکھا گیا ہے۔ ورنہ بے وقت آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ تھا۔ اور نیز اس عالت میں کہ اس وقت آپ کو گنجائش نہیں۔ والسلام ؛

(ملفوف نمبر ۲۵۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (٭) نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی مکرمی منشی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اب تو آپ کی ملاقات پر مدت گذر گئی۔ باعث تکلیف دہی یہ ہے۔ کہ اگر اپنے چندہ کو دو ماہہ بھیجدیں یعنی للعہ تو اس وقت خرچ کی ضرورت پر کام آوے۔ والسلام ٭

خاکسار غلام احمدؐ ۹ دسمبر ۱۸۹۶ء

جس وقت تک آپ کا یہ روپیہ ہوگا۔ اس سے اطلاع بخشیں ٭

(ملفوف نمبر ۲۵۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ باعث عذر مرض کچھ مضائقہ نہیں کہ آپ روزہ رمضان نہ رکھیں۔ کسی اور وقت پر ڈال دیں۔ کتابوں کی روانگی کے لئے کہدیا ہے۔ بس بھی بدستور بیمار رہا جاتا ہوں۔ ہر ایک امر خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ والسلام ٭

خاکسار مرزا غلام احمدؐ عفی عنہ فروری ۱۸۹۷ء

نوٹ:۔ یہ پہلا خط ہے۔ جس پر آپ نے مرزا کا لفظ اپنے نام کے ساتھ تحریر فرمایا ہے (خاکسار عرفانی)

(ملفوف نمبر ۲۵۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
نقل حکم نوٹس اور اظہار نورالدین عیسائی پہنچ گیا۔ مگر چٹھہ انگریزی ہے۔ اور تیز روبکار فارسی جس کے رُو سے بریت ہوئی وہ کاغذات نہیں پہنچے۔ امید آتے وقت ضرور ساتھ لے آویں۔ اور ضرور آ جائیں۔ اُجرت کا حال معلوم نہیں ہوا۔ آپ جس وقت آویں گے۔ آپ کے ہاتھ تمام اُجرت بھیجی جاوے گی۔ والسلام

خاکسار غلام احمد عفی عنہ ۲۷ر اگست ۱۸۹۷ء

اور جو صاحب آنا چاہتے ہیں۔ ابھی تک ان کے لئے کوئی مکان مجھکو نہیں ملا۔ بہتر ہے۔ کہ جس وقت مکان ملے اس وقت آویں خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

(ملفوف نمبر ۲۵۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ شاید ہفتہ سے زیادہ ہو گیا۔ کہ دوا مطلوبہ آپ کی طرف آہنی ڈبیا میں بھیجدی گئی ہے جو آپ نے بھیجی تھی۔ تعجب ہے۔ کہ اب تک آپ کو نہیں پہنچی۔ جس کو آپ نے ڈبیا دی تھی۔ اسی کے ہاتھ میں دوا بھیجی گئی تھی باقی خیریت ہے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

اشتہار جب چھپے گا۔ بھیج دیا جائے گا۔

(ملفوف نمبر ۲۵۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ
آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ شاید ہفتہ سے زیادہ ہو گیا۔ کہ دوا مطلوبہ آپ کی طرف سے آہنی ڈبیا میں بھیجدی گئی ہے۔ جو آپ نے بھیجی تھی تعجب ہے۔ کہ اب تک آپ کو نہیں پہنچی۔ جس کو آپ نے ڈبیا دی تھی۔ اس کے ہاتھ میں دوا بھیجی گئی ہے۔ باقی خیریت ہے۔

خاکسار غلام احمد عفی اللہ عنہ ۱۲ ستمبر ۱۸۹۷ء

اشتہار جب چھپے گا۔ بھیجدیا جاوے گا۔

دینا نگر میں ایک قسم کا سفید اور شفاف شہد آیا کرتا ہے۔ آپ تلاش کرا کر ایک بوتل سفید اور تازہ شہد کی ضرور ارسال فرماویں۔ غلام احمد

(مکتوب نمبر ۲۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔
آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ اور بعد پہنچنے خط کے جناب الٰہی میں آپ کے لئے دعا کی گئی۔ اور انشاء اللہ رات کو دعا کروں گا۔ معلوم نہیں کہ سرکاری انتظام کے موافق اب آپ کتنے روز اور گورداسپورہ میں ٹھیریں گے۔ باقی تا دم حال بفضلہ تعالیٰ سب خیریت ہے۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۱۹ جنوری ۱۸۹۹ء

نوٹ: تاریخ ۱۹ جنوری ۱۸۹۸ء درج ہے۔ جو غالباً ۱۸۹۹ء ہے (عرفانی)

(ملفوظ نمبر ۲۶۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔

عنایت نامہ پہنچا ۔ میں بہت ضروری سمجھتا ہوں ۔ کہ اس مقدمہ کی نقل جو محمد حسین پر ہُوا تھا ، ۳ر جنوری ۱۸۹۹ء سے پہلے جو تاریخ پیشی مقرر ہے ۔ مجھ کو پہنچ جاوے کیونکہ محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر نے محمد حسین کی صفائی کرتے ہوئے اپنے اظہار میں بیان کیا ہے ۔ کہ یہ بہت نیک چلن آدمی ہے ۔ کوئی مقدمہ اس کی طرف سے یا اس پر نہیں ہُوا ۔ مگر اس جگہ سے آدمی آنا البتہ مشکل ہے ۔ اسی جگہ سے خواہ اخویم بابو محمد صاحب کے ذریعہ سے کسی کو مقرر کرکے درخواست دلا دینا چاہیئے ۔ اور پھر جہاں تک ممکن ہو ۔ وہ درخواست جلد بذریعہ رجسٹری پہنچا دینی چاہیئے ۔ محمد بخش نہایت ناپاک اور جھوٹا اظہار دیا ہے ۔ اور صاف لکھوا دیا ہے ۔ کہ یہ اور ان کی تمام جماعت بدچلن ہیں ۔ اوّل کسی کے مارنے کی پیشگوئی کر دیتے ہیں ۔ پھر پوشیدہ ناجائز کوششوں کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کو پورا کرنا چاہتے ہیں ۔ اور میں قادیان میں اسی خیال سے دوسرے تیسرے روز ضرور جاتا ہوں ۔ اسی وجہ سے مجھے سب کچھ معلوم ہے ۔ اور ان کا چلن اچھا نہیں خراب اور خطرناک آدمی ہیں ۔ مگر محمد حسین نیک بخت اور اچھے چلن کا آدمی ہے ۔ کوئی بُری بات اس کی کبھی سُنی نہیں گئی ۔ ایسے گندہ اظہار کی وجہ سے کل میں نے گواہوں کی طلبی اور خرچہ کے لئے چار سو روپیہ کے قریب روپیہ عدالت میں داخل کیا ہے ۔ تین سو روپیہ میں نے دیا تھا ۔ اور ایک سو گوردا سپور سے قرضہ لیا گیا ۔ اور وکیلوں کو جو کچھ ۲۷ رجنوری کی پیشی میں دینا ہے ۔ وہ ابھی باقی ہے ۔ شاید پانچسو روپیہ کے قریب دینا پڑیگا اور یقیناً اس کے بعد ایک یا دو پیشیاں ہونگی تب

تب مقدمہ فیصلہ پائے گا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ پوشیدہ طور پر اس مقدمہ کے لئے ایک جماعت کوشش کر رہی ہے۔ اور چندے بھی بہت ہو گئے ہیں۔ آپ اگر ملاقات ہو۔ تو اخویم بابو محمد صاحب کو لکھدیں۔ کہ میں نے انتظام کیا ہے۔ کہ اس خطرناک مقدمہ میں جو تمام جماعت پر بد اثر ڈالتا ہے جماعت کے لوگوں سے چندہ لیا جاوے۔ سو اس چندہ میں جہاں تک گنجائش ہو۔ وہ بھی شریک ہو جائیں۔ لیکن ۲۷ر جنوری ۱۸۹۹ء سے پہلے اپنی مالی مدد سے ثواب آخرت حاصل کریں۔ اور اخویم سید عبد الہادی صاحب کو بھی اس سے اطلاع دے دیں۔ اب کی دفعہ مخالفوں کی طرف سے نہایت سخت حملہ ہے اب صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت پر دیندار اور مخلص دوستوں کو مالی مدد سے جلد اپنا صدق دکھلانا چاہیئے۔ آپ کی طرف سے للعہ عین وقت پر پہنچ گئے۔ وہ آپ کے چندہ میں داخل ہیں۔ اب انبالہ میں بابو محمد صاحب اور سید عبد الہادی باقی ہیں۔ اگر ملاقات ہو تو بجنسہ یہ خط ان کے پاس بھیجدیں۔ اور تاکید کر دیں۔ کہ ۲۷ر جنوری ۱۸۹۹ء سے پہلے ہر ایک مالی امداد پہنچنی چاہیئے۔ تاکہ وکیلوں کو دینے کے لئے کام آوے۔ چند پیشیاں محض شیخ رحمت اللہ صاحب کے مال سے ہوئی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے تین وکیلوں کے مقرر کرنے میں ایک ہزار روپیہ کے قریب خرچ کر دیا ہے۔ جو اب تک پیشیوں میں دیتے رہے ہیں۔ خدا تعالے ان کو جزائے خیر دے۔ اب کی پیشی میں چار ہزار روپیہ ضمانت کے لئے لائے تھے۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

مجھے فرصت نہیں ہوئی۔ کہ بابو صاحب کی طرف علیحدہ خط لکھوں۔ یہ آپ کے ذمہ ہوگا۔ کہ دونو صاحبوں کو پیغام پہنچا دیں۔ اور خط دکھلا دیں۔

(ملفوف نمبر ۲۶۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
آج کی ڈاک میں غلام محی الدین صاحب نے آپ کی طرف سے مبلغ پچاس روپیہ در
بھیجے ہیں۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء۔ ابھی وہ دس روپیہ نہیں آئے۔ اس نازک وقت میں
آپ کی طرف سے مجھے وہ مدد پہنچی ہے۔ کہ میں بجز دعا کے اور کچھ بیان
نہیں کر سکتا۔ مجھے بباعث شدت زکام اور درد چشم اور پانی جاری ہونیکے طاقت
نہ تھی۔ کہ کاغذ کی طرف نظر بھی کر سکوں۔ مگر بہر صورت اپنے پر جبر کرکے یہ چند سطریں
لکھی ہیں۔ کل کا اندیشہ ہے۔ خاص کر کچہری کے دن کا۔ کہ اللہ تعالےٰ آنکھوں کا درد
اور بند رہنے سے بچا دے۔ نہایت خوف ہے۔ والسلام ؛

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۵ جنوری ۱۸۹۹ء

اس سے پہلے آج ہی ایک خط صبح روانہ کر چکا ہوں ؛

(ملفوف نمبر ۲۶۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مبلغ
لعہ ۹۹ مرسلہ آپ کے بذریعہ منی آرڈر پہنچے تھے۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء۔ آپ ہر ایک
موقعہ پر اپنی مخلصانہ خدمات کا رضامندی اللہ جلشانہ کے لئے ثبوت
دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزاء خیر بخشے۔ آمین ؛

کل میں مقدمہ پر جاؤں گا۔ میری آنکھ اس وقت اس قدر دکھتی ہے۔ کہ اللہ
تعالےٰ رحم فرمادے۔ اسی دردناک حالت میں میں نے یہ خط لکھا ہے۔ تا آپ کو اطلاع
دیدوں۔ بباعث شدت درد آنکھ زیادہ لکھنے کی طاقت نہیں۔ والسلام ؛

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۵ جنوری ۱۸۹۹ء

(ملفوظ نمبر ۲۶۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (٭٭) نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ پہنچا۔ آپ کو خبر پہنچ گئی ہوگی۔ کہ پہلی سب کارروائی کالعدم ہو چکی ہے۔ اور اب نئے سرے نوٹس جاری ہوگا۔ تاریخ مقدمہ ۱۴ فروری ۱۸۹۹ء قرار پائی ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے۔ کہ دفتر انگریزی کے کلارک پیشگوئی بابت آتھم اور پیشگوئی بابت لیکھرام اور پیشگوئی حال کا ترجمہ کرکے پیش کریں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ نیت بخیر نہیں ہے۔ محمد حسین کو غالباً بری کر دیا ہے۔ اور اس گروہ کے لوگ یہی مشہور کرتے ہیں۔ اور اس کی نسبت نوٹس بھیجنے کی کچھ بھی تیاری نہیں۔ وہ لوگ بہت خوش ہیں۔ اس حاکم نے ایک ٹیڑھی لکیر اختیار کی ہے۔ کہ قانون سے اس کا کچھ تعلق نہیں۔ محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر بڑی شوخی اور بدزبانی سے ظاہر کر رہا ہے۔ اور علانیہ ہر ایک کے پاس کہتا ہے۔ کہ میں ضمانت کراؤں گا۔ سزا دلاؤں گا۔ اور ظاہراً یہ بات سچ معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ مجسٹریٹ اس کی بڑی عزت کرتا ہے۔ اور بڑا کچھ اختیار رہے۔ ہر ایک دفعہ میں دیکھتا رہا ہوں۔ کہ میری نسبت اس کی نیت نیک نہیں ہے بیمار چندو بھی بگڑا ہوا ہے۔

جمعہ کی رات میں نے خواب دیکھا ہے۔ کہ ایک شخص کی درخواست پر میں نے دعا کرکے ایک پتھر یا لکڑی کی ایک بھینس بنا دی ہے۔ اس بھینس کی بڑی بڑی آنکھیں ہیں۔ ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس مقدمہ کے متعلق یہ خواب ہے۔ کیونکہ پتھر یا لکڑی سے وہ منافق حاکم مراد ہے۔ جس کا ارادہ یہ ہے۔ کہ بدی پہنچا دے اور جس کی آنکھیں بند ہیں۔ اور پھر بھینس بن جانا اور بڑی بڑی آنکھیں ہو جانا۔ اسکی

تعبیر معلوم ہوتی ہے۔ کہ یکدفعہ کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں۔ جن سے حاکم کی آنکھیں کھل جائیں سب مجھے یاد ہے۔ کہ جب میں نے بھینس بنائی ہے۔ تو اس نشان کے ظاہر ہونے سے کہ خدا تعالےٰ نے ایک لکڑی یا ایک پتھر کو ایک سفید حیوان بنا دیا جو دودھ دیتا ہے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور یکدفعہ سجدہ میں گرا ہوں۔ اور بلند آواز سے کہتا ہوں۔ ربی الاعلیٰ ربی الاعلیٰ۔ اور سجدہ میں گرنے کی بھی یہی تعبیر ہے۔ کہ دشمن پر فتح ہے۔ اسی کی تائید میں کئی الہامات ہوئے ہیں۔ ایک یہ الہام ہے:۔

انا تجالدنا فانقطع العدو واسبابہ۔ یعنی ہم نے دشمن کے ساتھ تلوار سے لڑائی کی۔ پس دشمن ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور اس کے اسباب بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے آئندہ خدا تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ اور اس خواب اور الہام کا مصداق کونسا امر ہے؟ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ محمد بخش کے کہاں گھر ہیں؟ اور ذات کا کون ہے۔ مجھے سرسری طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ذات کا ۔۔ ہے۔ اور گوجرانوالہ میں اسکے گھر ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ نظام الدین اس کے ایک شادی پر گوجرانوالہ میں گیا تھا۔ اور تنبول دیا تھا۔ اگر اس کا کچھ پتہ آپ کو معلوم ہو تو ضرور مطلع فرماویں۔ والسلام

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۵ر فروری ۱۸۹۹ء قادیان

(ملفوف نمبر ۲۶۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۷۸۶) نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۱۲ر فروری ۱۸۹۹ء

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں پٹھان کوٹ سے واپس آ گیا۔ ۲۲ر فروری ۱۸۹۹ء میرے بیان کے لئے اور فیصلہ کے لئے سفر ہوئی ہے۔ حالات بظاہر ابتر اور خراب معلوم ہوتے ہیں۔ محمد حسین

اور محمد بخش کے اظہارات تعلیم سے کامل کئے گئے ہیں۔ مجھ پر محمد حسین نے بغاوت سرکار انگریزی اور قتل لیکھرام کا اپنے بیان میں الزام لگایا ہے۔ محمد بخش نے لکھوایا ہے۔ ان کی حالت بہت خطرناک ہے۔ سرحدی لوگ آتے ہیں۔ اب بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتاہے۔ وہی ہوتاہے۔ دشمنوں نے افتراء میں کچھ فرق نہیں کیا۔ میں نے آتے وقت حکیم فضل الدین صاحب کو ایک درخواست لکھدی تھی۔ اور مبلغ عہ چار گواہوں کے طلب کرانے کے لئے دیدیئے تھے۔ مگر نہایت خراب حالت ہے۔ کچھ امید نہیں۔ کہ طلب کئے جاویں۔ منجملہ ان گواہوں کے ایک رانا جلال الدین خاں ہیں۔ دوسرے شیخ ملک یار اور تیسرے منشی غلام حیدر تحصیلدار چوتھے محمد علی شاہ صاحب ساکن قادیان۔ لوگ کہتے ہیں کہ رانا جلال الدین خانصاحب اگر طلب بھی ہوئے تو محمد بخش اور دوسرے لوگ کوشش کرینگے۔ کہ اس کا اظہار اپنی مرضی کے موافق دلادیں۔

ہرچہ مرضی مولیٰ ہماں اولیٰ

اوّل تو مجھے امید نہیں۔ کہ طلب کئے جاویں۔ مجسٹریٹ خواہ نخواہ درپے توہین اور سخت بدظن معلوم ہوتاہے۔ میرے وکیلوں نے یہ حالات دریافت کرکے یہی چاہا تھا۔ کہ چیف کورٹ میں مثل کو منتقل کرادیں۔ لیکن یہ بات بھی نہیں ہوسکی۔ اگر آپ کو رانا جلال الدین خاں کی نسبت کچھ مشورہ دینا ہو تو اطلاع بخشیں۔ حالات سے معلوم ہوتاہے۔ کہ اوّل تو مجسٹریٹ گواہ بلانے منظور نہیں کریگا۔ چنانچہ وہ پہلے بھی ایسا کرچکاہے۔ اور کرے بھی تو غالباً بند سوال بھیجے گا۔ رانا جلال الدین خاں کا مقام گوجرانوالہ لکھایا گیاہے۔ شاید وہیں ہیں یا اور جگہ ہیں۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

(ملفوف نمبر ۲۶۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ میری گواہی کے لئے رانا جلال الدین خانصاحب
عدالت میں طلب کئے گئے ہیں۔ اور ۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء تاریخ پیشی مقرر ہے۔
اور چونکہ محمد حسین نے صاف طور پر لکھوا دیا ہے۔ کہ ظن غالب ہے۔ کہ لیکھرام کے
قاتل یہی ہیں۔ اس لئے لیکھرام کی مسل بھی طلب ہوئی ہے۔ زیادہ خیریت ہے والسلام۔
خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ

نوٹ:۔ اس خط پر تاریخ کوئی نہیں۔ مگر تسلسل خط وکتابت سے واضح ہے۔
کہ یہ ۱۶ر فروری ۱۸۹۹ء کے بعد کا ہے (عرفانی)

(ملفوف نمبر ۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء کو مقدمہ پیش ہوکر بغیر لینے گواہوں کے مجھے بری کیا گیا۔ استغاثہ
کی طرف سے گواہی گذر چکی تھی۔ اور فریقین کے لئے دو نوٹس لکھے گئے۔ اور ان پر دستخط
کرائے گئے۔ جن کا یہ مضمون تھا۔ کہ نہ کسی کی موت کی پیشگوئی کریں گے۔ اور نہ دجال۔
کذاب۔ کافر کہیں گے۔ اور نہ قادیان کو چھوٹے کاف سے لکھیں گے۔ اور نہ بٹالہ کو
طاء کے ساتھ اور گالیاں نہیں دینگے۔ اور ہدایت کی گئی۔ کہ یہ نوٹس عدالت کی
طرف سے نہیں ہے۔ اور نہ اس کو مجسٹریٹ کا حکم سمجھنا چاہئے۔ صرف خدا کے سامنے
اپنا اقرار سمجھو۔ قانون کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ ہمارا کچھ دخل نہیں۔ مجھے کہا گیا
کہ آپ کو ان کی گندی گالیوں سے تکلیف پہنچی ہے۔ آپ اختیار رکھتے ہیں۔ کہ بذریعہ
عدالت اپنا انصاف لیں۔ اور مسل خارج ہوکر داخل دفتر کی گئی۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۷ ر فروری ۱۸۹۹ء

نوٹ:۔ میرا خیال ہے۔ کہ ۲۷ ر فروری ۱۸۹۹ء ہے۔ جلدی سے ۷ ر فروری ۱۸۹۹ء لکھا گیا ہے (عرفانی)

(مکتوب نمبر ۲۶۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بلٹی آم پہنچکر آج دونو چیزیں آم اور بسکٹ میرے پاس پہنچے۔ جزاکم اللہ خیراً۔ افسوس کہ آم کل کے کل گندے اور خراب نکلے۔ اسی خیال سے میں نے رجسٹری شدہ خط آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ تا ناحق آپ کا نقصان نہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ آم اس خط کے پہونچنے سے پہلے روانہ ہو چکے تھے۔ افسوس کہ اس قدر خرچ آپ کی طرف سے ہوا۔ خیر انما الاعمال بالنیات۔ کل میرے نام ایک پروانہ تحصیل سے آیا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ پتہ بتاؤ۔ کہ عبدالواحد اور عبدالغفور اور عبدالجبار کہاں ہیں۔ خدا جانے اس میں کیا بھید ہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام ؎

خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

(مکتوب نمبر ۲۶۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آم مرسلہ آنمکرم پہنچے۔ جزاکم اللہ خیرا لجزاء۔ اگر ممکن ہوسکے۔ تو اسی قدر اور آم بھیجدینا۔ کیونکہ مہمان عزیز بہت ہیں۔ بہت شرمندگی ہوتی ہے۔ اگر کوئی چیز آدے اور بعض محروم

رہیں۔ افسوس کہ آپ کو عقیقہ پر رخصت نہ مل سکی۔ خیر دوسرے موقعہ پر سہی۔ مسمی عبد الحمید گرفتار ہو کر گورداسپور میں آگیا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ پھر مقدمہ بنایا جاوے گا۔ خدا تعالےٰ ہر ایک بہتان سے بچاوے۔ مثل سے کسی قدر صفائی سے ظاہر ہے۔ کہ پہلا اظہار عبد الحمید کا جھوٹا تھا۔ جو پادریوں کی تحریک سے لکھا گیا ہے۔ مگر پھر تفتیش ہوگی۔ کہ کونسا اظہار جھوٹا ہے۔ شائد اب پادریوں کو پھر کسی جلسازی کا موقعہ ملے۔ اور پھر اس کو طمع دیکر یہ بیان لکھوادیں۔ کہ پہلا اظہار ہی سچا ہے اور دوسرا جھوٹا۔

کچھ معلوم نہیں۔ کہ ایسا صاف مقدمہ فیصل شدہ پھر کیوں دائر کیا گیا ہے۔ سزا اگر عبد الحمید کو دینا تھا۔ تو پہلا حاکم دے سکتا تھا۔ اور سزا دینے کے لئے بہت سی تحقیقات کی ضرورت نہیں۔ عبد الحمید خود اقرار لکھاتا ہے۔ یعنی کپتان ڈگلس صاحب کے روبرو کا پہلا اظہار میرا جھوٹا ہے۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۳۰ جون ۱۸۹۹ء

(ملفوظ نمبر ۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ملاحظہ میں نے آم پہنچنے سے پہلے لکھا تھا۔ اب اس وقت جو وقت عصر ہے۔ آم آئے۔ اور کھولے گئے۔ تو سب کے سب گندے اور سڑے ہوئے نکلے۔ اور چند بصورت بیداغ معلوم ہوئے ان کا مزہ بھی تلخ رسوت کی طرح ہو گیا تھا۔

غرض سب پھینک دینے کے لائق ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ آپ نے اس قدر تکلیف اٹھائی۔ اور خرچ کیا۔ اور ضائع ہوا۔ مگر پھر بھی ضائع نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ کو بہرحال ثواب ہوگیا۔ اب یہ خط اس لئے دوبارہ لکھتا ہوں۔ کہ آپ دوبارہ خرچ سے بچے رہیں۔ اگر آپ کا دوبارہ بھیجنے کا ارادہ ہو۔ تو سرولی کا آم جو سبز اور نیم خام اور سخت ہو بھیجیں۔ یہ آم ہرگز نہ بھیجیں۔ زیادہ خیر یت ہے۔ والسلام۔

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ یکم جولائی ۱۸۹۹ء

خط اس غرض سے رجسٹری کرا کر بھیجا گیا ہے۔ کہ تا تسلی ہو کہ پہنچ گیا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ آپ ایسے ہی آم بھیجدیں۔ اور ناحق اسراف ہو۔ بجز اس قسم کے جس کو سرولی کہتے ہیں۔ اور کوئی قسم روانہ نفرمادیں۔ اور وہ بھی اس شرط سے کہ آم سبز اور نیم خام ہوں۔ تا کسی طرح ایسی شدت گرمی میں پہنچ سکیں۔ والسلام۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

(مکتوب نمبر ۱/۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید کہ اشتہار ۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء جس کے ساتھ جلسۃ الوداع کا بھی ایک پرچہ ہے۔ آپ کے پاس پہنچ گیا ہوگا۔ اب باعث تکلیف دہی یہ ہے۔ کہ اخویم مولوی محمد علی صاحب کی نسبت جو گورداسپور میں تحریک کی گئی تھی۔ اس کو حد سے زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ اور درحقیقت اس طرح پر مولوی صاحب کا بڑا حرج ہوگا

ہے۔ کہ اگر آخر کار لوگ کسی رشتہ سے انکار کریں۔ تو کتنے اور عمدہ رشتے اسی انتظار میں ان کے ہاتھ سے چلے گئے۔ یہ ایسا طریق ہے۔ کہ خواہ مخواہ ایک شخص پر ظلم ہو جاتا ہے۔ جب اسی انتظار میں دوسرے لوگ بھی ہاتھ سے نکل جائیں گے۔ چنانچہ بعض ہاتھ سے چلے گئے ہیں۔ تو کس قدر یہ امر باعث تکلیف ہے۔ لڑکی والے بعض اوقات دس روز بھی توقف ڈالنا نہیں چاہتے۔ بلکہ توقف سے وہ لاپروائی سمجھتے ہیں۔ اس لئے ناحق نقصان ہو جاتا ہے۔ مناسب ہے۔ کہ آپ رجسٹری کرا کر ایک مفصل خط ان کو لکھدیں۔ کہ وہ ایک شریف اور مہذب ہیں۔ آپ کے لئے انہوں نے دوسرے کئی رشتوں کو ہاتھ سے دیا ہے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ اب آپ اپنے جواب باصواب سے جلد ان کو مسرور الوقت کریں۔ اور پھر اگر وہ کسی ملازمت کے شغل میں لگ گئے۔ تو فرصت نہیں ہوگی۔ یہی دن ہیں۔ کہ جن میں وہ اپنی شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کسی پہلی شادی کا ذکر درمیان میں آوے۔ تو آپ کہدیں۔ کہ پہلی شادی تھی۔ وہ رشتہ طلاق کے حکم میں ہے۔ اس سے وہ کچھ تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔ اور شاید طلاق بھی دیدیا ہے۔ غرض اس کا جواب آپ دوسری طرف سے بہت جلد لیکر جہاں تک جلد ممکن ہو سکے بھیجدیں۔ میں ڈرتا ہوں۔ کہ یہ توقف ان کی اس طرف کے لئے بہت حرج کا باعث نہ ہو جاوے۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام ؛

(ملفوف نمبر ۲۷۲)

حضرت اقدس نے یہ مکتوب چودھری صاحب کے مرسلہ خط کی پشت پر ہی لکھدیا ہے۔ اور اسی طرح پر وہ اصلی خط بھی محفوظ ہے۔

میں نے پسند کیا۔ کہ پہلے اس خط کو درج کردوں۔ پھر حضرت کا اصل مکتوب جو اس کے جواب میں ہے (عرفانی)

(چودھری رستم علی صاحب کا خط)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور پرنور رہنما نیاز ہادینا حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ سرفراز نامہ حضور کا صادر ہوا۔ باعث افتخار ہوا۔ آج تک اشتہار کوئی بھی اس عاجز کے پاس قادیان سے صادر نہیں ہوا۔ امیدوار کہ براہ نوازش دو دو چار چار کاپیاں مرحمت فرمائی جاویں۔ مولوی محمد علی صاحب کی بابت گوردا سپور سے جو جواب آیا۔ اس کی بابت پہلے نیاز نامہ میں عرض کر چکا ہوں۔ یعنی اس میں جواب سمجھنا چاہیئے۔

اب رہا یہاں پر جو ہمارے سررشتہ دار صاحب خواہشمند ہیں۔ ان کی دو لڑکیاں ہیں اگر ان میں سے کوئی پسند آجاوے۔ تو بابو مذکور بہت خوش ہوسکتا ہے۔ مگر اس کی متلون مزاجی پر مجھے پورا اعتماد نہیں ہے۔ یہ لشکری لوگ ہیں۔ گو شریعت کی پابندی کا دعویٰ ہے۔ گر وقت پر اگر ایسی ایسی شرائط پیش کرتے ہیں۔ کہ جو مشکل ہوں مثلاً مہر کی تعداد بہت زیادہ۔ مگر اس کی لڑکیوں میں سے کوئی پسند آجاوے۔ تو پھر ایسی شرائط پہلے ہی طے کرلی جاویں۔

میری حالت بہت خراب ہے۔ گناہوں میں گرفتار رہوں۔ کیا کروں کوئی صورت رہائی کی نظر نہیں آتی۔ سوائے اس کے کہ خداوند کریم اپنا فضل شامل حال کرے

حضور سے التجا ہے۔ کہ میرے واسطے ضرور بالضرور دعا فرمائی جاوے۔ کہ نفس اماّرہ کی غلامی سے رہائی پاؤں۔ مجھے اپنی حالت پر بہت افسوس رہتا ہے۔ اور ڈرتا بھی ہوں۔

آج کل خانصاحب علی گوہر خاں صاحب میرے پاس ہیں۔ وہ بیمار ہیں۔ بخار آتا ہے۔ اور دیر سے بخار آتا ہے۔ ان کی درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت جسمانی و روحانی کے واسطے دعا فرمائی جاوے۔ اور وہ السلام علیکم عرض کرتے ہیں۔ مولوی صاحبان و میر صاحب و پیر صاحب و دیگر احباب سے السلام علیکم کہدیا جاوے۔

۲۲ر اکتوبر ۱۸۹۹ء عاجز رستم علی از انبالہ

ج

(مکتوب حضرت اقدس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جلدی سے بہت ضروری سمجھ کر آپ کے خط کی پشت پر ہی میں یہ خط لکھتا ہوں۔ کہ اخویم مولوی محمد علی صاحب کا گورداسپور کا معاملہ بہت حرج پہنچا چکا ہے۔ کچھ روپیہ دیکر اور یکہ کرا کر ایک عورت اور ایک مرد حجام کو گورداسپورہ میں بھیجا تھا۔ اور پھر انتظار میں اس قدر توقف کیا۔ آخر ان لوگوں نے اوّل آپ ہی کہا۔ اور پھر آپ ہی جواب دیدیا۔ اب اپنے سر دفتر صاحب کی نسبت جو آپ تحریر فرماتے ہیں۔ اس کی نسبت اگر میں ایک کچی بات میں کوئی عورت اور مرد دیہات سے بھیجوں تو

مناسب نہیں ہے۔ اوّل آپ براہ مہربانی جہاں تک جلد ممکن ہو۔ لڑکیوں کی شکل
حلیہ وغیرہ سے مجھے اطلاع دیں۔ اور پھر میں کوئی خادمہ مزید تفتیش کے لئے بھیجدوں گا
میں اس وقت اس لئے یہ خط اپنے ہاتھ سے لکھتا ہوں۔ کہ آپ بلا توقف کوئی عورت
بھیجکر شکل اور خلق اور تعلیم سے مجھ کو اطلاع دے دیں۔ اور پھر بعد میں اگر ایسی کوئی
عورت آپ کے پاس بھیجی جاوے۔ اور نیز اس کے پختہ ارادہ سے بھی اطلاع بخشیں
والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ از قادیان ۲۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء

(ملفوف نمبر ۲۴۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۳۱ اکتوبر ۱۸۹۹ء

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عنایت نامہ
پہنچا۔ چونکہ آپ کی تحریر سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ سر دفتر صاحب جن کی لڑکی سے
رشتہ کی درخواست ہے۔ کچھ شکوں مزاج اور تیز مزاج ہیں۔ اس لئے مناسب
معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ خاص طور پر پہلے ان سے کھلے کھلے طور پر تذکرہ کر لیں۔
کہ چھوٹی لڑکی سے ناطہ ہوگا۔ اور نیز یہ کہ شریعت کی پابندی سے نکاح ہوگا۔
کوئی اسراف کا نام نہیں ہوگا۔ شریفانہ رسموں میں سے جو کپڑے زیور کی ان کے
خاندان میں رسم ہو۔ اس سے وہ خود اطلاع دیدیں۔ تا وہ طیار کیا جاوے۔ اور
ان سے پختہ اقرار لے لیں۔ کہ وہ اس پر قائم رہیں۔ اور نیز یہ قابل گذارش ہے۔ کہ
اگر میں اس جگہ سے کوئی عورت بھیجوں۔ تو وہ حجام عورت ہوگی۔ اور وہ اکیلی نہیں
آسکتی۔ کیونکہ جوان عورت ہوگی۔ اس کے ساتھ اس کا خاوند جاویگا۔ اور وہ اس اجرت

میں سات [معہ] آٹھ [سے] روپیہ اس کو دینے پڑیں گے۔ اور دو آدمیوں کے آنے جانے کا دو روپیہ یکہ کا کرایہ ہوگا۔ اور چھ سات روپیہ ریل کا کرایہ دو آدمیوں کی آمد و رفت کا ہوگا۔ غرض اس طرح ہمیں قریباً [عنہ] خرچ کرنے پڑیں گے۔ لیکن اگر آپ انبالہ سے کسی عورت کو میری طرف سے تین چار روپیہ [للعہ] دیدیں تا وہ لڑکی کو دیکھ کر دیانت سے بیان کر دے۔ تو خرچ کی کفایت ہوگی۔ ہم تو اس قدر خرچ کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن ایسا نہ ہو۔ کہ گورداسپورہ کے معاملہ کی طرح سب کچھ خرچ ہو کر پھر ان کی طرف سے جواب ہو جاوے۔ آپ مہربانی فرما کر یہ کوشش کریں۔ کہ کوئی حجام عورت جو دیانت دار معلوم ہو۔ اس کچھ دیکر بھیجدیں۔ وہ کل حلیہ بیان کر دے۔ کہ آنکھیں کیسی ہیں۔ ناک کیسا ہے۔ گردن کیسی ہے۔ یعنی لمبی ہے یا کوتہ۔ اور بدن کیسا ہے۔ فربہ یا لاغر منہ کتابی چہرہ ہے یا گول۔ سر چھوٹا ہے یا بڑا قد لمبا ہے یا کوتہ۔ آنکھیں کیری ہیں یا سیاہ۔ رنگ گورہ ہے یا گندمی یا سیاہ۔ منہ پر داغ چیچک ہیں یا نہیں یا صاف غرض تمام مراتب جس کے لئے یہاں سے کسی عورت کو بھیجنا تھا بیان کر دے۔ اور دیانت سے بیان کرے۔ اس سے ہمیں فائدہ ہوگا۔ چونکہ اس کا مجھے زیادہ فکر ہے۔ میری طرف سے یہ خرچ دیا جاوے۔ میں تو اب بھی بیس [عنہ] روپیہ خرچ کر کے کسی عورت کو اس کے خاوند کے ساتھ بھیج سکتا تھا۔ مگر اندیشہ ہوا۔ کہ کچی بات میں گورداسپور کی طرح صورت پیش نہ آجائے۔ اگر آپ توجہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو انبالہ شہر سے بھی کوئی دانا اور حسن و قبح کے پرکھنے والی اور دیانت دار کوئی عورت میسر آجائیگی۔ آپ کسی سے مشورہ کر کے ایسی عورت تلاش کر لیں۔ اور یہ غلط ہے۔ کہ اخویم مولوی محمد علی صاحب کی پہلی عورت موجود ہے۔ مدت ہوئی۔ کہ وہ اس پہلی

کو طلاق دے چکے ہیں۔ اب کوئی عورت نہیں۔ پوری تفتیش کے بعد آپ جلد جواب دیں۔ والسلام ۔

خاکسار غلام احمد عفی عنہ

(مکتوب نمبر ۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجّی اخویم منشی رستم علی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ نہایت ضروری کام کے لئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ اس جگہ تین ایسے عمدہ اور مضبوط پلنگ کی ضرورت ہے۔ جس کے سیرو اور پائے اور پٹیاں درخت سال یا اور مضبوط لکڑی کے ہوں۔ اسی غرض سے امرت سر آدمی بھیجا گیا۔ معلوم ہوا۔ کہ ایسے سیرو اور پٹیاں اور پائے نہ امرت سر میں ملتے ہیں۔ اور نہ لاہور میں مل سکتے ہیں۔ اور انبالہ میں اس قسم کے پلنگ مل سکتے ہیں۔ اس لئے مکلف ہوں۔ کہ آپ تمام تر کوشش سے ایسے تین پلنگ تیار کروا کر بھیج دیں۔ لیکن چاہئے کہ ہر ایک پلنگ اسقدر بڑا ہو۔ کہ دو آدمی اور ایک بچہ بآسانی اس پر سو سکیں۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ پلنگ بہت بوجھل نہ ہوں۔ گھر میں امید بھی ہے۔ اور کئی وجوہ سے یہ ضرورت پیش آئی ہے اور روپیہ کے خرچ کا کچھ صرفہ نہ کریں۔ جس قدر روپیہ خرچ آئے گا۔ انشاء اللہ بلا توقف بھیج دیا جائے گا۔ بہرحال پٹیاں اور سیرو اور پائے مضبوط لکڑی کے ہوں اور عمدہ طور سے بنے جائیں۔ یہ یاد رہے۔ کہ یہ ضروری ہے۔ کہ ہر ایک پلنگ اس قدر بڑا ہو۔ کہ دو پورے آدمی اور بچہ ان پر سو سکے۔ اور جہاں تک ممکن ہو۔ دو ہفتہ تک

آپ طیار کروا کر بذریعہ ریل بھجدیں۔ اور ریل کے کرایہ کو دیکھ لیں۔ کہ زیادہ نہ ہو۔ کیونکہ ایک مرتبہ دہلی سے ایک پالکی منگوائی گئی تھی۔ اور غلطی سے خیال نہ کیا گیا۔ آخر ریل والوں نے پچاس روپیہ اس کا کرایہ لیا۔ باقی سب خیریت ہے۔ طاعون سے اس طرف شور قیامت برپا ہے۔ دن کو آدمی اچھا ہوتا ہے۔ اور رات کو موت کی خبر آتی ہے۔ والسلام ؛

خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۹ راپریل ۱۹۰۲ء

(ملفوف نمبر ۵۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجبی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالےٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عنایت نامہ پہنچا۔ چونکہ اس جگہ بنائی کا کام مشکل ہے۔ ہر طرف طاعون کی بیماری ہے۔ کوئی آدمی ہاتھ نہیں آئے گا۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ اگرچہ سات روپیہ تک کرایہ کی زیادتی ہو۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ وہیں سے تیار ہو کر آنی چاہئیں۔ لیکن اگر کرایہ زیادہ مثلاً بیس پچیس روپیہ ہو تو پھر صرف سامان پلنگوں کا بھیج دیا جاوے۔ ایک پلنگ نواڑ کا ہو۔ اور دو عمدہ باریک سن کی سوتری کے۔ غرض اس جگہ پلنگوں کے بننے کی بڑی دقت پیش آئے گی۔ ایک طرف زراعت کاٹنے کے دن ہیں۔ اور ایک طرف طاعون سے قیامت برپا ہے۔ لوگوں کو مُردے دفن کرنے کے لئے آدمی نہیں ملتے۔ عجب حیرانی میں لوگ گرفتار ہیں۔ جہانتک جلد ممکن ہو جلد تر روانہ فرماویں۔ والسلام ؛ خاکسار مرزا غلام احمد عفی عنہ ۷ مئی ۱۹۰۲ء

(ملفوف نمبر ۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۷۸۶) نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مجی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ تعالیٰ ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔
آپ کا عنایت نامہ پہنچا ۔ حال یہ ہے۔ کہ اب کی دفعہ میں نے پچاس ۵۰ روپیہ کا مشک منگوایا تھا۔ اتفاقاً وہ سب کا سب ردّی اور مخشوش نکلا۔ اس قدر روپیہ ضائع ہوگیا۔ اس لئے میں نے آپ کی تحریر کے موافق مبلغ عہ ۱۲ قیمت چھ ماشہ مشک مولوی صاحب کے حوالہ کردی ہے۔ اگر یہ قیمت کم ہو گی۔ باقی دیدوں گا۔ اور عنبر بھی مدت ہوئی۔ کہ میں نے افریقہ سے منگوایا تھا۔ وہ وقتاً فوقتاً خرچ ہو گیا۔ میں نے اس قدر استعمال سے ایک ذرہ بھی اس کا فائدہ نہ دیکھا۔ وہ اس ملک میں فی تولہ ایک سو روپیہ کی قیمت سے آتا ہے۔ اور پھر بھی اچھا نہیں ملے گا۔ ولایت میں عنبر کو محض ایک ردّی چیز سمجھتے ہیں۔ اور صرف خوشبوؤں میں استعمال کرتے ہیں۔ میرے تجربہ میں ہے کہ اس میں کوئی مفید خوبی نہیں۔ اگر آپ نے دوا میں عنبر ڈالنا ہو۔ تو بواپسی ڈاک مجھے اطلاع دیں۔ تو عنبر ہی کے خریدنے کے لئے مبلغ پچاس ۵۰ روپیہ مولوی صاحب کے حوالہ کئے جائیں گے۔ مگر جواب بواپسی ڈاک بھیجدیں۔ باقی سب خیریت ہے۔ والسلام +

خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

مکتوبات کے متعلق مرتب کا نوٹ

جس قدر مجھے مکتوبات مل سکے تھے۔ وہ میں نے جمع کر دیئے ہیں۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔ ایک مکتوب کو میں نے عمداً ترک کیا ہے۔ اور حضرت حکیم الامۃ کے مکتوبات میں بھی اسے چھوڑا ہے۔ اور یہ وہ مکتوب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بشیر اول کی وفات پر لکھا تھا۔ وہ خط دراصل حضرت حکیم الامۃ کے نام تھا۔ مگر اس کی نقول آپ نے متعدد احباب کے نام بھجوائی تھیں۔ میں اس مکتوب کو متفرق خطوط کی جلد میں انشاء اللہ العزیز شائع کروں گا۔ اور اس میں ان دوستوں کے اسمائے گرامی بھی لکھ دوں گا۔ (انشاء اللہ) جن کی خدمت میں ان کی نقول بھیجی گئی تھیں۔

میں ان تمام احباب کو جنہیں حضرت چوہدری صاحب مرحوم سے تعلق رہا ہے۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس کام میں میرے معین و مددگار ہوں۔ اور اگر کسی کے پاس چوہدری صاحب کا کوئی خط یا نظم ہو یا کوئی واقعہ ان کے سوانح حیات سے متعلق انہیں معلوم ہو۔ تو وہ لکھ کر مجھے ضرور بھیجدیں۔ یہ کام علمی اور مالی تعاون کا ہے۔ اور میں اپنے دوستوں سے بجا توقع رکھتا ہوں۔ اور انہیں کہتا ہوں

نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

میرے لئے دعا بھی کریں۔ کہ میں اس کام کو سرانجام دے سکوں و باللہ التوفیق (عرفانی)

حضرت چودھری رستم علی صاحب رضی اللہ عنہ کا کلام

(کلام)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعض مکتوبات میں چودھری صاحب مرحوم و مغفور کے اشعار کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اسے بہت پسند کیا ہے۔ بلکہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ کہ ان کو جمع کرتے جاویں۔ چودھری صاحب مرحوم کے کلام کو جمع کرنا آسان کام نہیں۔ بیس برس کے قریب ان کی وفات پر گذرتا ہے۔ تاہم میں اپنی کوششوں کو زندگی بھر چھوڑ نہ دوں گا۔ محض اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش پوری ہو جاوے جو آپ نے اس وقت ظاہر فرمائی تھی۔ میں اگر کامیاب نہ ہوا۔ تب بھی اس نیت کے لئے یقیناً ماجور ہوں گا۔

اب جبکہ مکتوبات کے اس مجموعہ کو میں ختم کر چکا ہوں۔ مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت چودھری صاحب مرحوم کے کلام کا کچھ نمونہ یہاں دیدوں۔ جو میں اس وقت تک جمع کر چکا ہوں۔ آپ کے کلام کے اندراج کے لئے بہتر بھی موقعہ اور مقام آپکے سوانح حیات کا ایک باب ہے۔ مگر میں نہیں جانتا کہ یہ توفیق کسے ملے گی۔ میں نے پسند کیا۔ کہ اسے کسی غیر معلوم وقت تک ملتوی کرنے کی بجائے بہتر ہے۔ کہ کچھ نمونہ حضرت چودھری صاحب مرحوم کے کلام کا یہاں دیدوں۔ اور اس طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی کسی قدر تک تعمیل کر دوں۔ جو آپ نے چودھری صاحب کو اس کے جمع رکھنے اور طبع کرا دینے کے متعلق فرمایا تھا۔

حضرت چودھری صاحب مرحوم کے کلام پر میں کسی شاعرانہ تنقید کی نہ قابلیت

رکھتا ہوں۔ اور نہ اس کی ضرورت سمجھتا ہوں۔ بلکہ میں تو اسے کلام المحبوب محبوب الکلام سمجھتا ہوں۔ مجھ کو ان سے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہو کر محبت تھی۔ اور ان کی ادا پسند تھی۔ ان کے کلام کی داد جب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام دے چکے ہیں۔ تو اس سے بڑھ کر کسی کی سعادت کیا ہو گی۔ میں چودھری صاحب مرحوم کے کلام کے انتخاب میں اپنے نقطۂ خیال کو مدنظر رکھتا ہوں۔ اور یہ بطور نمونہ ہے۔

خطاب بہ اقبال

ڈاکٹر سر اقبال آج علمی دنیا میں معروف ہیں۔ کسی زمانہ میں وہ سلسلہ عالیہ سے محبت و اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ بلکہ جب ایف۔ اے میں پڑھتے تھے۔ تو سلسلہ کے بعض معاندین کا جواب بھی نظم میں آپ نے دیا تھا۔ آپ کے خاندان کے بعض ممبر اسی سلسلہ میں شامل ہونے کی عزت و سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ مخزن نمبر ۲ جلد ۳ بابت ماہ مئی ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۸ پر سر اقبال نے جو اس وقت اقبال تھے ایک نظم پیغام بیعت کے جواب میں شائع کی تھی۔ ڈاکٹر اقبال کے کسی شفیق ناصح نے انہیں بیعت کی تحریک کی تھی۔ اس کا جواب انہوں نے نظم میں مخزن کے ذریعہ شائع کیا۔ سلسلہ کے گرامی قدر بزرگ میر اعنی ڈاکٹر اقبال کے مکرم حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں ایام میں اس کا جواب منظوم نہایت لطیف شائع فرمایا۔ اور ڈاکٹر اقبال کو ان کی ایک دیا

کی یاد دلائی - حضرت چودھری رستم علی صاحب مغفور نے بھی اس کا ایک جواب لکھا، اور یہ جواب گویا حضرت اقدس کی زبان سے دیا ہے، اور دنیا اس سے غافل رہی - مگر میں آج ۷۰ برس کے بعد اس کے بعض اشعار کو پبلک کرتا ہوں - کہ یہ انہی کی امانت ہے (عرفانی)

(اقبال) [illegible] سے چھپ کے کہہ رہا ہوں میں — تشنہ کام مئے فنا ہوں میں

(حب چودھری صاحب) یہی ہر اک سے کہہ رہا ہوں میں — حق سے خضرِ رہِ خدا ہوں میں

وہ مریگا چھٹیگا جو مجھ سے — فانیوں کے لئے بقا ہوں میں

(اقبال) ہم کلامی ہے غیریت کی دلیل — خامشی پر مٹا ہُوا ہوں میں

(حب چودھری) میں تو خاموش تھا اور اب بھی ہوں — ہاں سوسطے سے بولتا ہوں میں

ہمکلامی جو غیریت ہے تو ہو — پیرو احمدِ خدا ہوں میں

(اقبال) کانپ اٹھتا ہوں ذکر مرہم پر — وہ دلِ درد آشنا ہوں میں

(حب چودھری) آشنا اور درد جھوٹی بات — آ تیرے درد کی دوا ہوں میں

(اقبال) تنکے چن چن کے باغ الفت کے — آشیانہ بنا رہا ہوں میں

(حب چودھری) تنکے تنکے ہُوا آشیاں تیرا — ایک جھونکے میں کہ آ پناہ ہوں میں

(اقبال) گل پژمردہ چمن ہوں مگر — رونق خانہ صبا ہوں میں

(حب چودھری) گل شاداب باغِ احمدؐ ہوں — رونق خانہ خدا ہوں میں

(اقبال) کارواں سے نکل گیا آگے — مثل آوازۂ درا ہوں میں

(شیخ) مارا جائیگا تو جو کہتا ہے ترا — کارواں سے نکل گیا ہوں میں

(حب چودھری) تاکہ سبلے خوف موت سے ہوں — مجھ میں آ کارواں سرا ہوں میں

(اقبال) دستِ واعظ سے آج بن کے نماز / کس ادا سے قضا ہُوا ہوں میں
(چوہدری صاحب) یہ اور ہے کوئی قضا، کی نماز / اس کو ہرگز نہ مانتا ہوں میں
نہ قضا ہو کبھی کسی سے ہر روز / اس غرض سے کھڑا ہُوا ہوں میں
(اقبال) مجھ سے بیزار ہے دلِ زاہد / دیدۂ حور کی حیا ہوں میں
(چوہدری صاحب) مومنوں نے ہے مجھ کو پہچانا / رند کی آنکھ سے چھپا ہوں میں
پاس میرے کب آسکے اوباش / دیدۂ حور کی حیا ہوں میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر

(۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال پر آپ نے دردِ دل کا اظہار کیا۔ اور حوالہ قلم و کاغذ کر دیا۔ یا کاغذ پر کلیجہ نکال کر رکھ دیا۔ ان اشعار میں سے چند کا انتخاب ذیل میں کرتا ہوں۔ اس سے چوہدری صاحب مرحوم و مغفور کا لاہور کے متعلق بھی خیال ظاہر ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جو عشق و محبت انہیں تھی۔ اس نے زیادہ دیر تک، آپ سے جدا نہ رہنے دیا۔ اور ایک سال کے اندر ہی آقا کے قدموں میں پہنچا دیا (عرفانی)

اے حضرتِ اقدس اب کہاں ہو / آنکھوں سے میری کہاں نہاں ہو
اوجھل ہو نظر سے جبکہ خورشید / تاریک نہ کس طرح جہاں ہو

گم تجھ میں ہوا وہ رہبر خلق ۔۔۔ لاہور! تیرا بھلا کہاں ہو
بے چین ہیں دور رہنے والے ۔۔۔ کس حال میں اہل قادیاں ہو

یارب ہے کہاں مسیح موعود ۔۔۔ اب قادیان میں نہیں ہے موجود
مخدوم جہان غلام احمد ۔۔۔ مہدی دوران مسیح معہود
کس دیس میں سے گئے ہیں یوسف ۔۔۔ بتلاؤ میاں بشیر و محمود
اس مصلح گمرہاں کو کھو کر ۔۔۔ لاہور رکھے امید بہبود

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۷۷)

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✕ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ نماز مقتدی بغیر سورہ فاتحہ بھی ہو جاتی ہے ۔ مگر افضلیت پڑھنے میں ہے ۔ اگر کوئی امام جلد خواں ہو تو ایک آیت یا دو آیت جس قدر میسر آوے آہستہ پڑھ لیں جو مانع سماعت قرأت امام نہ ہو اور اگر میسر نہ ہو سکے تو مجبوری ہے نماز ہو جائیگی ۔ مگر افضلیت کے درجہ پر نہیں ہوگی ۔ ۲۰ دسمبر ۱۸۸۵ء

(پوسٹ کارڈ نمبر ۲۷۸)

[illegible]

علما یا فقرا کا خواب میں کسی دوست کے گھر جانا موجب برکات ہوتا ہے ۔ اور ایسی جگہ پر رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے ۔ ۔ ۔ کبھی خواب اپنی ظاہری صورت پر بھی واقع ہو جاتی ہے ۔ مگر ایسا کم اتفاق ہوتا ہے ۔

۵ جنوری ۱۸۸۶ء